بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

گلدستہ گلشن مدح طرازی و ثنا گستری یعنی سہ دواوین در نعت سید المرسلین موسوم بہ

[illegible]

نتیجۂ طبع انور سخنور پاکیزہ خیال وافر صفات ستودہ ذوی الکمال مفتی غلام سرور صاحب لاہوری مرحوم

مطبع منشی نولکشور کانپور میں باہتمام بھگوندیال اپرنٹنڈنٹ چھپا

جز - ۴

التماس

اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور فہرست انکی ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ اور ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ تھے اونپر کتب اردو دینیات درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہووے ۔

کتب متفرقات دینیہ وغیرہ

محامد النبی از مولوی حامد علی صاحب ۔

گلزار نعت ۔ از منشی رحمان علی صاحب متخلص بہ طپش مطبوعہ مطبع نظامی کاغذ حنائی ۔

فضائل الشہور والصیام ۔ تصنیف از مولوی محمد رمضان صاحب ۔

مفتاح القرآن ۔ مصنفہ مولوی محمد عبد المحمود صاحب رفیق رامپوری مطبوعہ مطبع نظامی کاغذ سفید سمی

شبیہ احمدی ۔ سراپاے رسول کا بیان از جمال الدین حسین خان ۔

مثنوی زائر ۔ دعوت کرنا اسلام کا قبائل قریش کو ۔ از نواب شیر علی خان ۔

دوازدہ مجلس مسمے بہ ریاض الازہار از مولوی قمرالدین گوپاموی ۔

اسرار کربلا ۔ از منشی ظہیر الدین بلگرامی

چہاردہ مجلس مسمے بہ تاریخ الائمہ ۔ بنابر روایات مذہب امامیہ از سید وزیر حسن صاحب سب جج راے بریلی ۔

دہ مجلس منظوم ۔ معرکۂ کربلا علے الترتیب چودہ مجلس مین ۔

دہ مخزن ۔ مصائب کربلا از حکیم نصر اللہ خان متخلص وصال

چہل مجلس شبیر مسمے بہ ذائقہ ماتم از سید وزیر حسن رضوی مشہدی اثنا عشری ۔

دہ مجلس نثر مسمے بہ عین البکا ۔ مع رسالہ شط عزا مشہور بہ چہل مجلس ۔

مہر نبوت ۔ از نواب محمد مردان علی خان نظام مرحوم ۔

رموز القران ۔ اوقاف قران کا بیان از محمد حسین علی ہانفے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد رہنما ہے راہِ حق پر نیک اور بد کا
محمد شاہ ہے جن و بشر اور دام اور دد کا

یہ سرسبزی مرے نامہ کو ہے نام محمد سے
کہ کاغذ کا ہر اک صفحہ بنا تختہ زمرد کا

حقیقت مین محمد ہے چراغ خانۂ آدم
ہو وہ چندان فخر ہے نسبت سے جسکی باپ اور جد کا

شبیہ احمدی سینے کے آئینہ مین لکھی ہے
ہمیشہ صفحۂ دل پر نقش ہے نقش محمد کا

خدا طالب ہے اُسکا جو کوئی حضرت کا طالب ہے
خدا عاشق ہے اُسکا جو کوئی عاشق ہے احمد کا

شہنشاہون کا وارث تخت دولت پر محمد ہے
وہ ہے مسند نشین ہر اک پیغمبر کی مسند کا

ہوئی زیر و زبر کفار سب نام محمد سے
بہت شدت سے چھایا رعب جب میم مشدد کا

بلند اتنی ہوئی دیوار دین احمد مرسل
کہ جسکے روبرو رتبہ ہے پست اسکندری سد کا

فرشتے سب شب معراج استقبال کو دوڑے
پڑا جب شور گردون پر نبی کی آمد آمد کا

ازل مین بن چکے تھے مہر و مہ حضرت کے سایہ سے
نہ تھا اسواسطے سایہ رسول اللہ کے قد کا

عزیزو ہے یہ سرور ساغر عشق محمد سے
ازل کے روز کا سرمست اور سرشار سرمد کا

رسول خدا یا رسول خدا — مری مقتدا یا رسول خدا

خدا کے لیے آپ کر لو قبول — مری التجا یا رسول خدا

کرہی جا کے اب کسکو در پر سوال — یہ عاجز گدا یا رسول خدا

مری عاجزی کوئی سنتا نہین — تمھارے سوا یا رسول خدا

کرو بندۂ زار کے حال پر — توجہ ذرا یا رسول خدا

نہین رنج و غم مین مرا دستگیر — کوئی دوسرا یا رسول خدا

گذرتی ہی جو مجھپہ غم مین ترے — کہون منھ سے کیا یار سول خدا

کرم کیجیے بندۂ زار پر — برائے خدا یا رسول خدا

بجز تیرے دنیا مین محرم نہین — مرے حال کا یا رسول خدا

خدا کے لیے مجکو دلوائیے — مرا مدعا یا رسول خدا

مرے دل کا آئینہ روشن کرو — بنور صفا یا رسول خدا

اگر پاؤن دیدار تجھپر کرون — دل و جان فدا یا رسول خدا

رہو کب تلک قید غم مین اسیر — یہ بندہ ترا یا رسول خدا

خبر لیجیے اپنے بیمار کی — نہ دیجے بھلا یا رسول خدا

شب و روز اپنے قدم سے مجھی — نہ کیجے جدا یا رسول خدا

تری در پہ دیتا ہے دریوزہ گر — ہمیشہ صدا یا رسول خدا

تجھے چھوڑ کر اب کہان جائیگا — یہ بیدست و پا یا رسول خدا

مجھے قید درد و غم و رنج سے — کرو تم رہا یا رسول خدا

کرو لطف اس سرور زار پر
براہ عطا یا رسول خدا

محمد کا نہ گر نام و نشان اول عیان ہوتا — عیان نام و نشان کا بھی کہان نام و نشان ہوتا

کہان اوج فلک پر جلوہ گر شمس و قمر ہوتے
کہان شام و سحر گردش مین دور آسمان ہوتا

محمد گر نہوتے باعث اس ہستی کی ہستی کے
کہان یہ حور و غلمان اور کہان یہ انس و جان ہوتا

نہ کوئی نیک و بد دنیاے فانی مین نظر آتا
نہ یہ خرد و کلان ہوتا نہ یہ پیر و جوان ہوتا

نہ ہوتا گر زمانے مین ظہور نور پیغمبر
وجود عالم ایجاد پھر ظاہر کہان ہوتا

نہ ہوتا گل کے آگے بلبلونکا اسقدر مجمع
نہ اتنا سرو کے سر پہ ہجوم قمریان ہوتا

کوئی کرتا نہ بندونکو ہدایت حق کے رستو کی
نہ کوئی راہ دین پر رہنماے گمرہان ہوتا

نظر آتے نہ وحدت سے کبھی انوار کثرت کے
نہ کثرت سے کبھی وحدت کا یہ جلوہ عیان ہوتا

گل خندان کبھی ہنستا نہ اس گلزار ہستی مین
نہ اس گلشن پہ ابر آذری گوہر فشان ہوتا

ہلاتا کون لب دنیا مین ذکر ذات باری مین
زمانے مین خدا کا نام کسکے برزبان ہوتا

اجل دیتی اگر مرنے سے فرصت دوستو مجکو
سدا حاضر ثنا خوانی مین سرور مدح خوان ہوتا

انس و جن ہر اک ثنا خوان ہے رسول اللہ کا
سب کے سر پر لطف و احسان ہے رسول اللہ کا

عین حکم حق ہے حکم خاتم پیغمبران
وحی کا فرمان فرمان ہے رسول اللہ کا

خار کھاتی ہین ہمیشہ جس سے بدخواہان دین
حشر تک تازہ گلستان ہے رسول اللہ کا

کمترین جا کر ہے اسکندر بدربار نبی
اور دارا ادنیٰ دربان ہے رسول اللہ کا

اوج خوبی پر ہین دونون ماہ و خور حلقہ بگوش
ایسا روشن روی تابان ہے رسول اللہ کا

حضرت حق آپ ناطق ہین نبی کے وصف مین
جابجا مداح قرآن ہے رسول اللہ کا

ایک قطرے کو کرین اک آن مین بحر محیط
ایسا دست گوہر افشان ہے رسول اللہ کا

خاکبوس احمدی ہے مثل گردون سر بلند
خادم درگاہ سلطان ہے رسول اللہ کا

ہے سراپا جان جسم بیدلان اسم نبی
نام نامی قوت جان ہے رسول اللہ کا

روضہ ہے حضرت کا بیشک روضۂ خلد برین
عرش کے ہمرتبہ ایوان ہے رسول اللہ کا

بخشا جائے گا ہمین امید ہے روز حساب
پکڑا جب سرور نی دامان ہی رسول اللہ کا

تجلی حسن رسول اللہ سی شمس الضحیٰ ہوگا
جمال احمدی سے منفعل بدر الدجیٰ ہوگا

شہنشاہ زمانہ صاحب تاج ولوا ہوگا
محمد کے جو دروازے کا اک ادنی گدا ہوگا

طریقت مین وہ مرد راہ سبکا پیشوا ہوگا
خدا کی راہ مین جسکا محمد رہنما ہوگا

کوئی سائل اگر باب محمد پر گیا ہوگا
مراد دل سے اپنا اُسنے دامن بھر لیا ہوگا

سخنور جو کہ مداح جناب مصطفیٰ ہوگا
ہر اک شعر اُسکا منظور خداے کبریا ہوگا

نبی کا نام روشن اوج عزت پر سدا ہوگا
رہیگا دین احمد جب تلک ارض و سما ہوگا

وہ قیدی قید درد و رنج سی بیشک رہا ہوگا
اگر اُسکا محمد مصطفیٰ مشکلکشا ہوگا

تب لطف جب وہ ابر رحمت صاف دھو دینگے
سیہ نامہ گنہکاران امت کا صفا ہوگا

شب معراج جب حضرت فلک پر چڑھ گئی ہونگے
زمین تک عرش بھی تعظیم کے خاطر جھکا ہوگا

ملیگا وہ صلہ مجکو ثنا خوانی مین حضرت کی
نہ سعدی کو ملا ہوگا نہ جامی کو ملا ہوگا

غزل لکھ دوسری بھی اب نعت سروری سرور
تو اس سی یقین ہی دونون عالم مین بھلا ہوگا

قلم نے لوح پر نام محمد جب لکھا ہوگا
خوشی سے بڑھ کے فوراً شاخ طوبی بنگیا ہوگا

زمین پر جب محمد مصطفیٰ پیدا ہوا ہوگا
سر چرخ برین سوی زمین اُسدن جھکا ہوگا

جو مقبول محمد ہے وہ مقبول خدا ہوگا
ملا ہوگا جو احمد سے احد سی کب جدا ہوگا

نبی کا تذکرہ جب اپنی محفل مین ہوا ہوگا
زبان پر سب کے جاری کلمۂ صل علی ہوگا

در جنت غلامان محمد پر کھلا ہوگا
وہان رضوان بھی استقبال کی خاطر کھڑا ہوگا

اگر عشق محمد سے کسی کا دل لگا ہوگا
خدا جانے کہ وہ ساری خدائی سی جدا ہوگا

او جس شعر مین مضمون نعت مصطفیٰ ہوگا
خریداروں کے مجمع مین وہ موتی بے بہا ہوگا

محبت کا پیالہ جسنے حضرت سے پیا ہوگا
وہ تا دورِ فلک سرمست جام کبریا ہوگا

کلام اللہ مین جسکا ثناخوان خود خدا ہوگا
بھلا اُس سے برا رتبہ کسی کا اور کیا ہوگا

خدا کے روبرو اپنا وسیلہ مصطفےٰ ہوگا
وہی مشکل مین اپنا حامی اور مشکلکشا ہوگا

ہر اک سامان کا جو اس ملک ہستی مین بنا ہوگا
محمد ابتدا ہوگا محمد انتہا ہوگا

روان جسدم نبی کی فیض کا دریا ہوا ہوگا
گہر قطرے سے اور ذرے سے سورج بنگیا ہوگا

فدائی جو کہ دنیا مین محمد پر فدا ہوگا
بھلا پھر عاقبت مین اُسکو غم کس بات کا ہوگا

محمد کے ثناخوان کا نشان دنیا مین کیا ہوگا
جبین پر نور روشن چہرہ اور سینہ صفا ہوگا

در توبہ خدا مسدود کردیگا قیامت کو
شفاعت کا در دولت مگر وان بھی کھلا ہوگا

جھکے جب تک نہ دل محراب ابروے محمد پر
خدا کی بندگی کا سجدہ کب اُس سے ادا ہوگا

نہوگا کوئی بھی ہمدم ہمارا وقت تنہائی
خدا ہوگا خبر گیر اُس گھڑی یا مصطفےٰ ہوگا

نبی کا کوئی ثانی جب بنایا ہی نہین حق نے
تو پھر وحدت کے گھر مین کون ایسا دوسرا ہوگا

سخن میری زبانسے آجکل نعت محمدؐ مین
وہی نکلے گا جو عرش معلی پر لکھا ہوگا

مجھے امید ہے سرور شفیع روز محشر پر
کہ وقت بیکسی آخر وہی حامی مرا ہوگا

غزل فارسی

نشان کس نہ بُد پیش از محمد در جہان پیدا
شد از نام و نشانش این ہمہ نام و نشان پیدا

بپاس خاطرش از لامکانی شد مکان پیدا
شد اندر بی نشانی بہر اظہارش نشان پیدا

فلک سوی زمین خم کرد گردن بہر تعظیمش
چو شد اندر جہان آن سرور پیغمبران پیدا

بتوصیف لب لعل محمد شکر افشانم
شود اندر دہانم گر زبان رطب اللسان پیدا

رقم نام محمد کرد بر لوح جہان اول
چو شد بر صفحۂ ایجاد کلک دو زبان پیدا

مطلع ثانی

چو خود ذات محمد گشت بر روی جہان پیدا
شد از لمعان انوارش زمین و آسمان پیدا

وجودش باعث ایجاد موجودات عالم شد
ز جسم و جان آن جان جہان شد جسم و جان پیدا

اگر خارست در ویرانہ و گل ہست در گلشن
شد از فیضان این ابر کرم اندر جہان پیدا

بہر ذرہ رسید از بہر تو نور رخش جلوہ
چو شد بر اوج نیکو اختری آن مہربان پیدا

بوقت بیکسی چشم ہے اندر جہان سرور
نہ شد غیر از محمد کس رفیق بیکسان پیدا

رخ ایجاد سے انسان نے جب پردہ اٹھا دیکھا
چمکتا چہرہ ہستی پہ نور مصطفے دیکھا

محمد سے خدا کا جلوہ ہمنے برملا دیکھا
غرض جس نور کو ہمنے کبھی دیکھا نہ تھا دیکھا

نبی کو پیشوائے انبیا و اولیا دیکھا
محمد کو خدا کے راستے کا رہنما دیکھا

کلام اللہ مین خلق نبی ہمنے لکھا دیکھا
زبان خلق سے مضمون جو تھا ہمنے سنا دیکھا

بحال سختی و رنج و الم فریاد سنتے ہین
نبی کو وقت پر ہمنے کئی بار آزما دیکھا

گرا سجدے کو نور آ اور جھکا تعظیم کے خاطر
قلم نے لوح پر نام محمد جب لکھا دیکھا

نبی کا نور پایا ہمنے روشن اوج ہستی پر
وہی آیا نظر جلوہ جدھر آنکھین اٹھا دیکھا

نہ دیکھا جسنے ہے حضرت کا روضہ اپنی آنکھوں سے
تماشا گاہ دنیا مین بھلا پھر اسنے کیا دیکھا

حدیث من رآنی خود ہین فرما گئے حضرت
خدا دیکھا ہے اسنے جسنے روی مصطفے دیکھا

نہین ہوتا خریدار جمال یوسفی سرور
رسول اللہ کا ہے جسنے حسن دلربا دیکھا

دو جہان پیدا ہوئے جب مصطفے پیدا ہوا
حق نظر آیا جب ایسا حق نما پیدا ہوا

پہلے پیغمبر سے تھا دنیا مین کیا پیدا ہوا
وہ ہوا پیدا تو یہ ارض و سما پیدا ہوا

آسمان حسن پر بدر الدجے پیدا ہوا
مطلع انوار سے شمس الضحے پیدا ہوا

سالکان راہ دین کا پیشوا پیدا ہوا
سارے گمراہونکی خاطر رہنما پیدا ہوا

ہو گئے روشن چاند سورج بھی نظر آنے لگے
جب ظہور حق سے نور مصطفےٰ پیدا ہوا

کان وحدت سے وہ نکلا ہے جواہر آبدار
بحر کثرت سے وہ موتی بے بہا پیدا ہوا

اسکی ہستی سے ہوئی ہستی کی ہستی آشکار
اس سے ہی جو کچھ کہ یہ پیدا ہوا پیدا ہوا

عرش و فرش و روح جسم و جان و دل دنیا و دین
پیچھے سب پہلے محمد مجتبیٰ پیدا ہوا

سرور اخیر البشر سب کی بھلائی کے لیے
رحمۃ للعالمین خیر الوریٰ پیدا ہوا

خود خدا ہے باغبان جب احمدی گلزار کا
دخل پھر کیونکر ایسے گلستان مین خار کا

سب کا دامن موتیوں سے بھر دیا مثل سحاب
فیض کتنا ہے نبی کی دست گوہر بار کا

مخزن عرفان حق پر سب سے بڑھکر اختیار
فی الحقیقت ہے جناب احمد مختار کا

کیا محبت ہے محبت حضرت محبوب کی
کسطرح کا غم ہو فرحت بخش اس غمخوار کا

جوڑ سب ٹوٹے ہوئے پیوند حضرت سے ہوئے
ہے اگر ٹوٹا تو ٹوٹا کفر ہے کفار کا

مطلع ثانی

یا محمد یار تو ہے یار اور اغیار کا
تو بھلا کرتا ہے نیکوکار اور بدکار کا

سب سے اعلیٰ ہے نبی رتبہ تری سرکار کا
سب سے اونچا ہے قدم تیرے سگ دربار کا

دخل ہے کسکو ترے اقرار مین انکار کا
حوصلہ کسکو ہے تیری بات پر تکرار کا

موتی بنجاتا ہے تیری یاد دندان مین ہمیش
قطرہ جو گرتا ہے اپنی چشم گوہر بار کا

اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھیگا صورت قہر کی
دل سے جو مشتاق ہے حضرت تری دیدار کا

تھم نہیں سکتا برسنے سے کبھی ابر بہار
جوش کم ہو کسطرح اس دیدۂ خونبار کا

دم بخود ہوں جان لب ہے مضطر ہوں زار ہوں
چارہ کیجے یا رسول اللہ اس بیمار کا

کوچہ کوچہ مین تری عز و شرف کی دھوم ہے
گرم ہے ہر وقت ہنگامہ ترے بازار کا

مہر ہو گر آپ کی اے مہربان جز و کل
ذرے کو حاصل ہو رتبہ مہر انوار کا

چاند دو ٹکڑی ہوا غیرت کی مار آن مین
ایک جلوہ اُسنے جب دیکھا تری رخسار کا

جاننا حق کی حقیقت کون ہی تیری بغیر
کون واقف ہی بھلا ایسی چھپے اسرار کا

شرق سی تا غرب حکم حق سی جاری حکم ہے
احمد مختار کا اور حیدر کرار کا

میرے بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ رہین امام
ایک بندہ ہون ولیکن معتقد ہون چار کا

سرور عالم کا ہی مداح سرور اندنون
آج رتبہ ہے بہت اونچا مری اشعار کا

سایۂ بال ہما ہے فی الحقیقت یا رسول
تیرے سرور کے لیے سایہ تری دیوار کا

طریقت کا نبی ہی رہنما ہادی شریعت کا
حقیقت مین وہی واقف ہی اسرار حقیقت کا

نبی کے مرتبے سی دو جہانمین بڑھگیا رتبہ
کرامت کا شرافت کا نجابت کا سیادت کا

عزیزو سرور عالم نے حقسے تاج پایا ہی
خلافت کا امامت کا نبوت کا رسالت کا

نبی کے راستی سے راستہ پایا ہی امت نی
ہدایت کا صداقت کا عبادت کا ریاضت کا

محمد پر بھروسا ہے گنہگاران امت کو
عنایت کا رعایت کا حمایت کا شفاعت کا

محمد سے خزانہ ملگیا سارے زمانے کو
اعانت کا صیانت کا امانت کا دیانت کا

نبی کی خوشکلامی سی جہان کو فیض پہونچا ہی
لطافت کا ملاحت کا فصاحت کا بلاغت کا

سبق پایا دبستان جہانمین سب نے حضرت سی
نجابت کا صلابت کا کفایت کا قناعت کا

نبی کی کشور دین مین نہین رکھا نشان باقی
خیانت کا خشونت کا حماقت کا خباثت کا

وجود احمدی سی ہے وجود اس دار ہستی مین
کرامت کا سلامت کا متانت کا صیانت کا

نبی کی چار یارون نے خدا سی رتبہ پایا ہی
صداقت کا عدالت کا سخاوت کا شجاعت کا

سراپا دور کردو داغ اس سرور کی سینے سی
خصومت کا عداوت کا شقاوت کا ندامت کا

مین ہون مدح خوان خاتم المرسلین کا
ثنا خوان ہون سلطان اہل نگین کا

محمدؐ کی مدحت میں عذب اللسان ہوں
مزہ ہے سخن میں مرے انگبین کا

محمدؐ شہنشاہ روی زمین ہے
محمدؐ ہے سیاح عرش برین کا

میں دل بستہ کاکل احمدی ہوں
پریشان ہوں اس گیسو عنبرین کا

میں ہوں عاشق زار حسن محمدؐ
میں پروانہ ہوں شمع روشن جبین کا

ملی تخت کو اس سے پایہ بلندی
ملا تاج کو تاج دنیا و دین کا

کرو مجھپہ امداد یا شاہ عالی
کہ تجھ بن نہیں کوئی اس کمترین کا

مدینہ میں بلواؤ بندہ کو حضرت
کہ شائق ہوں میں دلسے اس سرزمین کا

مجھے سائل اب اپنے گھر ہی کا رکھو
کہ دیکھوں نہ دروازہ جا کر کہیں کا

مجھے اپنا دیدار حضرت دکھا دو
کرو دور غم میری جان حزین کا

نہیں کوئی غمخوار سرور کا حضرت
مصیبت میں دلدار اندوہگین کا

کسنے پایا ہے جو پایہ ہے رسولؐ اللہ کا
کسکا رتبہ ہے جو رتبہ ہے رسولؐ اللہ کا

تشنہ لب ہے خضر بھی اب اس لب جانبخش کا
یوسف مصری بھی بندہ ہے رسولؐ اللہ کا

سرنگوں ہو کر قلم نے لوح پر پہلی ہی وار
سب سے اول نام لکھا ہے رسولؐ اللہ کا

خانہ دل میں مرے گھر کر گیا عشق نبیؐ
سینہ بے کینہ مدینہ ہے رسولؐ اللہ کا

دیکھو تو توریت اور انجیل و فرقان و زبور
جا بجا مداح مولا ہے رسولؐ اللہ کا

سایۂ قد نبیؐ کیونکر ہو بر فرش زمین
عرش سے بالا و بالا ہے رسولؐ اللہ کا

دوستدار خلق یار حق ہے یار احمدی
حق کا پیارا ہے جو پیارا ہے رسولؐ اللہ کا

زیر سایہ ہے جہان اس سایۂ حق کے تلے
عین ظل اللہ سایہ ہے رسولؐ اللہ کا

تا قیام آسمان ہیں ماہ و خور حلقہ بگوش
اوج پر کیسے ستارہ ہے رسولؐ اللہ کا

دل کے آئینے میں ہے منقوش تصویر نبیؐ
نقش لوح جان یہ نقشہ ہے رسولؐ اللہ کا

چاند کو آنکھیں اُٹھا کر بھی نہیں وہ دیکھتا
روی روشن جسنے دیکھا ہی رسول اللہ کا

لب بلب بلنے مین شیرینی سی ہوتی ہی نبات
نام جب منھ سے نکلتا ہی رسول اللہ کا

درہ بنجاتا ہی خور دو ٹکڑے ہو جاتا ہی چاند
جلوہ جسدم جلوہ دیتا ہے رسول اللہ کا

سنگ ہمسنگ جواہر خار ہمشکل چمن
خاک زر ہے قطرہ دریا ہی رسول اللہ کا

سر بسر محشر مین حق کے روبرو سرور ہمین
سب سے اعلے اک وسیلہ ہی رسول اللہ کا

حق نے تجکو بادشاہ نفس و جان پیدا کیا
جسم و جان کے واسطے آرام جان پیدا کیا

نام سب ظاہر کیے دنیا مین تیرے نام سے
اور فقط تیرے نشان سے سب نشان پیدا کیا

عرصہ گاہ دین و دنیا مین خدا نے آپ کو
پہلوان پیدا کیا مرد جوان پیدا کیا

صانع قدرت نے تیرے نور سے یا مصطفٰے
کی عیان شکل زمین اور آسمان پیدا کیا

خانہ دار دین و دنیا کر چکے جب حق تجھے
پھر مکان پیدا کیا اور لامکان پیدا کیا

شرق سے تا غرب مثل ماہ کی ہمنے تلاش
تو بہت گردش سے تجسا مہربان پیدا کیا

تیری خاطر ہو گیا وحدت کا کثرت مین ظہور
حق نے تیرے واسطے سارا جہان پیدا کیا

سر بمہر اسدم خدا نے کی رسالت کی کتاب
جب تجھے اے خاتم پیغمبران پیدا کیا

نخلبند گلشن کون و مکان نے یا نبی
تیرے گلشن کو فقط ہی بے خزان پیدا کیا

شکر کر سرور خدا کے واسطے سر کو جھکا
تجکو خالق نے نبی کا مدح خوان پیدا کیا

جسے جلوہ ہو دل پر جلوہ گر نور پیمبر کا
وہ روشندل ہی اوج دین پہ ہمسرہ انور کا

ہوئی تحریر جسدم سرنوشت عالم دنیا
قلم نے نام لکھا لوح پر اول پیمبر کا

وہی ہر روز غریبان ہی نصیب بے نصیبان ہر
وہی بیکس کس ہی بیکسون کا وہی اب پر ہی دلبر کا

نبی وہ خانہ دار خانۂ دنیا و دین آخر
فقیر ہو وہی جو اُس گھر کا گدا ہو وہی جو اس در کا

یہ وہ دربار ہی کرتا ہی دارا اسکی دربانی ۔ علامی مرتبہ ہی جسکی خدمت مین سکندر کا
وہ عیسیٰ دم کرین کشتے کو زندہ گر عجب کیا ہے ۔ لگا دین ایک ہی دم مین وہ سر گردن سے بے سر کا
محمد والی کشور محمد شاہ بحر و بر ۔ محمد مالک افسر محمد میر لشکر کا
وہ منبع منبع عرفان وہ چشمہ چشمہ حیوان ۔ وہ ابر رحمت رحمان وہ ساقی آب کوثر کا
وہ ہی سلطان سلطانان وہ ہی شاہنشہ دوران ۔ وہ ہی فرماندہ دیوان وہ سر دفتر ہے دفتر کا
اٹھاؤن صدمہ محشر بھلا بندہ مین کیونکر ۔ کرم ہووے اگر مجھپر محمد بندہ پرور کا
الٰہی جب تلک ہو خاندان اہلبیت آباد ۔ پھرے در در وہ گھر گھر بگھر جو ہو بدخواہ اس گھر کا
اٹھا دیوین رخ انور سے گر وہ مہربان پردہ ۔ تو ہو پر داغ سینہ رشک سے ماہ منور کا

ہوا ہی مدح گوئے سرور دنیا و دین جب سے ۔ ثنا خوانون مین اسکے سروری رتبہ ہی سرور کا

دین احمد کا جب ثمر نکلا ۔ نور حق ہو کے جلوہ گر نکلا
لب شیرین زبان سے ذکر نبی ۔ نکلا جب بن کے نیشکر نکلا
جلوہ گر ہو گئے نور احمد کا ۔ کہین جن اور کہین بشر نکلا
بحر رحمت سے نکلا یہ موتی ۔ کان الفت سے یہ گہر نکلا
زور پر جب کہ آگیا یہ دین ۔ کفر کا دل سے شور و شر نکلا
کفر بھاگا عرب سے فوراً جب ۔ سر میدان یہ شیر نر نکلا
سارے نبیون کا یہ بنا سردار ۔ نامدارون مین نامور نکلا
سرزمین ساری ہو گئی روشن ۔ جب یہ خورشید اوج پر نکلا
جسکی حضرت نے دستگیری کی ۔ چاہ غم سے وہ بے خبر نکلا

دربدر وہ پھرا اگیا سرور ۔ چھوڑ کر جو نبی کا گھر نکلا

جلوہ گر کثرت میں جسدم نورِ وحدت ہو گیا
پرتو افگن اس سے خورشید نبوت ہو گیا

راہ پر آئے جو تھے گمراہ حق کی راہ سے
جب محمد رہبر راہِ طریقت ہو گیا

ہو گئے منسوخ جتنے دین تھے دنیا میں تمام
مصطفے جب ہادیِ دینِ شریعت ہو گیا

اہلِ حق نے حق کو پہچانا بہ علمِ معرفت
جب پیمبر واقف رازِ حقیقت ہو گیا

سربسر آدم کی تکمیل خلافت ہو گئی
جب خلیفہ وہ شہنشاہ خلافت ہو گیا

حکم حق سے جب کیا اسیر محمد نے جلوس
سب سے اونچا پایۂ تخت امامت ہو گیا

بخشے جائینگے گنہگاران امت یک قلم
حکم پیغمبر کو جب بہر شفاعت ہو گیا

ابتدائے خلق تھا اول نبی کی نام سے
خاتمی پر بھی وہی ختم الرسالت ہو گیا

سرورِ دین کی یہ تاثیر قدم ہے سربسر
عرش پابوسی سے جسکی اہل رفعت ہو گیا

ایسے اچھے خلق تھے حضرت کے سارے خلق میں
آیا جو خدمت میں پابند محبت ہو گیا

یہ سخاوت یہ مروت یہ عنایت یہ عطا
لطف سے جسکے گدا شاہ ولایت ہو گیا

مہربان اسیر کہ ذرہ پر ہوئی جب مہربان
ہو کے روشن آفتاب اوج عزت ہو گیا

جانتا کچھ بھی نہ تھا یہ سرور ناخواندہ لیک
بنکے مداح نبی اہل فضیلت ہو گیا

کیا بشر دنیا میں یہ خیر البشر پیدا ہوا
جسکی خاطر نیک و بد اور خیر و شر پیدا ہوا

نور سے جسکے ہوئی پرنور ساری سرزمین
جس سے اوج چرخ پر شق القمر پیدا ہوا

جسکی ہستی سے نمایاں ہے نمو خشک و تر
جسکے ہونے سے وجود بحر و بر پیدا ہوا

چار سو تھے جسقدر اعدای دین احمدی
آئے سب پنجہ میں جب یہ شیر نر پیدا ہوا

سجدہ اسدن آسمان نے بھی کیا سوئے زمین
بر زمین جب رات یہ روشن قمر پیدا ہوا

نور چشم مردم اہل بصیرت بڑھ گیا
جب وہ منظور خدا اہل نظر پیدا ہوا

خاکساری خاکساروں کی مصلا بن گئی
خاک سے جب مصطفےٰ مانند زر پیدا ہوا

سروری حاصل ہوئی سب سروران دہر کو
جب نبی جسم جہان مین مثل سر پیدا ہوا

لگیا تاج شرف آدم کو ساری خلق پر
ایسا اُسکے گھر مین جب لائق پسر پیدا ہوا

سر پہ آ چمکی مثال برق جب تیغ نبی
کافرون کے سر مین اُس دم درد سر پیدا ہوا

مثل گل اُس گل سی گلزار جہان گل گل ہے
باغ دین پھولا پھلا جب یہ ثمر پیدا ہوا

کیون نہو روشن چراغ خانہ اہل قریش
اختر اوج نبوت اُنکے گھر پیدا ہوا

ردیف ب

کلمہ پڑھتا ہے محمد کا زبان عجز سے
جب سے ہے یہ سرور خستہ جگر پیدا ہوا

یا نبی تجھ سے پھلا پھولا گلستان عرب
تازہ و تر ہے ہمیشہ سنبلستان عرب

تم ہو یا خیر البشر جسم عجم جان عرب
تمنے پلوایا ہی سبکو آب حیوان عرب

سرنگون سرور ہین پیش اماماں عرب
شاہ سائل ہین بدرگاہ غلامان عرب

کر دیا تونے اسے ابر عطاے کردگار
پُر گہر اپنی گہرباری سے دامان عرب

ہو گئی زیادہ تری عزت سے توقیر عجم
بڑھ گئی دنیا مین تیری شان سی شان عرب

سرزمین پر شرق سے تا غرب تیری فیض سے
موتی برسے ای سحاب گوہر افشان عرب

مست کر ڈالا ہے سب کو تیرے جام عشق سے
مست ہو کر جسطرف گذرے ہین مستان عرب

تم ہو سالار جہان فرمانروائے بندگان
بادشاہ کشور عرفان و سلطان عرب

تیرے رخ سے جب ہدایت کا ہوا روشن چراغ
نور حق سی ہو گیا روشن شبستان عرب

پایا ہے تیرے قدم سی سرزمین نے مرتبہ
تیرے دم سے ہو گیا اونچا ہے ایوان عرب

تونے نخلستان یثرب کو کیا باغ بہشت
ہو گیا سرسبز تجھ سے کنج ویران عرب

منہ نہ دیکھون بار دیگر گھر کا اور لاہور کا
گر خدا لیجاے مجکو سوے بستان عرب

جان تازہ سرور ہیجان کے آئے جسم مین
گر گرین مردے کو جا بخشتی وہ جانان عرب

جب تلک تھا چہرۂ نور محمد پر نقاب
تھا رخ جن و بشر شمس و قمر اندر نقاب

آفتاب جلوۂ نور نبی ہم دیکھتے
گر نہ آتا درمیان بخت سیہ بنکر نقاب

روشنی دن کی نظر آتی نہ روز حشر تک
رکھتا اپنے رخ پہ گر وہ نیر اکبر نقاب

اپنی آنکھوں نہیں اگر ہو روشنی آئے نظر
ورنہ معشوق ازل چھپتا نہیں اندر نقاب

ماہتاب اوج عز و جاہ ہو تم یا نبی
چہرہ پر نور پر تیرے نہیں بہتر نقاب

دیدہ نادیدہ ترستے ہیں تری دیدار کو
روئے روشن پر نہ رکھیے گا مری دلبر نقاب

چھپ سکو گے کسطرح تم دیدۂ عشاق سے
لوگے روئے غیرت خورشید پر کیونکر نقاب

پہونچے تھے جسدم شب معراج تم بالائے عرش
لے لیا تھا شرم سے سورج نے چہرے پر نقاب

دم میں دم آئیگا اور کھلجائینگی آنکھیں مرین
گر اٹھا دو چہرۂ جانبخش سے دم بھر نقاب

غزل فارسی

اے طالب محبت و مرد خدا طلب
مطلوب خود ز حضرت خیر الورئے طلب

دنیا و دین و مغفرت و فخر و خانقاہ
داری طلب ہر انچہ تو از مصطفے طلب

داری اگر محبت آل نبے بہ دل
ہر مدعا کہ مطلبے از خدا طلب

اے دل ز خاندان جناب محمدی
الفت طلب محبت و مہر و وفا طلب

چون چارہ ساز چارۂ بیچارگان نبی ست
از وے علاج درد دل اے مبتلا طلب

فائز شود بمطلب خود آخر از خدا
دارد ہر آنکہ در دل خود دائما طلب

گر بندۂ خدائے و محکوم مصطفے
سر از قضا مپیچ و ہمیشہ رضا طلب

خاک شفاست خاک در شاہ بوتراب
زانجا دوا طلب کن و از حق شفا طلب

از ذات مصطفے شود ت سرور احصول
ہستی اگر بہ عالم ہستی صفا طلب

چاند شرمندہ ہوا اور سورج بھی کیسا لاجواب
دونون حسن احمدی سے ہین سراپا لاجواب

جسنے سن پایا کلام حضرت کا گوش ہوش سے
ہوگیا فی الفور سنتے ہی وہ بندہ لاجواب

معجزے سے کشف سے باتون سے اور تقریر سے
کردیا حضرت نے بد خو ہونکو اچھا لاجواب

جسکی ہو تقریر و تحریر رضائے کردگار
کیون نہ اُس انسان سے ہو سارا زمانہ لاجواب

بولا جو جو روبرو اُس مظہر اعجاز کے
ہوگیا آخر کو شرمندہ خجل یا لاجواب

سرزمین پر ایسے لاثانی کا ثانی کون ہے
ظاہر و باطن ہو فضل حق سے جسکا لاجواب

ماہ کامل آگیا نقصان مین ہاری رشک کی
جلوۂ حسن نبی جب اُسنے دیکھا لاجواب

خوش کلام ایسے نبی تھے دم بخود جنسے کلیم
زندہ دل ایسے کہ ہوجائے مسیحا لاجواب

آسمان سے جب ہوئی تائید دین احمدی
ہوگئے روئے زمین پر اہل دنیا لاجواب

اترا مستحکم جو اترا آپ پر فرمان حق
حکم جو پہونچا محمد کو وہ پہونچا لاجواب

مدح خوان سرور دنیا و دین ہو اندنون
کیون نہو سرور سخن ہر ایک تیرا لاجواب

تیرے روضہ مین اگر گلشن سے جائے عندلیب
جیتے جی پھر چھوڑ کر اُسکو نہ آئے عندلیب

حق کو پایا جسنے پایا ہے تمھاری ذات کو
گل کو دیکھا جسنے دیکھا ہے لقائے عندلیب

امت بیکس کا حامی یا نبی تجھ بن ہے کون
کون ہے گل کے سوا مشکلکشائے عندلیب

اے گل باغ حقیقت تیرے ذوق و شوق مین
عرش تک جاتی ہے گلشن سے صدائے عندلیب

رنگ و بوئے بوستان احمدی دیکھے اگر
آنکھ سے آنسو کے بدلے خون بہائے عندلیب

سرور دین کی اگر ہو مدح مین نغمہ سرا
گلستان مین تاج سر ہو گل کا پائے عندلیب

باغبان گلشن اسلام جب تم ہو جناب
کیون نہو پھر روضہ جنت مین جائے عندلیب

تمسے رکھتے ہین توسل سارے مرغان چمن
اپنی حالت اور اب کسکو سنائے عندلیب

نعرہ زن ہین قمریان غم مین تمھارے یا نبی
یاد مین تیرے ہے شور نالہائے عندلیب

یہ دل گلخوردہ کب تک خار غم دلپر سہے
ہجر گل مین کبتلک صدمہ اٹھائے عندلیب

آشیان بلبل کا ہوئی کسجگہ بی باغ کے
بے تری گھر کے کہان ہو دی سری عندلیب

تازہ تری ہی بوستان کسکا محمد کے بغیر
ہی دہی آرامگاہ جان برائے عندلیب

سرخرو کرونیگے ای سرور برنگ دی گل
باغبان دین جو سن لینگے نوای عندلیب

ردیف ت

یا محمد تو ہے سرو بوستان معرفت
نخلبند گلشن دین باغبان معرفت

تونے ظاہر کردیا راز نہان معرفت
اور سنایا برملا سب کو بیان معرفت

بے نشانون کو دیا تونے نشان معرفت
اور دکھایا ہمکانون کو مکان معرفت

سب نے پہچانا خدا کو لوگ عارف ہوگئی
جب سنی تیری زبان سی داستان معرفت

جانتے پہچانتے ہین آپ کو یا مصطفے
بندگان حق شناس و عارفان معرفت

ہوگئی امت تری تلقین سی اکشاف دین
واقف راز حقیقت نکتہ دان معرفت

حق شناسی کی تری تقریر سب تقریر ہے
ہی زبان حق ترجمان بر ترجمان معرفت

فیض دین جاری ہی دنیا مین ترا شام و سحر
عام خاص و عام پر تیرا ہی خوان معرفت

ہادی راہ طریقت تم ہو حاکم شرع کے
والی ملک حقیقت حکمران معرفت

فیض عرفان الٰہی جس سے نازل ہوگیا
جسم و جان احمدی ہی جسم و جان معرفت

واہ کیسی ذات ہی ذات نبی صلی علے
منبع انوار یزدانی و کان معرفت

سرورا تو سرور ملک سخن بنجاے گا
حق تعالی گر تجھے بخشے زبان معرفت

عجب صورت ہی صورت احمد مختار کیصورت
کہ جس سی اہل سیرت کو نہین انکار کیصورت

ہوئی آخر اسی صورت سے پیدا صورت کثرت
لکھی جب کلک قدرت نی شہ ابرار کیصورت

لرزجائین وہین اسکندر و دارا و افریدون
اگر دیکھین رسول اللہ کے دربار کیصورت

جو ہین اہل بصیرت عاشقان احمدی نکو
نظر آتی ہی ہر صورت مین انکے یار کی صورت

ملے گر بار دربار نبی پر دوستو مجکو
کھڑا دیوار کے پیچھے رہون دیوار کیصورت

حقیقت ہوگئی قرآن سے ثابت دین احمد کی
نہین باقی رہی جسمین کوئی تکرار کی صورت

جھکا کر اپنا سر جب عاشق روی نبی دیکھے
عیان آئینہ سینہ سی ہو دلدار کی صورت

جدائی کا کسی باعث سی یارب پردہ اٹھ جاتے
کسی صورت سی دیکھین احمد مختار کی صورت

گلستان نبی وہ گلستان ہی باغ دنیا مین
شگفتہ جسکا ہر اک خار ہی گلزار کی صورت

ظہور صورت و معنی کی خاطر ملک ہستی مین
نبی ہین حضرت خیر البشر اظہار کی صورت

بچارہ سرور بیدست و پا ہے سرورعالم
کھڑا ہے تیرے در پر سائل نادار کی صورت

غزل فارسی

سید ہر دو جہان احمد مختار ہست
سرور کون و مکان سید ابرار ہست

محرم اسرار ہست یار وفادار ہست
دلبر دلدار ہست مونس غمخوار ہست

سید والا مناقب حضرت عالی حسب
والی ملک عرب صاحب دربار ہست

طالب و مطلوب حق زاہد غرب و عرب
حضرت محبوب حق سید سالار ہست

ذات رسول خدا مشرق شمس الضحی
مطلع بدر الدجی مظہر انوار ہست

افسر دانشوران شاہ نکو اختران
خاتم پیغمبران سرور و سردار ہست

حضرت خیر الوری مہر صدق و صفا
دافع رنج و بلا قاتل کفار ہست

سائل کوئی نبی مائل جوے نبی
عاشق روی نبی طالب دیدار ہست

عاجز و اندوہگین عاشق خاطر حزین
بندۂ حق کمترین سرور نادار ہست

از لامکان بلند مکان محمد ست
بالا ز عرش عزت و شان محمد ست

از ہر زبان لذیذ زبان محمدست
از ہر بیان لطیف بیان محمد است

بیشک مکان قرب مکان محمدست
کون و مکان مظہر شان محمد است

جان بہرہ یاب لذت شان محمد است
دل مستفیض فیض روان محمد است

نقش ست بر نگین جہان نقش احمدی
بر ہر نشان نشان ز نشان محمد است

وقت نبی ست از ہمہ اوقات وقت نیک
بہتر ز ہر زمان زمان محمد است

شکر خدا کہ پیش خدا بہر مغفرت
در روز حشر و نشر ضمان محمد است

در جان نیمجان و تن ناتوان ما
تاب محمدست و توان محمد است

با خاص و عام گرد عطا گنج معرفت
این فیض دست فیض رسان محمد است

لاریب بی بہاست ببازار جان و دل
ہر جوہری کہ جوہر کان محمد است

گنجینہ حقیقت و کشاف دین حق
حق گوی و حق کلام زبان محمد است

سرور مدار باک کہ انجام کار تو
در حفظ احمدی و امان محمد است

لکھی لوح فلک پر ہے رسول اللہ کی صورت
کہین ہے مہر کا نقشہ کہین ہے ماہ کی صورت

کہین یس کہین طہ کہین والشمس ناطق ہے
بمدح حسن پیغمبر کلام اللہ کی صورت

وہ حسن یوسفی نازل ہے قرآن جسکی مدحت مین
حقیقت مین وہ صورت تھی نبی اللہ کی صورت

بچشم اہل حق رویت نبی کی حق کی رویت ہے
لقائے صورت حق ہے رسول اللہ کی صورت

نفی کو چھوڑ کر اثبات پر پہونچائین پیغمبر
بلوح سینہ لکھدین جسکے الا اللہ کی صورت

مقابل ہو بھلا کیا منہ ہے خورشید درخشان کا
نبی کے روبرو ہو ایسی کب ہے ماہ کی صورت

عطا جسکو ہوا نور محبت اسکو آتی ہے
نظر آئینہ دل سے حبیب اللہ کی صورت

نیا وہ یوسف ثانی بجنس صورت و معنی
محمد کی دکھائی حق نے جسکو جاہ کی صورت

نہوتے رہنما گر رہبر دنیا و دین احمد
کسی گمراہ کو آتی نظر کب راہ کی صورت

رسول اللہ کا دربار وہ دربار عالی ہے — جہان جا کر برابر ہے گدا و شاہ کی صورت
کرے رعب نبی وقت تجمل زال رستم کو — بنا دے کوہ کو ذرہ محمد کاہ کی صورت
بیان کس سے کرو میں یا نبی سوز درون نہاں — کسیکو کسطرح دکھلاؤں اپنی آہ کی صورت

گروہ خیر خواہ خلق سرور پر کرم ایسا
نہ دیکھے آنکھ سے اپنی کسی بدخواہ کی صورت

محمد وقت مشکل یار امت — محمد غم میں ہے غمخوار امت
بوقت نیمجانی سب کی جان ہے — بحال لیجیے دلدار امت
محمد گر نہ کرتے دستگیری — اٹھاتا کون سر سے بار امت
صفا بخشے گئے سارے گنہگار — محمد جب ہوئے سالار امت
محمد ہے خبر گیر زمانہ — محمد ہے کفیل کار امت
محمد واقف راز جہان ہے — محمد محرم اسرار امت
محمد چارۂ بیچارگان ہے — محمد دافع آزار امت
محمد دادبخش اہل فریاد — محمد سامع اظہار امت
محمد باغبان باغ دنیا — محمد مالک گلزار امت
ہوئی بنیاد دین دنیا میں محکم — محمد جب ہوئے معمار امت
خدا کو کرچکے جب پہلے تصدیق — محمد پر ہوا اقرار امت
محمد ابر رحمت بنکر آئیں — گل باغ ارم ہو خار امت
محمد کی محبت سے ہمیشہ — سرا با گرم ہے بازار امت
خدا کا حشر کو پائینگے دیدار — یقین ہے چشم گوہربار امت
جلا دیتی ہے دم میں آگ بنکر — عدو کو آہ آتشبار امت

یہ سرور خاک پائے آستان ہے

کرو رحم اے سیدا اے سردار رحمت

محمد گوہر رحمت کان رحمت	محمد جسم رحمت جان رحمت
محمد رحمۃ للعالمین ہے	سراپا مظہر احسان رحمت
محمد سے ظہور لطف حق ہے	محمد سے عیان ہے شان رحمت
نہوتے گر محمد اس جہا میں	کہاں ہوتا کوئی شایان رحمت
وہ ہے گنجینۂ فضل الٰہی	گنہگاروں کی خاطر خوان رحمت
محمد جب ہوے پیدا فلک سے	زمین پر ہو گیا فیضان رحمت

محمد رحم سرور پر کرینگے
کہ جان و دل سے ہیں خواہان رحمت

ردیف ش

تجھسے جب مانگیگا داد ای شاہ دوران مستغیث	پائیگا اپنی مراد ہر وقت وہ ہر آن مستغیث
گھر کو چلدیتا ہے شکل برق خندان مستغیث	در پہ جب آتا ہے مثل ابر گریان مستغیث
رات دن رہتے ہیں حاضر ای شہنشاہ جہان	تیرے در پر لاکھون فریادی ہزاران مستغیث
واہ وہ فریادرس تو غور سے ای دادگر	تا پھرے ہو کر نہ سرگردان و حیران مستغیث
جب تلک زندان ور دو غم سے چھوٹینگے نہیں	یا نبی تیرا پکڑ رکھے گا دامان مستغیث
حور او غلمان تری دربار ہیں دادخواہ	اور در انصاف پر ہیں جن و انسان مستغیث
استغاثہ کس سے جا کر بندۂ بیکس کرے	اور کہو کس سے بیان ورد ہجران مستغیث
سینۂ بریان کی اے حالت کرے کس پر عیان	اور دکھائے کسکو اپنا درد پنہان مستغیث

سرور بیکس کی اے فریادرس تجھے خبر
ایک مدت سے کھڑا ہے در پہ نالان مستغیث

غزل فارسی

دل بدر دوست حیران الغیاث	خاطرست از غم پریشان الغیاث

الغیاث ای شاہ دوران الغیاث
الغیاث ای میر میران الغیاث

الغیاث ای معدن جود و کرم
الغیاث ای کان احسان الغیاث

از رہ قرب تو دور افتادہ ام
رہنمای راہ عرفان الغیاث

پیشوای رہروان راہ دین
مقتدای جن و انسان الغیاث

ای ہوا خواہ گروہ عاصیان
ای خبر گیر غریبان الغیاث

چارہ ساز دردمندان المدد
فیض بخش مستمندان الغیاث

دل ہمی سوزد بسوز ہجر تو
در فراقت می طپد جان الغیاث

نفس زور آور مرا مغلوب کرد
گشتہ ام محکوم شیطان الغیاث

ز عشقت از دلم صبر و قرار
ہست جسمم زار ہجران الغیاث

سرور بے دست و پا در ماندہ است
دستگیر دستگیران الغیاث

ہین جو بخشش کے مصطفیٰ باعث
پھر نہ بخشش ہو اسکا کیا باعث

غیر ذات جناب پیغمبر
دونون عالم مین کون تھا باعث

دین و دنیا نہ تھے جب دونون
انکا تھا ایک مصطفیٰ باعث

بود و نابود کا وہ موجب ہی
موت کا اور حیات کا باعث

پہونچین ہم کسطرح مدینے مین
دیکھین کون اسکا ہوئیگا باعث

یا نبی کیون نہین ہمین ملتے
بولو کیا ہے نہ ملنے کا باعث

کون موجب ہی اس جدائی کا
کون اسمین سبب ہی کیا باعث

میری بخشش کا تو ہے محشر کو
سیدا بندہ پرورا باعث

تم ہو غمخواہ پھر رہون غمگین
یا رسول خدا ہے کیا باعث

ہم بھی دیکھین رسول کا روضہ
گر بنا دے کوئی خدا باعث

ہے نبی کی فقط ثنا خوانی
تیری عشرت کا سرو سرا عیش

ای شہ تخت رسالت الغیاث
ای مہ اوج نبوت الغیاث

ای بوقت درد و غم فریادرس
ای خبر گیر مصیبت الغیاث

نیمجان ہی غم مین جان نیمجان
دل ہے زیر بار محنت الغیاث

رات تیری غم مین ہی ماتم کی رات
روز ہر روز قیامت الغیاث

تشنہ لب مرتا ہون سوز ہجر مین
الغیاث ای ابر رحمت الغیاث

ای شفیع عاصیان ناامید
ای شفیع حال امت الغیاث

امت بیکس کی سن لو یا نبی
وقت رنج و وقت شدت الغیاث

المدد ای والی اقلیم دین
حاکم ملک شفاعت الغیاث

تاجدار دین و دنیا المدد
صاحب تخت شریعت الغیاث

المدد اے قاضی احکام شرع
رہرو راہ طریقت الغیاث

المدد ای عارف عرفان حق
محرم راز حقیقت الغیاث

المدد اے طالب مطلوب دل
عاشق عشق محبت الغیاث

رکھو مت سروا اے سردار دہر
اسعد ر پابند محنت الغیاث

نبوت کا کیا حق نے محمد مصطفے وارث
یہ ختم الانبیا ہی سب کا بعد از انبیا وارث

نہ ملتا گر خزانہ حق کے عرفان کا محمد کو
بجز اسکے بھلا دنیا مین اسکا کون تھا وارث

ولایت کا نبوت کا شرافت کا شجاعت کا
محمد کو ہر اک نعمت کا حق نے کردیا وارث

کہین مالک ہوا اسکندری دولت کا پیغمبر
کہین تخت سلیمان کا وہ دنیا مین بنا وارث

نبوت منتقل ہوگی نہ ہرگز حشر تک اس سے
نہین آئندہ اس دولت کا کوئی دوسرا وارث

وجود آدم و حوا نتھا جب ملک و دوران مین
وہ تھا حاکم وہ تھا والی وہ تھا مالک وہ تھا وارث

کتابین جتنی تھین منسوخ ساری ہوگئین جسدم
محمد کو کیا حق نے لدنی علم کا وارث

مکان و لامکان کا کون حاکم ہے بغیر اسکے
زمین و آسمان کا کونسا مالک ہے یا وارث

محمد کس ہے انکا جو کہ بیکس ہین زمانہ مین
محمد انکا وارث ہے جو ہین دنیا مین لاوارث

ٹھکانا کچھ نہ تھا اس بے سر و سامان کا پہلے
پر اب ملک سخندانی کا سرور بنگیا وارث

ردیف ج

تیرے دردِ ہجر مین مرتا ہے یہ بیمار آج
یا نبی اسکو دکھاؤ آخری دیدار آج

گر دون برسون کی جدائی کا بیان اظہار آج
مجکو ملجاؤ اگر اے محرم اسرار آج

کل تھا بیکل یہ دل مضطر نبی کے عشق مین
جوش زن ہے دلمین حب احمد مختار آج

خواب مین آجاؤ تم اے یوسف ثانی نظر
گر کرین امداد میرے طالع بیدار آج

ہوگا فردائے قیامت منفعل پیش خدا
جو کوئی تیری نبوت سے کرے انکار آج

وقت فرصت یار بھی اغیار بھی اپنے مدام
یا نبی غم مین نہین اپنا کوئی غمخوار آج

چہرہ دکھلاؤ کہ ہین حضرت تمہارے ہجر مین
دیدہ نادیدہ دیدار گوہر بار آج

کار رکھتے ہی نہین ہم غیر سے اے مہربان
ایک تیری مہربانی ہے ہمین درکار آج

ابر سے ہمسر ہے اپنی چشم گریان ان دنون
برق پر غالب ہے اپنی آہ آتشبار آج

تسلو ہے امید جانان کل کو کیا ہو جائیگا
ہے اگر آنا تو آؤ یا شہ ابرار آج

خیر گر پالے تمہارے در سے اے خیر الوریٰ
شان بنجائیگا بیشک سرور نادار آج

غزل فارسی

بے چون نگرد و خبر تو در ملک جہان پیدا علاج
از کہ خواہد یا محمد این دل شیدا علاج

زندگی تلخست چون اندر غمت ای جان جان
از خدا ہمیا تو یا مرگ خواہد یا علاج

گر کنی لطف و عنایت ای مسیحای زمن
بهر ما نازل شود از عالم بالا علاج

به کجا بیمار زلفت گردد ای چاره گری
که پذیرد غیر دیدار تو این سودا علاج

طالب عقبی چو گردد نا امید از هر طرف
از تو جوید بهر دفع علت دنیا علاج

یا محمد درد مندت نیست محتاج طبیب
یا نبی دیوانه ات حاجت ندارد با علاج

چون طبیبان زمانه جمله بیمار تو اند
از کجا سازد علیک یا نبی پیدا علاج

ده دوای داروی درد دل بیچارگان
هست درد درد مندت لا دوا و لا علاج

چارهٔ این سرور بیچاره کن ای چاره گر
بخش بهر این سقیم الحال یا مولٰے علاج

کریگا اسکو نہ ہرگز کبھی خدا محتاج
نبی کے در پہ سوالی جو آئیگا محتاج

بس ایکدم مین تمہی فیض سے غنی بنجائے
اگر گدا ہو کوئی یا فقیر یا محتاج

ترا فقیر شہ کشور کرامت ہے
اسیر ملک ولایت ہے آپ کا محتاج

کسی کے در پہ دوبارہ کبھی نہین جاتا
تمہارے فیض سے خالی اگر پھرا محتاج

کہان سے پائیگا یہ خیر یا رسول اللہ
تمہارے فیض سے خالی اگر پھرا محتاج

نجائیگا کبھی محروم مال و دولت سے
صدا جو آپ کے در پر کرے صدا محتاج

کیے ہین تمنے ہزارون فقیر دولتمند
بنا دیے ہین غنی سیکڑون گدا محتاج

جو آستان رسول خدا پہ جا بیٹھا
رہیگا حاجت دنیا سے کب بھلا محتاج

صدا ہمیشہ یہ باب نبی سے آتی ہے
اگر ہے خواہش دولت ادہر کو آ محتاج

ہین جتنے لوگ غلامان احمد مختار
پکڑ کے دامن دولت نہ ہونگے کیا محتاج

ترے غلام کی حاجت نہین کوئی باقی
ترا فقیر اگر ہے تو ہے ترا محتاج

سخی ہو آپ غنی آپ ہو تونگر تم
تمہارے در کا یہ بندہ ہے بینوا محتاج

غلام سرور دین اب ہے دولتمند

وگرنہ پہلے یہ نادار نحت تھا محتاج

نبی کو اوج نبوت پہ جب ہوا معراج
فلک کو پایہ عزت یہ ملگیا معراج

براق زیر سواری تھا ساتھ تھے جبرئیل
ہوا تھا عرش پہ جب بہر مصطفیٰ معراج

بلند رتبہ ہوا اسقدر محمد کا
کہ جسکو مرتبہ قرب تک ہوا معراج

یہی عروج یہ دین محمدی کا عروج
کہ روز جسکو ہے مانند خور سدا معراج

مکان کو چھوڑ کے تا لامکان گیا مکین
بلند اتنا نبی کو عطا ہوا معراج

مقام قرب مین تھا قرب طالب مطلوب
ہوا تھا بندہ کو جسبر و زتا خدا معراج

ہوئے تھے حوصلے کفار کے اسیدم پست
خدا نے دین محمد کو جب دیا معراج

گیا تھا عرش تلک پہلے کون پیغمبر
میسر ایسا ہوا تھا کسے بھلا معراج

گواہ صدق یہ ہی جسکے سر بسر قرآن
نبی کا سچا تھا معراج اور بجا معراج

گئے تھے گھر سے تو اول محمد اقصیٰ کو
ہوا وہانسے سو عرش آپکا معراج

نبی کا حق نے بڑھایا یہ مرتبہ بلند کیا
کہ ابتدا مین تھا معراج وانتہا معراج

جہان فرشتون کی دہشت کی مارے پر جلتے
وہان ہوا تھا محمد کو سرورا معراج

درد دل اپنا ہے یکسر لا علاج
یا رسول اللہ کرو میرا علاج

جان بلب ہی اپنی جان نیمجان
ہے بجز دیدار اسکا کیا علاج

تم طبیب جان و دل ہو یا نبی
کیجیے للہ دونون کا علاج

یا نبی دست شفا مین تیری ہاتھ
کرتے بیمارونکا ہین اچھا علاج

غم مین بیدل ہوکے دل مرجائیگا
گر نہوگا اسکا اے مولا علاج

اپنے بیمارون کی خود لیجے خبر
ہے مفید انکو فقط تیرا علاج

اے طبیب دردمندان جہان
تم بنا کسکا کرے بندہ علاج

نسخہ وہ کیجے عطا بیمار کو
درد دل کا جسمین ہو لکھا علاج

جان سے بچ جائے گا سرور اے مسیح
گر مدینہ سے اسے پہونچا علاج

ہے تری کحل الجواہر خاک پا
جس سے سب کرتے ہین نابینا علاج

تیرا درد غم ہے میرے درد کا
اے طبیب درد دل کیسا علاج

گھر ترا دار الشفا ہے یا نبی
جس سے پاتا ہے دل شیدا علاج

اپنے دم سے اے مسیحا دم کرو
بندۂ بیمار و مضطر کا علاج

ردیف — ح

سرور بیمار نے پایا ہے آج
مدح گوئی مین تری اپنا علاج

چھوڑ جاتی کب کا اب تک اپنا جسم زار روح
آخرین دم مین مگر ہے طالب دیدار روح

جسم خاکی ہے اگر لاہور مین کچھ غم نہین
روز حاضر ہے بدربار شہ ابرار روح

شوق کے پر لگ گئے ہین مرغ دلکو آجکل
اڑ کے جاتی ہے مدینے کیطرف ہر بار روح

جان ہے اپنی تن بیجان مین شوق مصطفے
جسم مین ہے اپنے عشق احمد مختار روح

اب تو جانبخشی کرو حضرت خدا کے واسطے
تیرے غم مین ناتوان تن ہے مرا بیمار روح

تو اگر آیا تن بیجان مین آجائیگی جان
جسم سے ورنہ نکلجائے گی آخر کار روح

اے خبر گیر زمانہ اسگھڑی ملنا مجھے
جسم سے جسدم جدا ہوویگی بیکرار روح

مجھکو یثرب مین بلا لیجے گا ای بحر کرم
خطۂ پنجاب سے ہے اندنون بیزار روح

تم اتر واؤگے ہے امید اسکے دوش سے
جائیگی دنیا کا جب سر پر اٹھا کر بار روح

چار یارون کی محبت مثل جان ہے جسم مین
حق نے ڈالی ہین مرے اس ایک تن مین چار روح

سوز غم مین جسم سرور کب تلک جلتا رہے
کب تلک ہو نعرہ زن مانند موسیقار روح

تیرا کہلاتا ہے دنیا مین یہ بندہ ہر طرح
جانتا عقبے مین ہے تجھکو وسیلہ ہر طرح

جائیگا شہر مدینہ کو یہ بندہ ہر طرح
دیکھیگا آنکھوں سے پیغمبر کا روضہ ہر طرح

آیا جو در پر ترے آ رہنمائے گمرہان
منزل قرب الٰہی تا بہ وہ پہونچا ہر طرح

حق کو بھی منظور رہا خاطر رضامندی تری
اسلیے امت کو تیری اسنے بخشا ہر طرح

عرش پر اپنے بلایا فرش کا مالک کیا
حق نے اہل منزلت تمکو بنایا ہر طرح

ہر طرح سے مجکو ہے امید ذات پاک پر
تمسے رکھتا ہوں یقین یا مولی تولا ہر طرح

ہو چکا ہے گیسوی پیچ تر سے پیوند دل
بندھ گیا ہے رشتہ الفت سے رشتہ ہر طرح

روز سے دشمن کو اور احباب کو اخلاص سے
راہ حق کا تمنے دکھلایا ہے رستہ ہر طرح

جسطرح ممکن ہو دو سب کو دوا اے چارہ ساز
لا دوا بیمار کو کر دیتے ہے اچھا ہر طرح

رنج و غم مین کاٹتا ہے ہر طرح سے اپنے دن
زندگی اپنی بسر کرتا ہے بندہ ہر طرح

دیدہ و دل جسکے روشن ہیں تمھارے نور سے
چشم باطن سے وہ تمکو دیکھ لیگا ہر طرح

آؤ بندے کی مین یا تم خواب مین یا بیداری مین
ہمکو دکھلاؤ محمد اپنا چہرہ ہر طرح

نیک و بد کو بہرہ ملتا ہے تمھارے فیض سے
دوست دشمن کو پہونچ جاتا ہے حصہ ہر طرح

حشر کے دن عاصیوں کے آپ ہونگے شفیع
آپ کی ہے ذات پر ہم کو بھروسا ہر طرح

شوق دل سے صدق سے الفت سے اور اخلاص سے
معتقد ہے بندۂ سرور تمھارا ہر طرح

غزل فارسی

داد چون ذات نبی را حق بدن مانند روح
داشت زان خیر البشر بیسایہ تن مانند روح

جسم پاکش پاک از آلایش چو جان پاک بود
پاک رفت آخر ازین دار المحن مانند روح

خلق او در خلق مانند روان اندر بدن
شکل جان شیرین کلام و سخن مانند روح

چار اصحاب نبی چون چار عنصر در وجود
در وجود خلق جسم پنج تن مانند روح

زندہ و جاوید شد سرور بالطاف نبی

جب احمد کرد در چشمش وطن مانند روح

ہجر مین گریان ہین آنکھین ابر گریان کیطرح
زخم دل خندان ہین غم مین تیغ خندانکی طرح

یا نبی تم ابر رحمت ہو ترو تازہ کرو
جان گل خوردہ کو مثل گلستان کی طرح

ہی روان تیری محبت جسم مین مانند خون
غم ہی پوشیدہ ترا دلمین مرجان کی طرح

مصحف الفت کا پایا جسنے دل سے ہی سبق
دیکھتا ہون آپکے چہرے کو قرآن کی طرح

تیری الفت کی گرہ ایسی ہی دلپر بندھ گئی
پیچ کھاتا ہون ہمیشہ زلف پیچان کی طرح

تیری الفت کی زمین بوسی ہوئی جسکو نصیب
رات دن سجدہ مین ہی گردون گردانکی طرح

گاہ خوشدل وصل مین اور گاہ غمگین ہجر مین
ایک حالت پر نہین دل دور دوران کی طرح

حق کی صورت تیری صورت سی ہویدا ہی ظہور
سربسر نبی پیکر شکل انسان کی طرح

نور جن آنکھون کو ملتا ہی ترے دیدار سے
ہین وہ گوہر بار اشک گوہر افشان کی طرح

خلق ایسی کسکے ساری خلق مین ہین یا نبی
اور کسکو یاد ہی یہ لطف و احسان کی طرح

کب کی جا پہونچی مدینے سرور بیجان کی جان
تن فقط لاہور مین ہے جسم بیجان کی طرح

سید ہے کون سید ابرار کی طرح
مختار کون احمد مختار کی طرح

قسمت کہان کہ گھر ہو محمدؐ کے گھر کے پاس
اور مین ہون در کی آڑ مین دیوار کی طرح

دورجہانمین شرق سی تا غرب جلوہ گر
نور نبی ہے مہر پہ انوار کی طرح

ہجر نبی مین زخم جگر ہے ہرا مدام
پھولے ہین داغ سینے کے گلزار کی طرح

حلقے مین اسکے رہتا ہے ہر حلقہ زمین
قبضے مین دور چرخ ہے تلوار کی طرح

فرقت مین میری آنکھین ہین خونبار دمبدم
سوزان جگر ہے برق شرربار کی طرح

دلمین ہے یاد ابروی پیوستہ مثل تیغ
مژگان غم ہے سینہ مین سوفار کی طرح

نور رخ رسول تصور مین جب سے ہی
آتے ہین سارے پھول نظر خار کی طرح

دنیا مین گو ہزار ہین گھر ہین سیکڑون	پر ہے نرالی احمدی دربار کی طرح
بے طرح ہو رہا ہے یہ دل درد ہجر مین	دیوانے کی طرح کبھی بیمار کی طرح
او سرو باغ دہر ترے انتظار مین	آنکھین کھلی ہین نرگس بیمار کی طرح

ردیف خ

سائل کھڑے ہین در پہ محمد کے رات دن
لاکھون غریب مضطر و نادار کی طرح

نبی گذر گئے مثل نظر بلا سوراخ	فلک کا آئینہ ورنہ نہ رکھتا تھا سوراخ
نگاہ تیز سے یار عب سے اگر دیکھین	یقین ہے سنگ مین کر دیوین مصطفی سوراخ
نبی کے خنجر ابرو نے مار ڈالا ہی	مژہ کے تیر نے ہے دلمین کر دیا سوراخ
جدھر سے آتا تھا ابلیس گھر مین انسان کے	نبی کے لطف سے وہ بند ہو گیا سوراخ
فرشتے دیکھتے ہین انسے نور احمد کو	فلک پہ جو نظر آتے ہین جابجا سوراخ
نبی کی تیغ نکلتی تھی جب کہ میدان مین	زمین مین پھرتا تھا بدخواہ ڈھونڈھتا سوراخ
ہمیشہ رہتا ہی جاری بصورت ناسور	پرانے زخم مین ہوتا ہے جو نیا سوراخ
یہ سوتی سوزن مژگان سے سب پر دلیتا	اگر مین اشک کے دانو مین دیکھتا سوراخ
نبی کے داغ محبت سے سینہ چھلنی ہے	ہے ایک پارۂ دل اور ہزارہا سوراخ
اثر کریگی مرے دلمین کب محبت غیر	کریگا لوہے مین کنکر کہان بھلا سوراخ

اگر تو بزم محمد مین دخل چاہتا ہے
ہوا و حرص کا کر بند مضطرا سوراخ

بخشی نبی کو حق نے ہے کیا مملکت فراخ	رتبہ بڑا عطا کیا اور منزلت فراخ
دنیا و دین پہ دیدیا محکم نبی کو حکم	جن و بشر مین کی ہے عطا سلطنت فراخ
حضرت نے سالکان طریقت کیواسطے	ہر چار سو کیا ہے رہ مصلحت فراخ
دونون جہان مین آپ ہی ہین شاہ دو جہان	حق نے دیا ہے حوصلۂ معدلت فراخ

اے خانہ دار خانۂ دنیا ہے کر دیا
وا رجہان مین تونے در معرفت فراخ

دامان تری شفاعت کبرے کا یا نبی
ہوگا بروز حشر بصد مکرمت فراخ

کیونکر نہ تجھ سے تنگی کو وسعت نصیب ہو
ہمت ہے تیری اے شہ ذی مرتبت فراخ

دامان جو مثل فلک ہے ترا وسیع
لطف و کرم فراخ ہے اور مرحمت فراخ

تری عطا سے پائے گا سرور زمانے مین
روزی فراخ نعمت با عافیت فراخ

بنکے بلبل ہمنے باغ دہر ڈھونڈھا شاخ شاخ
پایا اُنپر نام احمد ہمنے لکھا شاخ شاخ

پتے پتے پر پتا پایا نبی کے نور کا
دیکھا ہے ہمنے جلوہ گر احمد کا جلوہ شاخ شاخ

فیضیاب رنگ و بوی احمدی سے ہے سربسر
پھول جو ہے گلشن دنیا مین پھولا شاخ شاخ

باغبان باغ عالم کر دیا حق نے جسے
اُسکا بلبل بوستان دین مین بولا شاخ شاخ

ہر ثمر جس سے ہو انجحِ مرادِ اہل دین
باغ امید جہان لایا ہے میوا شاخ شاخ

زیر سایہ آگیا جسکے زمین و آسمان
ایسا بستان محمد بڑھکے پھیلا شاخ شاخ

دین احمد کا شجر ایسا شجر سرسبز ہے
جسکی ہر سایہ ہے مثل شاخ طوبیٰ شاخ شاخ

ہمسری اُس سرو سے کیونکر کرے سرو بلند
پھیلکر جسکی گئی تا عرش والا شاخ شاخ

نور حق کے ساتھ نور احمدی ہے جلوہ گر
جو شجر بر طور کے موسی نے دیکھا شاخ شاخ

کیون کرے خوف تبر زن اُسکی امت کا درخت
باغبان لم یزل حافظ ہو جسکا شاخ شاخ

کیا عجب باغ جہان مین گر رہے سرسبز تو
اچھا یہ مضمون ہے سرور نے باندھا شاخ شاخ

ردیف دال

ہے احد کا حضرت احمد سے اتنا اتحاد
میم اُٹھ جائے تو ہو ثابت سراپا اتحاد

ذات واحد نے کیا تھا جبکہ پیدا اتحاد
پھر دیا جسم محمد مین وہ سارا اتحاد

ایکدل ہے ساری امت اُنکا رسول اللہ سے
دن بدن بڑھتا رہیگا یہ ہمیشہ اتحاد

کب سماتی ہے دوئی اس دلمین ای مردان حق
آپ محبوب رب احد نے جسکو بخشا اتحاد

بات کے پوری جو ہین حضرت سے یار وز جزا
رکھتے ہین پوری محبت اور پورا اتحاد

علم وحدت سبکو سکھلایا رسول اللہ نے
سب کے آگے کردیا واحد کا افشا اتحاد

ذات پاک حق سے رکھتے ہین جناب مصطفیٰ
کیسی رغبت کیسی الفت اور کیسا اتحاد

عاشقان ایزدی طالبان احمدی
رکھتے ہین کب عالم فانی سے اپنا اتحاد

بس وہی مرد یگانہ خویش و بیگانہ مین ہے
جو محمد سے بصدق دل ہے رکھتا اتحاد

عاشق روے محمد مائل جوے نبیؐ
کس سے رکھتا ہے محبت دوستی یا اتحاد

چار یارون پر فدا کرتا ہے جان جس روز سے
ہے نبی سے سرور بے دست و پا کا اتحاد

غزل فارسی

چو ابتداے زمانہ بانتہا آمد
پیمبران ہمہ رفتند و مصطفیٰ آمد

چو از نیام بُرّن تیغ مصطفیٰ آمد
اجل رسید پی دشمنان قضا آمد

براے چارہ بیچارگان طبیب رسید
پے معالجہ درد دل دوا آمد

بگوش خلق بروز طلوع این خورشید
ز آسمان و زمین شور مرحبا آمد

سند بمہر نبوت نوشتن گردید
چو بہر کار رسالت نبی ما آمد

بوقت درد و غم و رنج غیرت نبی
بکار خویش نہ یار و نہ آشنا آمد

ز ہو مراتب عالی کہ بردرش جبریل
براے خدمت دربانی از سما آمد

چو باد راہ فلک کرد طی شب معراج
چو پاے سرعت احمد بجاد پا آمد

گذشت مثل نظر ز آئنہ زہر طبقہ
کہ کس نشد خبر از وی کہ رفت یا آمد

چو رفت از ہمہ ملک جہان حکومت غیر
پی تصرف آن شاہ دوسرا آمد

بسروران جہان یافت سروری سرور

ہر آنکہ بر در دولت برہنہ پا آمد

ہے کیا صل علے شان محمد
مناسب بلکہ شایان محمد

مرا سر رشتۂ دل بندھ گیا ہے
بتار زلف پیچان محمد

ملا ہے عرش کو بھی جس سے پایہ
بلند اتنا ہے ایوان محمد

پھلے پھولے ہمیشہ یا الٰہی
علی کا باغ و بستان محمد

خزانہ مفت بخشا معرفت کا
یہ ہے امت پہ احسان محمد

بھروسا غیر کا اب ہمنے چھوڑا
پکڑ بیٹھے ہین دامان محمد

بہت امت کی خاطر ہو چکے ہین
خدا سے عہد و پیمان محمد

بیان ہوتا نہین میری زبانی
خدا کا لطف و احسان محمد

رہا کرتے ہین ہر دم مست و مدہوش
مئے وحدت سے مستان محمد

فرشتے جن و انسان حور و غلمان
سبھی ہین زیر فرمان محمد

ہین بوبکر و عمر عثمان و حیدر
خدا کے دوست و یاران محمد

وہی تھے گھر مین مالک سارے گھر کے
وہی تھے در پہ دربان محمد

وہی چارون تھے حضرت کے خلیفہ
وہی تھے جانشینان محمد

وہی تھے خانہ دار خانۂ دین
وہی تھے چار ارکان محمد

وہی تھے پہلوان دین و دنیا
وہی تھے شیر میدان محمد

وہ تھے حضرت کی پروانے ہمیشہ
وہ تھے شمع شبستان محمد

نبی کے باغ کے وہ تازہ گل تھے
وہ تھے سرو گلستان محمد

وفا سب نے کیا حضرت سے اقرار
نباہا عہد و پیمان محمد

غلام سرور عالم ہے سرور
ثنا خوان غلامان محمد

ہلال دین ہی ابروے محمدؐ
منور نور حق روے محمدؐ

ہوئی ہے سورۂ والشمس نازل
بوصف حسن دلجوے محمدؐ

دل اہل ولان یکسر ہے پابند
بقید تار گیسوے محمدؐ

عیان ہر شمع مین جلوہ ہی اسکا
نہان ہر گل مین ہی بوی محمدؐ

جھکا رہتا ہی دنیا مین سر چرخ
بخم تیغ ابروی محمدؐ

نبی کا گھر عجب بیت الامان ہے
گلی جنت کی ہے کوے محمدؐ

عیان واللیل کی ہی جس سی تفسیر
ہے مشکین زلف خوشبوی محمدؐ

فلک حلقہ بگوش مصطفےٰ ہی
زمانہ ہے دعاگوے محمدؐ

قمر شق ہو گیا غیرت سی جسدم
نظر آیا اُسے روے محمدؐ

ہے پایہ سروری کا اُسنے پایا
ملا جسکو سر موے محمدؐ

نبی کے خلق ہین خلقت مین مشہور
خدا خوش ہی بخوشخوے محمدؐ

بروز حشر ہوگی اسکی امت
کھڑی پہلو بہ پہلوے محمدؐ

ہوا سرور غنی اہل جہان سی
بنا جب سے ثناگوے محمدؐ

خدا خود ہے ثناخوان محمدؐ
بڑی کیا اس سی ہو شان محمدؐ

یہ بندہ بے زبان خیر بندگی کی
کرے کیا شرح احسان محمدؐ

شہنشاہ ہونگا وہ رتبہ کہان ہے
جو ہے فخر غلامان محمدؐ

ہے دارالملک سرداری کا سردر
جو ہو ادنےٰ سا دربان محمدؐ

تر و تازہ ہے تا روز قیامت
نہال سنبلستان محمدؐ

ہوا جس سے کتاب دین کا آغاز
وہی دیوان ہی دیوان محمدؐ

وہ زندان الم سی چھوٹ جائے
جو آئے زیر دامان محمدؐ

کیا تقسیم حق نے گنج عرفان / بدست گوہر افشان محمدؐ
سمجھتے ہین جو ہین بندے خدا کے / خدا کا حکم فرمان محمدؐ
سر کفار پر تا روز محشر / علم ہے تیغ بران محمدؐ
وہ منکر ہے خدائے انس و جان کا / نہ ہووے جس مین ایمان محمدؐ
بکام جان و دل ہے ذائقہ بخش / کلام شکر افشان محمدؐ
کیے روشن خدا نے چاند سورج / بنور روے زخشان محمدؐ
الٰہی جب تلک ہو ابر گریان / رہے خندان گلستان محمدؐ
جو ہووے مردہ دل فی الفور جی جاے / پیے گر آب حیوان محمدؐ
ہوا ہے ناسخ توریت و انجیل / عجب قرآن ہے قرآن محمدؐ
معطر ہے دماغ اہل عالم / ببوے زلف پیچان محمدؐ

الٰہی جب تلک دم مین رہے دم
رہے سرور غزلخوان محمدؐ

سر زلف مشکین دکھاؤ محمدؐ / مجھے دام غم سے چھوڑاؤ محمدؐ
نقاب اپنے رخ سے اٹھاؤ محمدؐ / ہمین حق کی صورت دکھاؤ محمدؐ
مجھے آخری دم مین یاؤ محمدؐ / مری جان جاتی ہے آؤ محمدؐ
مرے اپنے بیگانے سب تکگئے ہین / تمہین اپنا کہکر بلاؤ محمدؐ
چھوڑا لو مجھے غیر کی بندگی سے / فقط اپنا بندہ بناؤ محمدؐ
نظر دیکھتے دیکھتے تھک گئی ہے / کہین اب تو تشریف لاؤ محمدؐ
ادھر کا اگر آنا جانا نہووے / مدینے مین مجھ کو بلاؤ محمدؐ
گلے مین مرے ڈالدو طوق گیسو / مجھے اپنا قیدی بناؤ محمدؐ
مری جان بے جان ہے ہیجان عالم / کرو جان بخشی جلاؤ محمدؐ

ترا تشنہ مرتا ہی تشنہ لبی سے
یہ دریوزہ گر جائے گھر سے تمھارے

اسے جام کوثر پلاؤ محمدؐ
کہاں کس کے در پر بتاؤ محمدؐ

ہی بار گران سر پہ سرور کے حضرت
کرو دستگیری اُٹھاؤ محمدؐ

غزل فارسی

چو از نور محمد جلوہ گر نور شریعت شد
عیان بر گمرہان راہ دین راہ حقیقت شد

بران ختم النبیین ختم اظہار نبوت شد
براہ شاہ رسالت منحصر کار رسالت شد

ز انوارش منور در زمانہ نور وحدت شد
ز اظہارش مبدل صورت وحدت بکثرت شد

چو از پردہ برون آن یوسف مصر نبوت شد
بہ بازار قیامت گرم بازار شفاعت شد

نمایان شد بہر شکل از جمالش صورت معنے
بہر صورت ز حسن صورتش اظہار صورت شد

عیان شد چشمۂ فیض و جود منبع جود ش
روان در عین لطفش چار سو دریائے رحمت شد

چو شد کشف از رسول حق نمایان ہر اسرار حقانے
بہ دنیا طالب حق واقف راز حقیقت شد

کرامت را ازان مرد مکرم فخر شد حاصل
سخاوت را ازان میر سخی توقیر و عزت شد

بلطف سروری در سروران باید سرے آخر
چو سرور مدح خوان سرور ملک حکومت شد

حملہ چون بر لشکر دشمن رسول اللہ کرد
صرف اندر یک دو دم کوہ گران را کاہ کرد

مصطفے حق خدا را از خدا آگاہ کرد
در امامت شاد کرد و در نبوت ماہ کرد

بر رسول اللہ چون فضل و کرم اللہ کرد
در امامت شاد کرد و در نبوت ماہ کرد

یافت ہر کس عزت دنیا ازین در بار یافت
فیض عقبیٰ ہر کہ حاصل کرد زین درگاہ کرد

مصحف روئے نبی چون یوسف مصری بدید
دفتر خوبی کتاب حسن خود در چاہ کرد

ذرہ را آن مہربان بخشید نور اقتدار
سایۂ بے نور را بر اوج خوبے ماہ کرد

هر که سر بر آستان آن شه والا نهاد — خویش را اندر سر سرداری عالیجاه کرد
ماند بے دین هر که بر دین نبی قائم نماند — هر که بر گشت از طریقش خویش را گمراه کرد
هر فقیری را که خادم کرد او مخدوم شد — هر گدائی را که عزت داد شاهنشاه کرد
بهر امت انتظام دین و دنیا در جهان — هر قدر آن حاکم دین کرد خاطر خواه کرد
من نهان در پرده جان داشتم سوز نبی — اشک کرد اظهار حال درد دل با آه کرد
خواند از هر سو گروه گمرهان را سوی راه — همرهی سالکان دین بهر یک آه کرد

سرور از زنگ کدورت صاف شد آئینه اش
هر که روی جان و دل سوی رسول الله کرد

پڑھتے ہیں تیرے نام پہ کر و بیان درود — اور بھیجتے ہیں جتنے ہیں اہل جہان درود
صلوا علی محمد و آل محمد — اہل زبان پڑھتے ہیں ورد زبان درود
رحمت برستی ایسے مکان و مکین پہ ہے — پڑھتے ہیں جس مکان میں اہل مکان درود
رہتا وہی ہے زندہ جاوید مثل خضر — ہوتا ہے جسکے جسم میں مانند جان درود
ہر بات اسکی غیرت قند و نبات ہے — پر ذائقہ ہو جسکو بکام و زبان درود
نام خدا وہ نام ہے نام محمدی — ہے جسکے نام نامی پہ گوہر فشان درود
بھیجے ہے خود خدا بھی محمد کے نام پہ — رحمت ہر ایک حال پہ اور ہر زمان درود
شیر و شکر سے شیرین ہو کام و دہان اسکے — جسکی زبان سے رہتا ہے شکر فشان درود
رحمت سے یاد کرتے ہیں خرد و کلان اسے — سنتے ہی نام پڑھتے ہیں پیر و جوان درود
نام رسول حرز دل بے قرار ہے — اور جان نیم جان کو ہے تعویذ جان درود

ردیف — گردن پہ جب تلک سر سرور رہے پائدار
پڑھتا نبی کے غم میں ہے مدح خوان درود — ذ

ذکر نبی سے رہتی ہے جب سے زبان لذیذ — دل ہے لذیذ روح لذیذ اور جان لذیذ

صل علی ہی نام نبی مین وہ ذائقہ
ہوتا ہی جسکے ذکر سے کام و زبان لذیذ

مضمون ہی اُسکی مدح کا شکر فشان ایسا
اور وصف مین ہی اسکے سراپا زبان لذیذ

جانبخش جسم و جان ہی حدیث محمدی
جسکو سمجھتے ساری ہین اہل زبان لذیذ

دلمین نبی کا عشق ہی آنکھون مین شوق دید
ہی طبع مین یہ دونون نہان اور عیان لذیذ

پر ذوق ایسا ذوق ہی مدح رسول کا
جس ذائقہ سے ہی لب شیرین لبان لذیذ

شیرینی جیسی آپ کی شیرین سخن مین ہی
قند و نبات کا بھی مزہ ہی کہان لذیذ

لذت ملی ہی جسکو محمد کے شوق کی
ذوق عسل نہین ہی اسے بر زبان لذیذ

سرور بمدح سرور دنیا و دین ہمیش
باتین تری سمجھتے ہین سب نکتہ دان لذیذ

مدح احمد مین لکھون گر کاغذ
زرفشان ہووی سراسر کاغذ

زلف مشکین کا ذکر گر لکھون
کرون تحریر رات بھر کاغذ

اسکے دندان کا جسمین مضمون ہو
سارا ہو جاوے پُر گہر کاغذ

حالت اشک گر کرون تحریر
ہووے پانی مین ابتر کاغذ

جسمین معراج کا لکھون کچھ حال
اُڑکی پہونچے وہ عرش پر کاغذ

میرے نامی کو گر نبی دھوئین
سرخرو ہو وہ مثل زر کاغذ

اے صبا جاوے گر مدینے کو
میرا لے جا تو تھام کر کاغذ

خشک ہی غم مین مثل خامہ بدن
ہو گیا جسم سوکھکر کاغذ

کیون نہ پہونچائینگے وہ پیغمبر
حق ملک جنکے نامہ بر کاغذ

خاتم المرسلین کرین گر مہر
ہووے سرور کا معتبر کاغذ

لامکان ہی مرا مکان نبی
لکھون کسکو مین بیخبر کاغذ

یا محمد تری ہوا مین مرا
اُڑتا پھرتا ہی دربدر کاغذ

ردیف	اسقدر لکھ مناقب اے سرور رہے باقی نہ ذرہ بھر کاغذ	ر

غش ہین سب اہل نظر حسن رسول اللہ پر
اہل دین سارے فدا ہین وہ رشک ماہ پر

راہ پر آکر بنے وہ رہرو راہ یقین
گر کرین وہ رہنما شفقت کسی گمراہ پر

ایکدم مین پائے جو مانگے کبھی خالی نجائے
آئے جو سائل رسول اللہ کی درگاہ پر

اُڑ کے جاتا مرقد پاک محمد کی طرف
مرغ دل کو گر لگا دیتے رسول اللہ پر

جاہ ہو اُس یوسف مصر نبوت کی جسے
آفرین اُسپر ہوا در رحمت ہو اُسکی چاہ پر

آسمان کو عرش کو کرسی کو دار خلد کو
فخر کب حاصل ہوا اس درگاہ عالیجاہ پر

بادشاہ ملک آزادی ہو احمد کا غلام
حکم کرتا ہے گدا حضرت کا شاہنشاہ پر

پائے جس رستے مین جب خاک کف پائے نبی
بیٹھ جائے صورت نقش قدم اس راہ پر

کوہ کے مانند ہو ملک جہان مین سربلند
گر قدم رکھین کہین وہ بندہ پرور کاہ پر

کون بام عرش پر پہونچا ہے حضرت کے بغیر
غیر نبی کسکی حکومت کی ہے مہر و ماہ پر

یا محمد ظلم کر رکھا ہے یا تنگ اندنون
چرخ کج رفتار نے اس بندہ درگاہ پر

برق جلتی ہو سدا میری دل سوز انکو دیکھ
روتی بادل ہین ہمیشہ میرے دود آہ پر

ہو کے رہبر شہر یثرب مین ہمین پہونچائے گا
یہ بھروسا ہے فقط سرور ہمین اللہ پر

شاہ کر دیتے ہین پیغمبر گدا کو دیکھکر
بخش دیتے ہین خزانہ بینوا کو دیکھکر

راہ پر سب آگئے اس رہنما کو دیکھکر
پہونچے سب منزل پہ اپنی مقتدا کو دیکھکر

سوے یثرب وح اُڑتی ہے صبا کو دیکھکر
آگ یہ اپنی سلگتی ہے ہوا کو دیکھکر

حشر کو ہونگے وہی خوشدل خدا کو دیکھکر
آج جو خوش ہین جمال مصطفے کو دیکھکر

دیکھنے یوسف کو کب جاتا ہے دل کی چاہ سے
جو کہ آتا ہے رخ نور خدا کو دیکھکر

کانپتا حضرت کے سائے سے ہے دیو نابکار
بھاگتا ہے کفر ختم الانبیا کو دیکھکر
انبیا سے کون آیا ہے بجز ذات نبی
دیدۂ ظاہر سے عرش کبریا کو دیکھکر

سرنگوں سوی مدینہ ہے وہ سرور کیطرح
آئے جو آنکھونسے انکی خاک پا کو دیکھکر

وہ روشنی ہے نبی کے رخ منور پر
کہ جس سے داغ ہے حیرت کا ماہ انور پر
نزول رحمت حق ہے رسول کے گھر پر
کھڑے فرشتے ہین دربان محمدی در پر
نبی کے ذرہ کو سورج پہ فخر حاصل ہے
شرف ملا ہے محمد کی خاک کو زر پر
بوقت بیکسی و درد و رنج و آفت و غم
فقط ہمین ہے بھروسا شفیع محشر پر
دکھادین جلوۂ دیدار مہربان ہوکر
نظر ہو مہر کی گر میرے دیدۂ تر پر
اگر مین خاک کف پای احمدی پاؤن
اٹھا کے آنکھو نپہ رکھون کبھی کبھی سر پر
نبی کے دانت تبسم مین جسنے دیکھے ہین
نظر پھر انکی کہان ٹھہرتی ہے گوہر پر
نبی کے آب سے گلشن پہ آبدری ہے
نبی کا رنگ ہے جو رنگ ہے گل تر پر

تمھین بنایا ہے سرور خدای اکبر نے
ذرا کرم کرو اپنے غلام سرور پر

نہ تو حضرت ہین سرور کی تمنا بار بار
عرض کر لیتے ہین بندہ کی نذیرا بار بار
ملتا ہے امت کو اس دربار گوہر بار سے
ہر گھڑی ہر وقت دولت کا خزانہ بار بار
جبتلک جاری رہی لکھتے رہین کلک و زبان
لوح دل پر نام احمد ہمنے لکھا بار بار
بار بار اپنے وطن سے جائین یثرب کی طرف
یا الٰہی دیکھین ہم حضرت کا روضہ بار بار
کوئی بھی رہتا نہین محروم انکے لطف سے
سب پہ کرتے ہین کرم وہ میرے مولا بار بار
بار بار اپنی چمک دکھلائی برق آہ نے
فرقت احمد مین ابر چشم برسا بار بار
جب ہوا مین زیر بار محنت و درد و الم
بار حضرت نے مرے سر سے اتارا بار بار

ازرہ تاکید مست کو رسول اللہ نے
آیا جو حکم خداوندی سنایا بار بار

ایکباری مین نہ پہونچا منزل مقصود تک
لشکر کفار کو مکہ سے آیا بار بار

مطلع ثانی

یا محمد بر زبان ہے نام تیرا بار بار
بس یہی ہے ورد اور اپنا وظیفہ بار بار

کوئی بھی ثانی نبا یا نہ زمین پر آپ کا
یا نبی سارا زمانہ ہمنے ڈھونڈھا بار بار

ولیمن رہتا ہی مرے تیرا تصور یا نبی
روبرو آنکھون کے وہ پھرتا ہی نقشہ بار بار

انپر ہر بار بخشا اسکو گنج معرفت
جا کے دروازے پہ جب سائل پکارا بار بار

ظاہر ہر سورہ سے ہی صورت تری تعریف کی
وصف ہی قرآن مین حق نے تیرا لکھا بار بار

سرورا چل سوے یثرب یہ غنیمت وقت ہی
کیونکہ دنیا مین نہین ہے تجھکو آنا بار بار

یان تلک ہی احمد مختار تیرا اختیار
دیدیا حق نے تجھے دنیا کا سارا اختیار

سروران دین پہ تجکو سروری حاصل ہوئی
مملکت پر دو جہان کی تو نے پایا اختیار

ای شہنشاہ نبوت حاکم اقلیم دین
تم نبا ملک ولایت پر ہو کسکا اختیار

سب سے بڑھکر ہی ترا معراج ای اہل عروج
سب سے اونچا مرتبہ اور سب سے اعلی اختیار

حشر کو ہوگی شفاعت آپ کی منظور حق
اور گنہگارونکی بخشش پر ملےگا اختیار

صاحب دولت ہو مفلس فیض بخشی سے تری
بنگیا مختار جسکو تو نے بخشا اختیار

سروری بخشو مجھے یا انبیا رکھو پای بوس
آپ کو اس بات مین ہی میرے مولا اختیار

مومنون کو چھوڑ دین کافر کے سر کو توڑ دین
دونون باتون مین تجھی حق سے ہی پہونچا اختیار

ذات گر تیری عیان ہوتی نہ حق کی ذات سے
اور کسکو دین اور دنیا مین ملتا اختیار

کسکو یہ رتبہ ملا ہے یا نبی تیرے سوا
کسنے پایا ہے خدا انکے گھر کا اختیار

باندیان حورین ہوئین غلمان نبی سارے غلام
جن و انسان پر محیط حضرت ہے تیرا اختیار

اپنے سرور کو بنا دو سرور اہل سخن
تمکو اتنی بات پر حضرت نہین کیا اختیار

معجزہ ظاہر ہوا احمد کا جو دم راہ پر
آ گئے اُس دن کئی گمراہ سیدھی راہ پر

کی شفاعت جسکی امت سے رسول اللہ نے
فرض بخشش ہو گئی اسکی مرے اللہ پر

دل مرا لرزان و ترسان ہے عذاب حشر سے
ہے مگر امید شفقت کی رسول اللہ پر

ہو گیا حلقہ بگوش احمدی جو رخ برین
لگ گیا داغ غلامی اسکا روے ماہ پر

پایا جسنے خاک پای احمدی سے نور دل
کب نظر پڑتی ہے اسکی تاج شاہنشاہ پر

آنکھ کب رکھتا ہے دنیا مین گدای احمدی
عزت و ناموس و دولت ملک و مال و جاہ پر

صورت اور سیرت مین حضرت یوسف ثانی ہو تم
یا نبی ہو بادلی خلقت تمھاری چاہ پر

مہربانی سے ترے ذرہ بنے خورشید نور
کوہ بنجاے اگر ہو دی عنایت کاہ پر

راہ دکھلاؤ مدینے کی خدا کے واسطے
کیجیے حضرت کرم اس سرورِ گمراہ پر

وقت مشکل ہوئے جسکا احمد مختار یار
دین و دنیا مین نہین اسکو کوئی درکار یار

خیر خواہ دشمنان ہے جان و دلسے مصطفےٰ
دوستون کے ہین محمد ہر گھڑی ہر بار یار

ساری اصحابون سے تھی حضرت کی ایسی دوستی
جان و دلسے جیسے کرتے ہین محبت یار یار

سر جھکا دیتے تھے خم کھا کر عدو مثل کمان
جب نبی کے جنگ مین کرتے علم تلوار یار

اہل صدق و اہل عدل و اہل دولت اہل دل
تھے ابو بکر و عمر عثمان و حیدر چار یار

میری کرتے ہین مدد اسوقت محبوب الٰہ
وقت مشکل جبکہ ہو جاتی ہین سب بیزار یار

کسکی حاجت ہی نہین اور کسکی پروا دوستو
بخشے ہین اپنے جب وہ سید ابرار یار

کون حامی ہے گنہگارونکا حضرت کی بغیر
ایسا کب ملتا ہے امت کو کوئی غمخوار یار

اپنے سرور کو بچا لو اے خبر گیر جہان

اس زمانہ کے جو سنگے دشمن خونخوار یار

صبا مدینے مین گر تو جاے تو سرنگون ہوکے آستان کر
کہین جو فرصت سخن کی پائے تو میری حالت کو یون بیان کر

بپای تسلیم سر جھکا لے و دستہ دست دعا اُٹھا لے
مری لبون کو تو لب بنا لے زبان کو اپنی مری زبان کر

جھکا کے سر کو پکڑ کے زانو بہا کے درد و الم کے آنسو
ہزار عجز و نیاز سے تو بیان یہ دل کی داستان کر

بزاری من از کرکے بہت سا عجز و نیاز کرکے
عیان محبت کا راز کرکے سرشک حسرت کو تو روان کر

کہو کہ ای سرور و عالم خدا کے محبوب شاہ اکرم
مین ہون گرفتار محبس غم چھڑا کے اس غم سے شادمان کر

مجھے مدینہ مین تم بلا لو جگر سے بار الم اٹھا لو
غمون کی پنجے سے تم چھڑا لو رکھو فرقت مین نیمجان کر

تمہاری روضہ پہ گر مین جاؤن دوبارہ حق سے حیات پاؤن
جو دل کی حالت ہے سب سناؤن تمہارے آگے فغان فغان کر

تری جدائی مین میرے مولا بہت ہی تیری حال اپنا
سدا بہاتا ہون سیل دریا دو آنکھین ہین گہر فشان کر

عرب کے حضرت ہو آپ والی عجم کے بستان کے تم ہو مالی
تمہارے در سے گیا نہ خالی جو کوئی سائل ہو آستان کر

غریب سائل ہون بے زبان ہون حزین خستہ جان ہون نیمجان ہون
کمال کمزور و ناتوان ہون ضعیف بندے کو تو جوان کر

ردیف — ز

خدا کا بندہ ہے گر تو سرور نہ رکھ محبت کسیکی دل پر
مدینے جا کر بحال مضطر فدا محمدؐ پہ اپنی جان کر

چھوڑ نا مت ای محبان نبی زنہار عجز
کیونکہ ہے ہر وقت اس درگاہ مین درکار عجز

ارزوئین سب کی دیتے ہین جناب مصطفیٰؐ
مانتے ہین سب کا حضرت احمدؐ مختار عجز

بارگاہ احمدی سے فخر ہے حاصل اُسے
صدق دل سے جو کہ کرتا ہے وہان اظہار عجز

بادشاہان جہان آکر بدربار رسولؐ
سرنگون ہوکر کیا کرتے ہین سو سو بار عجز

ہوگا وہ گنجینہ دار مخزن دنیا و دین
گر کریگا در پہ آکر بندہ نادار عجز

بخشے جائینگے گنہگاران امت سربسر
ہوگا منظور اسکا پیش ایزد غفار عجز

یارسولؐ اللہ کرو سنتین میری قبول
سُن لو گوش لطف سے ای سید ابرار عجز

کس سے مانگے چارۂ درد جگر ای چارہ ساز
کسکی خدمت مین کرے جا کر ترا بیمار عجز

بیکسون کا کون کس ہی یا نبی تیری بغیر — جو کرے منظور اہل عجز کا ہر بار عجز
اپنی خدمت مین مجھی رکھیو گا ای مخدوم خلق — روز و شب کرتا ہی خدمتمین یہ خدمتگار عجز

چہرہ پر نور دکھلاؤ خدا کے واسطے
مانو جو کرتا ہے سرور طالب دیدار عجز

باغ عالم مین ہوئی جب احمدی گلزار سبز — فیض سے اسکے ہوے گلشن کی ساری خار سبز
پھیلی وہ سبزی رسول اللہ کی دربار کی — جسکی سرسبزی ہین ساری ہین در و دیوار سبز
سر کشا گر آخرین دم سر خشہ دشمن ہوا — دیکھی جب اُسنے نبی کی تیغ جوہر دار سبز
ٹوٹ کر برسا سحاب رحمت حق اسقدر — ہو گیا سارا زمانہ جس سے سو سو بار سبز
بعد پیغمبر کے چارون جانشینان نبی — چار باغ دین کے بیشک سرو تھے چار سبز
آبیاری سے ہوئی اسکی زمین باغ بہشت — اور ہوا مانند جنت گنبد دوار سبز
خشک ہو جاتا ہی خون جسم بدخواہان دین — دیکھتے جسدم محمدؐ کی ہین وہ تلوار سبز
سنبلستان جہانمین سبز ہی وہ بہر تحنت — دیکھ لی حضرت کی جسنے زلف عنبر بار سبز

باغبان باغ دین کا تو ہی سرور مدح خوان
کیون نہونگے صورت گلشن تری اشعار سبز

زبان پر ہے نبی کا نام ہر روز — ثنا خوانی ہے میرا کام ہر روز
تصور زلف کا ہر شب ہی دلمین — نظر مین ہے رخ گلفام ہر روز
رہا کرتا ہی غم حضرت کا دلمین — مجھے ہر صبح اور ہر شام ہر روز
ہمیشہ ورد رکھتا ہی بصد شوق — نبیؐ کا نام یہ گمنام ہر روز
ترے جلوہ سے ای نور الٰہی — نئی رونق یہ ہے اسلام ہر روز
ملا کرتا ہے ساقی ازل سے — تری الفت کا مجھکو جام ہر روز
اُترتے تھے جناب کبریا سے — ترے خاطر نئے احکام ہر روز

ترقی پر ہے دین مصطفیٰ کے
جہان مین عزت و اکرام ہر روز

ترے غم مین ہی آنحضرت دل زار
گرفتار غم و آلام ہر روز

ترا پڑھتے ہین کلمہ یا محمدﷺ
جو ہین یہ لوگ خاص اور عام ہر روز

نبی دینگے تری مدحت کا ثمرہ
صلہ ہر رات اور انعام ہر روز

ردیف س

حکم پیغمبر نہین ہوتا ہی اصلا بیش و پس
جسطرح ہوتا نہین قسمت کا لکھا بیش و پس

جسطرح دیکھو نظر آتا ہے نور احمدی
باہر اندر راست و چپ زیر و بالا بیش و پس

عاشقان احمدی سوئے مدینہ چل دیے
شوق جب غالب ہوا ہرگز نہ سوچا بیش و پس

راہ پر جب لائے اندھون کو وہ حق کی رہنما
کھل گئین تو آنکھین انکی اور سوجھا بیش و پس

جیتے جی کرلو زیارت اے رسول اللہ کی
جب اجل آئیگی پھر اک دم نہوگا بیش و پس

دو جہان مین ہین مجھے وہ میرے حامی پاسبان
میرے حافظ اور مالک ہین وہ مولا بیش و پس

امت خیر الوریٰ جاتی ہی بخشے جاوینگے
دیر کچھ ہوگی نہ انکے کام مین یا بیش و پس

بالیقین ہونگے نبی مشکل کشا مشکل کیوقت
اسمین پیغمبر نہین کرنے کے اصلا بیش و پس

دیدہ ظاہر سے ہم نور محمدﷺ دیکھتے
پردہ غفلت اگر حائل نہوتا بیش و پس

اول و آخر محمدﷺ سے ولی ہے اعتقاد
ہے غلامی کا ہمین حضرت سے دعویٰ بیش و پس

ظاہر و باطن تمہین سرور کے ہو حامی جناب
بندہ اور کوئی نہین رکھتا تولا بیش و پس

یا محمد مصطفیٰ فریاد رس
اے رسول مجتبیٰ فریاد رس

داد دے او داد بخش اہل داد
اے شہ اہل عطا فریاد رس

تو ہی مظلومونکا منصف یا نبی
تو ہے اہل درد کا فریاد رس

کیون نہ حاصل ہو اسے انصاف صاف
آپ تو جسکا ہوا فریاد رس

حق نے بھیجا تجکو امت کی لیے
داد پائے کیون نہ وہ ای داد گر
بادشاہا میری سُن لو التجا
مجھپہ حضرت ظلم کرسکتا ہی کون
حال دل کس سی کہون تیری بغیر
اے خبر گیر جہان لیجے خبر
دستگیر وقت مشکل المدد

اچھا جامی اور بھلا فریاد رس
جسکو تجھ سا ملگیا فریاد رس
سید ابہر خدا فریاد رس
ہووے جب تجھسا مرا فریاد رس
یارسول اللہ یا فریاد رس
وے شہ روز جزا فریاد رس
دافع رنج و بلا فریاد رس

سرور بدست دپا کا کون ہے
اے شہ مشکلکشا فریاد رس

ہمین ہی وقت مصیبت تری حمایت بس
تمھاری ذات ہی چارہ گر دل ناچار
امام عصر تمھارا خطاب کوئی ہے
تمھارے نور سے آغاز خلق عالم ہی
تمھین کو علم لدنی خدا نی بخشا ہے
تمھارا وقر ہے اے شاہ بادشاہو نمین
فقیری فقر مین تم پر ہوئی ہی ختم حضرت
نبی کی ذات وہ شیر دلیر ہی جسپر
نہ تھا نہ ہے کوئی بندہ نہ ہوگا پھر ایسا
نبی وہ بندہ حق تھا خدا کے بندونمین
بلند مرتبہ حق نے کیا محمد کا

بحال بیکسی ہی آپ کی رفاقت بس
تمھارا نام ہے درمان اہل علت بس
لقب زمانہ مین ہے خاتم النبوت بس
تمھاری ذات پہ آخر ہوئی رسالت بس
تری جناب پہ کی ہے فقط فضیلت بس
ترے عزیز و نمین ہی ای عزیز عزت بس
یہ سلطنت ہی تری نام پر حکومت بس
دلیری ختم ہی ہمت ہی بس شجاعت بس
کہ جسکے دست زرافشان پہ ہو سخاوت بس
ہے جسپہ بندگی مین ہد بس ریاضت بس
ہوئی اسی پہ ہی دنیا کی ساری عظمت بس

ہی مغفرت کے لیے سرورا خدا کی حضور

ردیف	تجھے جناب محمدؐ کی اک شفاعت بس	ش

سرور عالم گئے جب فرش سے بالای عرش	ہوگیا اونچا مکان لامکان تک پای عرش
لیگیا سدرہ سے جبدم آپکو روح الامین	کھل گئی از خود نہی کیوں اسطے درہای عرش
آسمان کانپے بھلا کیونکر نہ اسکو رعب سے	جسکی دہشت سے زمانہ لرزہ اور تھرای عرش
آسمان احمدی کے روبرو آئے اگر	آسمان گردن گرے خم سرنگون ہو جای عرش
آپ کا محمل اگر وقت سواری دیکھ لے	دیکھتے ہی بہر استقبال فورا آئی عرش
عرش کو جبدم ہوئی حضرتکی پابوسی نصیب	چومتی ہفت آسمان اُس در سے ہین پای عرش
در پہ جو رہتے ہین دربانان دربار رسولؐ	وار دنیا مین ہمین رکھتے ہین وہ پروای عرش
تھا مکان حضرت کا بالای مکان لامکان	آسمان سب دربان تھے اور جگہ تھی جای عرش

تاج عزت بخشین گردہ سرور عالم تجھے +
سرور اتیر امکان ہو فخر سے بالای عرش

حق نے پیدا کی ہے وہ ذات ہمیر پردہ پوش	پردۂ دنیا مین کم ہے جس سے بہتر پردہ پوش
دیکھکر عیبون کو لوگونکی چھپا لیتے ہین آنکھ	ایسے تھے حضرت نبیؐ اللہ اکبر پردہ پوش
کسلیے بے ستر ہو امت نبیؐ کی بر ملا	کیونکہ ہے سر پر آسے اسکا ہمیر پردہ پوش
پردہ پوشی کے لیے حق نے انہین پیدا کیا	عیب دارونکو وہ پھر ہو مین نہ کیونکر پردہ پوش
اہلبیت احمدی پر ختم ہے شرم و حیا	ہو چکا گھر گھر ہے اب مشہور یہ گھر پردہ پوش
جلوۂ حسن نبی دیکھے اگر چھپ جای چاند	شرم کی پردہ مین ہو مہر منور پردہ پوش
دلمین رکھتا مین چھپا کر نور عشق احمدی	گر کہین ہوتے مری یہ دیدۂ تر پردہ پوش
واہ وا ذات نبیؐ محبوب ستار العیوب	ابر رحمت سایہ گستر بندہ پرور پردہ پوش
حال دل پردہ اٹھا کر اپنا دکھلا دون تمام	گر ملین پردہ مین مجکو میرے دلبر پردہ پوش
جلوۂ دیدار بے پردہ نظر آیا انہین	لامکان پر جب گئی وہ میری رہبر پردہ پوش

پردہ ڈھانک لیجو مرا اے پردہ دار سر حق — پردہ پوشی کیجیے اے سب کے افسر پردہ پوش

عیب کون افشا کرے سرور کا جب سر پر ہون آپ
میرے مولا میرے مالک میرے سرور پردہ پوش

مین ہون پیغمبر کا مدحت خوان ہمیش — دل ہے جسکے ہجر مین ہیجان ہمیش
حکم مین جسکے ہے ساری سرزمین — چرخ ہے خدمت مین سرگردان ہمیش
جسکا رہتا ہے ستارہ بخت کا — چاند سورج کی طرح تابان ہمیش
گردن گردنکشان ہین راتدن — زیر بار لطف اور احسان ہمیش
دین و دنیا مین عطا جسکو ہوا — قدر و توقیر و فخر و عز و شان ہمیش
تا قیامت جسکا قائم حکم ہے — اور زمانہ تابع فرمان ہمیش
جسکے اونکے لطف و امداد سے — مشکلین امت کی ہین آسان ہمیش
جسکا جبریل امین مداح ہے — ناطق اوصاف ہے قرآن ہمیش
نام ہے جسکا احمد و محمود ہے — اور لقب ہے سید دوران ہمیش
دیدہ نادیدہ دیدار ہین — جسکی فرقت مین گہر افشان ہمیش
جسکے زیر حکم ہین وحش و طیور — تابع فرمان ہین انس و جان ہمیش
جس سے رہ پاتے ہین گمراہان دین — سیکھتے ہین علم سب نادان ہمیش

سرور مداح کو جس سے نصیب
ہے سراپا لطف اور احسان ہمیش

ردیف ص

قید ہجر افسوس نہین ہوتا دل شیدا خلاص — یا نبی تم ہی اسے زندان سے کیجے گا خلاص
وقت مشکل تم جو ہو مشکلکشا یا مصطفےٰ — پھر نہ اندیشہ سے ہو کیونکر ترا بندہ خلاص
منہ نہ پھیرے بندہ گمراہ تیری راہ سے — رہزن راہ تعلق سے جو ہو رستا خلاص
روز محشر تیری خاطر سے شفیع المذنبین — بندۂ عاصی عذاب قبر سے ہوگا خلاص

رشتۂ الفت کا باندھا چھوٹ سکتا ہی نہین | تیرا قیدی قید غم سے ہو نہین سکتا خلاص
بار دیگر ہو نہ زنجیر تفکر مین اسیر | کیجیے دل کو خدا کے واسطے ایسا خلاص
پہونچا جو روضہ پہ پہونچا منزل مقصود تک | جو گیا باندھا ہوا دربار پر آیا خلاص
فی الحقیقت دام گیسو کیا مسلسل دام ہے | تا قیامت مرغ دل جس سے نہین ہوتا خلاص

گرد و آزاد اس غلام سرور لاہور کو
تا کہ ہو قید تعلق سے وہ یا مولا خلاص

ہو محمد سے جسکی الفت خاص | اُسپہ ہوتی ہے حق کی رحمت خاص
وہ غنی ہو گیا ملی جسکو | حق سے دین نبی کی دولت خاص
تجھ سے ہے یا نبی زمانہ مین | عام اور خاص کی محبت خاص
حق کا انعام عام ہے اسپر | جسپہ رکھتے ہو تم عنایت خاص
خاکسارون کو آپ کی حضرت | ہے عزیز و نہین ایک عزت خاص
روبرو حق کے مانی جائیگی | حشر کے دن تری شفاعت خاص
جو گنہگار حق کے بندے ہین | ڈھونڈھتی ہین تری حمایت خاص
حکم خاصون پہ عام ہے تیرا | عام پر ہے تری حکومت خاص
جن و انسان کا تو ہے شاہنشاہ | ہین فرشتے تری رعیت خاص
سارے نبیون کا بادشہ کر کے | حق نے بخشی تجھے نبوت خاص
کون بندہ ہے حق کے بندون مین | جس سے تیری نہین رعایت خاص
بعد صورت سے مجکو چھڑوادو | اپنی دکھلاؤ ایک صورت خاص

بخشو سرور کو یا رسول اللہ
دولت عام اور عزت خاص

آئی جو دام نبی مین غم سے ہو جائے خلاص | واصل وصل محمد ہے جسے پائے خلاص ۲

دامان جو ہو گئے وہ پائے مدینے مین امان — آئے یثرب مین نہو حاصل جسے چاہے خلاص
تیرا قیدی چاہتا ہے کب رہائی قید سے — تیری دلبستہ کو کب ہے دلمین پرواے خلاص
کون ہے شیر دلیر حق بھلا تیرے بغیر — پنجہ غم سے اسیرون کو جو دلوائے خلاص
دوڑ کر جاؤن زیارت کو تری اے دستگیر — نکلے زنجیر تعلق سے اگر پائے خلاص
ٹوٹین زنجیرین نہ پابند بلا کی جب تلک — پابہ گیتی کیونکر بھلا اسکو نظر آئے خلاص

ردیف	غم سے تو چھوٹیگا سرور جا کے اس دربار مین حق سے تجھپر ساری کھلجائینگے در ہے خلاص	ض

سرور عالم کے جو اجاے دربار فیض — کیونکہ ہے باب جناب سرور دین جائے فیض
مطلع نور خدا ذات جناب مصطفیٰ — منبع الطاف کان رحمت دریائے فیض
جاے جب حضرت کے در پر طالب فضل الہ — اسکے استقبال کو اوج فلک سے آئے فیض
فائدے بخشے بہت خلق خدا کو آپ نے — بندگان حق کو حضرت نے بہت پہونچائے فیض
اس جہانمین آئے جب وہ فیض بخش دو جہان — فضل حق سے دار دنیا مین کھلے در ہائے فیض
بخشدیتا ہے خدا گنجینہ عرفان اسے — جسکو وہ اہل عطا اپنا عطا فرمائے فیض
ہم بھی جا مین شہر یثرب مین اگر ہمراہ ہون بخت — ہم بھی پائین اپنی قسمت مین یہ گر ہو جائے فیض
خبر جناب مصطفیٰ خیر الورا ختم الرسل — کون ایسا ہو جو گھر بیٹھے ہمین پہونچائے فیض

	نزع کی تلخی ہو وقت مرگ سرور دور ہو دے اگر لذت دم آخر ہمین حلوائے فیض	

آپ سن لیتے ہین سبکی احمد مختار عرض — وقت مشکل جو کیا کرتا ہو مین ہر بار عرض
چارہ ساز خلق ہین وہ چارہ بیچارگان — اسلیے سنتے ہین بیچارون کی وہ ناچار عرض
خازن حق بخشدیتے ہین اسے مال و گہر — جو کرے مشکل مین کوئی بندہ نادار عرض
غیر کا محتاج پھر کرتے نہین ہرگز اسے — جسکی سن پاتے ہین خود وہ سید ابرار عرض

ہر گھڑی آتی ہو روضہ سے صدا لبیک کی
جا کے جب کرتا ہو سائل بر سر دربار عرض

لال ہو گرچہ زبان گفتگو کچھ غم نہین
آپ ہی کر دینگے میرے چشم گوہر بار عرض

آپ کی خدمت مین کیا حاجت دوبارہ عرض کی
پوری سُن لیتے ہین حضرت سبکی تو تکرار عرض

عرض سب حضرت کی کرتے ہین جناب حق قبول
کوئی بھی جاتی نہین انکے وہان بیکار عرض

سب کا پالیتے وہ نور نبوت سے ضمیر
بولکر منھ سے نہین کرنا وہان درکار عرض

وہ جہانمین سرخروئی گر تجھے منظور ہے
کر دلا پیش نبی با دیدۂ خونبار عرض

سرورا بر آئینگی تیری مرادین سر بسر
مہربانی سے اگر سُن لینگے وہ سرکار عرض

حق کی ہے جسطرح عبادت فرض
ہے محمد کی بھی اطاعت فرض

خاندان نبی سے دنیا مین
واجب الفت ہی اور محبت فرض

رہروان طریقت حق پر
اس شریعت کی ہی ہدایت فرض

حق کی تعمیل حکم واجب ہے
اور ہے پابندی شریعت فرض

اسکی امت کے واسطے ہر وقت
ہے نبی کی ادائے سنت فرض

ساری دنیا مین ہو عزیزون کو
خاندان نبی کی عزت فرض

حکم حق سے ہوئی محمد پر
لطف وجود و کرم مروت فرض

جو کہ ہو وے مطیع حق اُسکی
جانتے ہین نبی شفاعت فرض

واطیعو اللہ والرسول کا حکم
سب پہ اُترا ہی فی الحقیقت فرض

دین احمد ہے اشرف الادیان
اہل دین پر ہی اسکی حرمت فرض

سرورا چل تو اب مدینے کو
تجھپہ روضہ کی ہی زیارت فرض

ردیف ط

وصف مژگان محمد مین جو ہو تحریر خط
اُڑ کے شرب کو نکل جائے وہ مثل تیر خط

سوختہ ہی سوز غم سے اپنی کلک و زبان
کیا کرے پروانہ حال شمع مین تحریر خط

خط رخسار محمدؐ کیا خطِ گلزار ہے
خود کیا ہی کاتب قدرت نے یہ تسطیر خط

سوی یثرب نکلے پروانہ وہین اُڑ جائیگا
جو لکھیگا سوز دل سے عاشق دلگیر خط

نام سے حضرت کے جس خط کی ہوگی ابتدا
حشر کو ہوگا وہی کاتب کے دستگیر خط

میرے خط پر دستخط ہین سرور کونین کے
پائیگا بہشتی مین بہشت حق وہی توقیر خط

ہو مری عرضی گزارش کسطرح دربار مین
سید عالم تک اپنا پہونچے کس تدبیر خط

لکھی جسدم ہمنے شرح خط و خال مصطفےٰ
اچھی صورت پاگی اپنا بن گیا تصویر خط

حشر کو جسدم زبانین ساری ہو جائینگی بند
تب کریگا اپنے دل کے حال کی تقریر خط

میرا نامہ رک نہین سکتا ہوای شوق مین
کر نہین سکتا ہمارا راہ مین تاخیر خط

روسیہ شرمندہ اب حضرت کا کیا بھیجے پیام
کیا لکھے یہ بندۂ ناکارہ پر تقصیر خط

مصطفےٰ کا صاد جسپر ہو گیا روز ازل
بنگیا صحت سے وہ شکل خط تقدیر خط

خاکساری کے مضامین جسمین ہین لکھی تمام
دوستو بیشک ہے اپنا نسخۂ اکسیر خط

پھر اپنی کرکے لیجائینگے حق کے روبرو
پھر آزادی مراد وہ شاہ عالمگیر خط

نقش ہو جس خط مین نقش حضرت ختم رسل
لے بنا تعویذ جان اسکو دل دلگیر خط

سرورا جو دیکھتا ہے خط نعت سروری
اسکے جان و دل مین کرجاتا ہے یہ تاثیر خط

شائق دین محمد کو ہے کافی دین فقط
طالب مولیٰ کی خاطر بس ہے یہ آئین فقط

نور دین احمدی وہ نور ہے صل علےٰ
جس سے ہو جاتی ہے حق بین چشم صورت بین فقط

حق کو حق سمجھے نبی اپنے کو برحق جانئے
طالب حق کے لیے کافی ہے یہ تلقین فقط

جان ہیجان بستۂ زلف نبی ہے سربسر
دل ہے اب پابند دام گیسوے پرچین فقط

دیکھیے دیدار سے بہرہ مجھے تیرا لوری
آرزو رکھتا ہے خدمت مین یہی مسکین فقط

دیکھ لے قرآن میں جو شائق ہو تری مدح کا
جس میں ناطق راتدن طاہٰ ہو اور یٰسین فقط

منزلِ حق پر وہ پہونچا رہبری سے آپ کی
جسکے تم رہبر ہوئے ای ہادیِ حق بین فقط

مرغ دل جاتا ہو اب تیری ہوائے شوق میں
بے خبر اُڑتا ہوا تا اوج علیین فقط

کام ہے تیری محبت سے دل ناکام کو
غم ترا رکھتا ہے اب یہ سرورِ غمگین فقط

ہو چکا جب دین اور دنیا کا کل دفتر غلط
رفع کردی خاتمۂ احمد نے وہ یکسر غلط

بانیِ دنیا و دین نے بخشا بید ہونکو دین
راہ پر لائے محمد انکو جو تھے بر غلط

دور کر دین اس نبی امی نے ساری غلطیان
لکھی کج فہمون نے جو تھین صفحۂ دل پہ غلط

یا نبی انظر بحال بندۂ بے راہرو
ہون غلط فہمی سے اپنی مین غلط اندر غلط

راستہ جو راستی پر راست ہو دکھلائیے
وہ ہدایت ہو سراپا جسمین ہو کمتر غلط

تم ہی پہونچاؤ تو پہونچون منزل مقصود تک
ورنہ رہ سے ہے مری رفتار اے رہبر غلط

ہادیا کتنی کرون مین غلطیان اپنی بیان
دل غلط ہے جان غلط پا ہے غلط اور سر غلط

بند کر دو راستہ انکا بزور رہبری
وہم اب جتنے گذرتے ہین مرے دلبر غلط

عاقبت کی راہ مین جب رہنما ہو تم مرے
پھر چلون ای رہبرِ گم گشتگان کیونکر غلط

نامۂ اعمال ہو جائے مرا بالکل صحیح
دور کر دو یا رسول اللہ اسکے گر غلط

عفو کر دیجے خطا ای پردہ پوشِ دو جہان
مدح مین گر لکھ گیا ہو بندۂ سرور غلط

ردیف ظ

جسنے پایا ہے بذکر احمد مختار حظ
اسکو ذکرِ غیر مین حاصل نہین زنہار حظ

عاشقون کو بر زبان جب آئے نام مصطفیٰ
روح کو لذت ملے اور پائے جسم زار حظ

رات دن شام و سحر ہر وقت ہر دم ہر گھڑی
نام سے حضرت کے دل پاتا ہے سو سو بار حظ

جان شیرین جو کیا کرتے ہین حضرت پر فدا
زندگی اپنی سے وہ پاتے ہین [illegible] حظ

عاشق روے محمد کو کبھی دیتے نہین
دید گلشن سیر گل نظارۂ گلزار حظ

طالب معنی نہین صورت کی صورت دیکھنا
پاتا ہے دیدار سے وہ طالب دیدار حظ

خوش ہی یہ جان حزین غم مین تری یا مصطفے
رونے مین پاتی ہی اپنی چشم گوہر بار حظ

آخرین دم تک نہین وہ مانگتا حق سے شفا
تیری بیماری سے جو حاصل کرے بیمار حظ

مجکو اپنے شوق مین شائق بنالو یا جناب
بخشو اپنے عشق کا اے سید ابرار حظ

سینہ مین گنجینہ حب محمد جمع کر
کیا ہی گنج و مال مین ای سرور زردار حظ

کیون نہو ملحوظ بندونکو صفا تیرا لحاظ
یا محمد کرتا ہے جبکہ خدا تیرا لحاظ

دوست اور دشمن کو ہی خاطر تری حضرت عزیز
مانا جاتا ہے جہانمین جا بجا تیرا لحاظ

عاصیونکو بخشدیونگی شفاعت سے تری
یان تلک ہو دیگا در روز جزا تیرا لحاظ

تیری خاطر سے بنا جو کچھ بنا ہے یا نبی
جو ہوا ہستی مین وہ سارا ہوا تیرا لحاظ

دم نجو دہین رعب سے تیرے شہنشاہان دہر
انبیا کرتے ہین اور سب اولیا تیرا لحاظ

جن و انسان تیرا کرتے ہین دب یا مصطفا
نیک و بد خرد و کلان کو ہی بڑا تیرا لحاظ

فخر کرتا تھا تری پابوس سے عرش مجید
تھا شب معراج یا نتک سیدا تیرا لحاظ

حضرت خالق کو ہی ملحوظ ہست و بود مین
ابتدا تیرا لحاظ اور انتہا تیرا لحاظ

بخشا جائے گا اگر سرور سا بندہ پرگناہ
اسمین مشکک یا محمد ہوئیگا تیرا لحاظ

غم اسکو کچھ نہین جسکا ہو مصطفے حافظ
کہ سارے حافظون سے ہی نبی بڑا حافظ

خدا کی حقیقی امانت ہے دین دنیا مین
محمد اسکا بحکم خدا ہوا حافظ

ملی نبی کی امان جسکو ہو گیا ایمن
جو آیا اسکی حفاظت مین بنگیا حافظ

بلا سے کیون نہو محفوظ مبتلا سے نبی
کہ عاشقان محمد کا ہے خدا حافظ

ہو وقت بیکسی وہ بیکسوں کا حامی ہے
ہو وقت درد ہے وہ اہل درد کا حافظ

نہ چور کا اسے خطرہ نہ خوف رہزن ہی
ہوا ہے جسکا وہ سردار انبیا حافظ

وہ مثل شیر ہے امن عدو کے پنجے سے
ہوا ہے جسکا وہ محبوب کبریا حافظ

وہ پاسبان ہی ہمارے خزانہ دل کا
ہے رہزنوں سے مری نقد جان کا حافظ

نہ آگ مین انھین خطرہ نہ غم ہی پانی مین
کہ ہے محبوں کا اپنے نبی خدا حافظ

ہین چار یار نبی چار سو مرے حامی
کہ صبح میرے وہ حافظ ہین ور مسا حافظ

ہو جسکی پشت پہ وہ حاکم ولایت دین
ہمیشہ رہتی ہے سر پر اسے قضا حافظ

گرے نہ پاؤن سے اپنے کبھی تو اے سرور
اگر وہ ضامن امت رہے ترا حافظ

ردیف ع

احمد مختار کیسے بن گئے مختار شرع
حق نے انکی ذات پر رکھا مدار کار شرع

ہے وہ سرکار جناب مصطفے سرکار شرع
احمدی دربار ہی دربار گوہر بار شرع

یان ملک پختہ ہوا ہر بات مین اقرار شرع
کوئی منکر بھی نہین کرتا یہان انکار شرع

جلوہ گر جب دم ہوا نور ظہور مصطفے
شرق سے تا غرب روشن ہوگئی انوار شرع

خانہ دنیا مین ہوگی تا قیامت پائدار
ہوگئی ہے سخت محکم اسقدر دیوار شرع

ابر گریان جب ملک ہی برق خندان جب ملک
پھولتی پھلتے رہینگے حشر تک گلزار شرع

نیک و بد پر پالیا حضرت نے حق نے اختیار
بنگئے حکم خدا سے مصطفے سالار شرع

فی الحقیقت گھر محمد کا ہی گھر انصاف کا
دار دنیا مین فقط دار نبی ہے دار شرع

بادشاہ کشور دنیا و دین صل علے
سرور ملک حکومت ہی یہی سردار شرع

تا قیامت حق نے قائم کر دیا ہی یہ طریق
حشر کے دن تک کھلا ہی دائما دربار شرع

یا الٰہی بندہ سرور کو رکھیو رات دن
خادم دین رسول اللہ خدمتگار شرع

بخشا جاؤن گر مری بخشا مین پیغمبر شفیع — سروری پاؤن اگر ہو دین مین میری سرور شفیع

کیون نہو کافی حمایت ہمکو ایسے شاہ کی — جسنے بخشائی ہو امت سر بسر بنکر شفیع

حشر کے دن مغفرت پا جائینگے عاصی تمام — ہونگے جب انکو لیے وہ شافع اکبر شفیع

اپنے دنیا مین نبی سے بڑھکے حامی کون ہے — کون ہوگا اس سے بڑھ روز حشر مین بہتر شفیع

وقت پر کام آئینگے وہ گناہگار و جہان — نزع مین ہونگے ہمدم اور دم محشر شفیع

خاکسار و نیر نہ برسینگے وہ کیونکر ابر فیض — تشنہ لب چھوڑینگے کب وہ ساقی کوثر شفیع

حق سے دلوائینگے جو مانگین گے ہم روز جزا — از رہ لطف و کرم ہیرے گرم گستر شفیع

مان لیتا ہے خدا فی الفور ایسی التجا — جبکہ کرتا ہے نبی کو بندہ مضطر شفیع

کسکے جا پکڑے قدم اے مصطفےٰ تیرے بغیر
کسکو سمجھے اپنا اب یہ سرور بیسر شفیع

حق نے دی ہے تجھکو کیا شان رفیع — اور بنایا تمکو سلطان رفیع

زیر داماں جسکے ہین اہل جہان — آپ کا داماں ہے داماں رفیع

چرخ نے لی سربلندی آپ سے — عرش نے پایا ہے ایوان رفیع

آپ کے لائق ہے ایسی سروری — آپ کے شایاں ہے یہ شان رفیع

عرش سے اترا ترے خاطر فقط — یا نبی اللہ قرآن رفیع

آپ کی سب سے سخاوت ہے بلند — سر بسر احسان ہے احسان رفیع

تیرے رخسے نور پایا چاند نے — اور ملا سورج کو دوران رفیع

ہین ترے پابوس سردار دہر — پست ہین خدمت مین شاہان رفیع

حاکمون پر تیرا مستحکم ہے حکم — اور ترا فرمان ہے فرمان رفیع

آدمی گو اشرف المخلوق ہے — تم ہو انسانو مین انسان رفیع

سرورا تو ہے ثنا خوان نبی

ردیف غ — تیرا یہ دیوان ہے دیوان رفیع

داغ غم سے یان تلک ہی اپنا سینہ داغ داغ
رشک سے جسکے ہوا گلشن مین لالہ داغ داغ

مرہم داغ جگر دیتے اگر وہ چارہ گر
کیون نہو جاتا ہمارے دلکا اچھا داغ داغ

آنکھین گریان ہین ہمیشہ اور خندان زخم ہین
سوزش غم سے جگر اپنا ہے سارا داغ داغ

چاند داغی بنگیا فی الفور داغ رشک سے
میرے دلبر نے جب دیکھا چمکتا داغ داغ

ملتے گر پردہ مین وہ مرہم وہ زخم جگر
کھولکر انکو دکھاتا اپنے دلکا داغ داغ

یان تلک ہین گل پہ گل کھائی دل داغ نے
چور رہا ہی داغ فرقت سے سراپا داغ داغ

اپنی وحشت کا ستارا ایسا چمکا آج کل
بنگیا ہی صاف رشک ماہ اپنا داغ داغ

کب تلک پھولی رہین زخم جگر یا مصطفے
اور دل شیدا رہی کب تک ہمارا داغ داغ

دھوئینگے گر وہ ابر رحمت سرورا دھلجایگا
دلکی چادر سے ہماری دھبا دھبا داغ داغ

ذات احمد خانۂ دنیا مین ہی کیسا چراغ
روشنی سی جسکی سب عالم ہی سرتاپا چراغ

جلوۂ نور محمد مطلع نور آلہ
نہ کہون اسکو مین یا خورشید کہون یا چراغ

ہوگئی مانند بام آسمان روشن زمین
مثل خور جب اوج پر عظمت کے یہ نکلا چراغ

چرخ پر کسنے سنا ہے چاند ایسا پر فروغ
جلوہ گر کسنے زمین پر ایسا ہے دیکھا چراغ

شام غم امت کی اب کیونکر نہو صبح مراد
حق نے اپنی مہر سے ہمشکل خور بخشا چراغ

گھر گھر مشعل ہوئی روشن نبی کے نور سے
جبکہ بیت اللہ سے یثرب مین جا پہونچا چراغ

پس سے نور آفتاب خاوری پاتا ہے نور
کیا ہی یہ صل علی روشن مدینہ کا چراغ

جسکے پروانے ہین سب جن و ملک وحش و طیور
کیسا انسانون مین یہ پیدا ہوا اعلا چراغ

ہو محیط سر زمین مانند خور نور نبی
آسمانپر مثل مہ دیتا ہے یہ جلوا چراغ

حق نظر آیا صفا باطل ہوا باطل تمام
اٹھ گئی ظلمت جہان سے جبکہ یہ آیا چراغ

دیدۂ سرور مین تھا اندھیر سا چھایا ہوا
شکر حق دین نبی کا اُسنے اب پایا چراغ

جب گئی معراج کو پیغمبر والا دماغ — عرش پر پہونچا سر گردون گرد انکا دماغ

سرور اقلیم دین کی ہے ہمیشہ پایبوس — کیون نہو دیگا زمین کا تا فلک اونچا دماغ

روشنی حاصل ہوئی جسکو نبی کے نور سے — حق نے روشن کردیا مانند خور اُسکا دماغ

نکلے سردار جب وہ سرور دنیا و دین — ہوگیا سب پست تھا کفار کا جتنا دماغ

ہوگئی بالائے سر تیغ محمد جب علم — سرکشان خیرہ سر کا بہ گیا سارا دماغ

نخل گل سر سبز ہو وہ سبزہ زار دہر مین — بوے بستان محمد جسکو پہونچے تا دماغ

سرور سرگشتہ کیا لکھے ثنائے احمدی
اسکے پایہ تک بھلا اسکا کہان پہونچا دماغ

ردیف ف

ولی سب کہدونگا پیغمبر سے حالت صاف صاف — اور عیان کردونگا اظہار محبت صاف صاف

جب بیان خضر نے کی حق کی حقیقت صاف صاف — کھل گئی ہر ایک پر اسرار وحدت صاف صاف

سبکو پہونچایا ہے فرمان شریعت صاف صاف — سبکو کی راہ طریقت پر ہدایت صاف صاف

صاف سب بخشی گئی امت رسول اللہ کی — آتے پیغمبر کو جب حکم شفاعت صاف صاف

روبرو بت بھی اگر آئے رسول اللہ کے — دیگئے انکی رسالت کی شہادت صاف صاف

برملا لکھی ہین مصحف مین نبی کی خوبیان — ہین بیان قرآن مین سب اوصاف حضرت صاف صاف

کردیا سب کو مسلمان صاحب غزوہ کا — رہی یہ امت پر محمد کی مروت صاف صاف

تا قیامت ختم حضرت پر نبوت ہوگئی — دائمی حق سے ملی اُنکو امامت صاف صاف

سرزمین صوفیان باصفا ہین جسقدر — دل سے وہ رکھتی ہین سب خضر سے الفت صاف صاف

سینہ بے کینہ رسول اللہ کا آئینہ تھا — سب نظر آتی تھی جس سے حق کی صورت صاف صاف

نام پایا ہے نبی کے سرور گمنام نے

بخشدی حضرت نے یثرب کو عزت ہمہ اصناف

پھیلا جس دم حکم ختم المرسلین چارو نطرف
دین احمد کا ہوا روشن نگین چارو نطرف

گھر نبی کا قبلۂ ارباب حاجت ہے جدھر
سرنگون ہین جسقدر رہین اہل دین چارو نطرف

خانۂ دین محمد ہو گیا آباد جب
اہل حق پر کھل گیا باب یقین چارو نطرف

دولت کونین مکان حضرت کی ہے دولت تمام
ملک ہے حضرت کا یہ ملک زمین چارو نطرف

روی پر نور نبی سے پرتو افگن ہو گیا
مثل خور اندر جہان ہین متین چارو نطرف

ہے قدمبوس محمد جابجا فرش زمین
اور ادھر سجدے مین ہے چرخ برین چارو نطرف

سیکڑون ابدال ہزارون متقی لاکھون ولی
آپ کے روضہ پہ ہین خلوت نشین چارو نطرف

فتح فوراً کر لیا ملک عرب تا روم و شام
چڑھ گئے لڑنے کو جب اصحاب دین چارو نطرف

رہنمائی کیجیے سرور کو اب اے رہنما
کب تلک بھولا پھرے یہ کمترین چارو نطرف

آئے جب میدان مین اصحاب پیمبر صف بصف
بھاگ کھا جاتے تھے سب اعدا کے لشکر صف بصف

چار سو دریا خون اک دم مین دیتے تھے بہا
تیر جب چلتی تھی شمشیر دو پیکر صف بصف

تھے ابو بکر و عمر عثمان و حیدر چار یار
لشکر اسلام کے سردار و افسر صف بصف

شہسواران محمد جبکہ ہوتے تھے سوار
تھا بلند آوازۂ اللہ اکبر صف بصف

ایک بجاتی تھی گردن سیکڑون کفار کی
لیکے وہ جاتے تھے جب ہاتھو مین خنجر صف بصف

حیدری نیچہ ادھر تھا نیچہ گیر دشمنان
حملہ آور تھی ادھر شمشیر صفدر صف بصف

سب پہ غالب تھا علی شیر خدا ہنگام جنگ
ایک پر آتے تھے کافر گرچہ ملکر صف بصف

ایسی چلتی تھی وہ طرفہ ذوالفقار حیدری
دم مین ہو جاتے تھے دشمن جس سے بے سر صف بصف

عرش سے ہوتا تھا نازل لشکر کروبیان
معرکے کے وقت احمد کی مدد پر صف بصف

تختہ پلٹ دیتے تھے سارے دشمنوں کی آن مین
ناگہان اصحاب جب گرتے تھے ان پر صف بصف

ردیف ق

یا نبی اب تو ملو اس بندۂ مہجور کو
ڈھونڈھتا پھرتا ہے سرور تمکو گھر گھر صف بصف

دنیا مین پیاری خلق سے تھے مصطفیٰ خلیق
کہیے خلیق کہتا ہے جسکو خدا خلیق

حق نے دیا ہے بندونکو کیا رہنما خلیق
اچھا رفیق اچھا شفیق اور بھلا خلیق

خالق نے جب سے آپ کو پیدا کیا خلیق
ہوگا نہ ایسا کوئی نہ ہے اور نہ تھا خلیق

صل علے جناب محمد زمانے مین
محسن ہے مہربان ہے اور دلربا خلیق

سینہ پہ سب کے خلق محمد کا نقش ہے
ہر اک کے لوح دل پہ وہ لکھا گیا خلیق

حضرت کا خلق خلق مین کیا نیک خلق ہے
بدخلق جو کہ آگیا وہ بن گیا خلیق

ہے مدح خوان زمانہ مین حضرت کی خلق کا
جو کوئی بندہ بندونمین خوشخو ہے یا خلیق

حضرت کی ذات پاک تھی خلقت کیواسطے
اہل عطا و صاحب شرم و حیا خلیق

خلق نبی کی پیروی سرور اگر کرے
مشہور نام ہوئیگا بیشک ترا خلیق

یا الٰہی کر عطا مجھکو نبی کا ذوق و شوق
دل ہو ذوق شوق سے جسکے سراپا ذوق و شوق

لذت نام نبی سے کر عطا لذت مجھے
جس سے ہو جاوے دل شائق مین پیدا ذوق و شوق

یارسول اللہ حبیب اللہ خدا کے واسطے
دیجیو اس بندۂ شیدا کو اپنا ذوق و شوق

دیدۂ نادیدہ مین ہر وقت شائق دید کے
اور دل بیدل مین ہو ہر آن تیرا ذوق و شوق

تر ہو تیری ذکر سے ہر دم زبان بے زبان
عشق مین اپنے مجھے دیجیے گا آقا ذوق و شوق

بیخود و سرمست روز حشر تک جس سے رہون
دلمین جام عشق سے بھر دیجیے ایسا ذوق و شوق

لذت الفت ہی پائی جسنے پائی آپ سے
آپ سے پہونچا ہے یہ لمن جسکو پہونچا ذوق و شوق

عشق پیغمبر ہے بیشک ٹھیک سبکے عشق سے
ذوق و شوق احمدی ہے سب سے اعلیٰ ذوق و شوق

ہوگئی جسپر ذرا حضرت توجہ آپ کی
کر دیا حق نے عنایت اسکو اچھا ذوق و شوق

شکل خون ہر عضو مین اپنی محبت ہے رواں
بنگیا ہے جسم و جان بندیکا سارا ذوق و شوق

مدح خوانی مین ہوا مصروف تیرے یا نبی
آپنے سرور کو جب سے بخشا ذوق شوق

جگر ہے اسیر بلائے فراق
دل مبتلا مبتلائے فراق

ملو مجھسے بے پردہ یا مصطفےٰ
اٹھا دیجیے پردہ ہائے فراق

یہ بندہ اگرچہ گنہگار ہے
نہ دو اسکو لیکن سزائے فراق

خدا تمسے گر اب ملائے مجھے
نہ ہونگا کبھی آشنائے فراق

شفا خانے اپنے سے چارہ گرو
عطا کر دو مجھکو دوائے فراق

عجب کیا ہے گر دلکو بیدل کرے
مری جان کو بیجان بنائے فراق

خدایا محمد سے ایسا ملون
کہ پھر پاس تک بھی نہ آئے فراق

گرے جب مکان لمین وہ لربا
رہے پھر نہ سینے مین جائے فراق

نبی کے رہون روبرو سرخرو
بلا سے اگر خون بہائے فراق

نہ ہوگا اگر وصل ہو جاے گا
مرا انتہا انتہائے فراق

مدد کیجیے اب تو اے دستگیر
کہ سرور ہے پامال ہائے فراق

ردیف ک

ختم ہے مہر نبوت احمد مختار تک
ختم ہے کار رسالت سید ابرار تک

سبز بختی ہے یہ بلبل کی کہ دی وقت بہار
اسکو جانے کی اجازت باغبان گلزار تک

کھینچتا ہے دل مجھے ہر دم مدینے کیطرف
ایکدن یہ مجھکو پہونچائیگا اُس دلدار تک

گوہر افشان ہے اسی پر ابر رحمت بار بار
بار پایا جسنے اس دربار گوہر بار تک

سلطنت جن و بشر پر ہے محمد کی مدام
سر زمین سے ہے حکومت گنبد دوار تک

کار پورے ساری ہو جائینگے اس بیکار کے
گر رسائی ہو گئی اُس احمدی دربار تک

موتیون سے بھر لون اپنا دامن امید سب
اُڑ کے جا پہونچون اگر اس ابر گوہر بار تک

شکل سایہ تھم رہوں ساتھ اسکے گرباد صبا
فیض سے تیری ہین سب سبز باغ دہر مین
چارہ کچھ کیجے مرا اے چارہ بیچارگان

خاک پہونچائی مری حضرت تری یوا رتک
او سحاب مرحمت گل سی لگا کر خار تک
او مسیحا دم قدم رنجہ کرو بیمار تک

ای سخی پہونچا ہے دست سخاوت اندنون
اپنے عاجز اپنے خادم سرور نادار تک

وہ جلوہ چار سو ہی جلوہ گر ایک
وہی ہی چرخ ہدایت پر ہی خورشید
نہ دیکھا کچھ احد احمد مین جز میم
جو ہین اہل بصیرت دیکھتے ہین
نہین ہی فرق چاند اور چاند نہین
رسول اللہ کا ثانی کہان ہے
گدا اور شہ ہے واحد اسکے آگے
بنا نور محمد سب سے پہلے
محمد کے کرون کیا وصف تحریر
سخا مین کوہ اور دریا عطا مین
ہے ممکن کوئی اسکے روبرو ہو
قدم بوس اسکے ہین سرداڑ لاکھون

وہ روشن نور ہی ہر ایک گھر ایک
وہی اوج نبوت پر قمر ایک
ہوئی جب دونون آنکھونکی نظر ایک
ہمیشہ جلوہ شمس و قمر ایک
حقیقت مین ہی دریا اور گہر ایک
کہ ہی دونون جہا نمین یہ بشر ایک
نظر آتا ہے جسم خشک و تر ایک
ہوا کثرت مین وہ جب جلوہ گر ایک
کہ ہی ہر صف مین وہ ناموراک
بوقت فیض بخشی ابر تر ایک
کہ ہی میدان دین مین شیر نر ایک
وہ ہی جسم جہان مین مثل سر ایک

ردیف ل

یہ گھر اب چھوڑ کے سرور کہان جای
کہ دار دین ہے دنیا مین یہ در ایک

صدق دلسے ہین نبی کی ہم ثناخوان آجکل
آ کے آتا ہی گر اے جان جان کیجے نہ دیر

مشہر اہل سخن مین ہین سخندان آجکل
ورنہ جائیگی نکل یہ جان بیجان آجکل

پیچ کھلجاتین دل ابتر کے سارے یا نبی
گر مجھے دکھلا دو وہ گیسوی پیچان آجکل

گردشین دکھلاتا ہی ہر روز یا حضرت نبی
تیری سرگشتہ کو یہ گردون گردان آجکل

دیدہ نادیدہ گریان ہین تمھاری ہجر مین
داغ دل ہین سرسبز فرقت مین خندان آجکل

وقت مشکل ہی خدا کیواسطے کیجے مدد
لو خبر بندہ کی ای سلطان دوران آجکل

دیر مت کیجے زیارت دیجیے ہو جسطرح
سخت ہون ناچار زیر بار ہجران آجکل

اسقدر پھولے ہین داغ غم دل پر داغ پر
بن گیا ہے سینۂ پرگل گلستان آجکل

کیجیے میری شفاعت حق سی بخشاؤ مجھے
اپنی کردار و نفس ہون ترسان و لرزان آجکل

دستگیری کا ہی وقت ای دستگیر بیکسان
ہے دم امداد اے محبوب یزدان آجکل

راہ پر لاؤ اسطے ہی رہنما ہے گمرہان
بھولا پھرتا ہی یہ سرور تیرا نادان آجکل

نام ہی کیا نام وہ نام خدا نام رسول
ذوق بخش جان ہی کیا صل علی جام رسول

جان بیجان ہی اسیر پنجۂ زلف نبی
ہے دل بیدل مرا سربستۂ دام رسول

ناسخ الادیان ہی سب دینو مین دین احمدی
مظہر نور خدا ہے نور اسلام رسول

سیدھا کر دیتا ہی کجبازون کو تیر مصطفے
کافرون کے سر جھکا دیتی ہی صمصام رسول

فیض جاری ہی قیامت تک محمد کا ہمیش
جملہ خاص و عام پر ہی عام انعام رسول

مظہر عیش و خوشی دنیا مین ہی احمد کا غم
مطلع انوار مثل صبح ہے شام رسول

بخشے جاینگے گنہگاران امت سر بسر
عام جب ہو دیگی سب پر رحمت عام رسول

بلبل تصویر بھی بول اُٹھے اسکی مدح مین
دیکھے گر باغ جہان مین روی گلفام رسول

دین اور دنیا مین بیشک سرور امیدوار
مورد فضل خدا ہوگا باکرام رسول

غزل فارسی

ہست حق نقد دل و جانم بدامان رسول
رو گرہ این رشتہ را باز لف پیچان رسول

از نبی پرسید شان حضرت پروردگا
از خدا خواہید شرح عزت و شان رسول

بیگمان حکم جناب مصطفی حکم خدا است
ہست فرمان خدا لاریب فرمان رسول

میچکد خون جگر از دیدہ در شوق نبی
سینہ میسوزد بسوز درد ہجران رسول

جلوہ خور یافت ہر یک ذرہ از انوار او
چون نمود از پردہ رو مہر درخشان رسول

بار در دربار باری یافت در قرب مکان
شد چو از اخلاص و دل جبرئیل دربان رسول

تا گل و خارست سبز اندر بہار این چمن
ہر زمان تازہ دہد جلوہ گلستان رسول

گرد چون ابر بہار از رحمت پروردگار
پر گہر دامان امت چشم گریان رسول

در زمانہ نیک و بد ممنون لطف احمدی ست
سرنگون خلق ست زیر بار احسان رسول

از ید بیضا باوج گہرست روشن تراست
صورت خور غنچہ دستہ زر افشان رسول

باوجود بی زبانی سرور بی دست و پا
ہست در خیل ثنا خوانان ثنا خوان رسول

آستان احمدی پر جب کہ آئے جبرئیل
تھے ادب سے مثل گردون سر جھکائے جبرئیل

جب گئے کفار پر حضرت تو آئے جبرئیل
لڑنے کو فوج ملائک ساتھ لائے جبرئیل

کس کا رتبہ ہے بجز حضرت کہ جب ہوویں سوار
غاشیہ بردار بنکر ساتھ جائے جبرئیل

دن کو تھے خدمتگزار اہلبیت احمدی
شب کو در پر بہر دربانی بھی جائے جبرئیل

بڑھ گئے حضرت شب معراج تا عرش بریں
رہ گئے رفتار سے تا سدرہ پائے جبرئیل

کر دیا حضرت نے فوراً آگے امت کے بیان
درگہ باری سے جو پیغام لائے جبرئیل

مرتبہ ہے پیش حق جتنا رسول اللہ کا
کون ہو اس راز سے واقف سوای جبرئیل

آئے اسرافیل فوراً اور ولی کے واسطے
ہو چکی سدرہ تلک جب انتہاے جبرئیل

جبرئیل اخلاص باطن سے نبی کے یار تھے
شوق دل سے تھے محمد آشنائے جبرئیل

اتنی تھی جبریل کو الفت رسول اللہ سے
بنگیا باب محمد تھا سرائے جبرئیل

یاد جب یثرب مین فرمایا رسول اللہ نی
مرحبا کہتے ہوے سدرہ سے آئے جبرئیل

سرور اگر سرور عالم کا تو مداح ہو
پائے دیدار محمد اور بقائے جبرئیل

ردیف میم

تم شاہ ختم المرسلین اور بندگان ار ہم
تم سرور روی زمین تیری سگ در بار ہم

تم چارۂ بیچارگان اور عاجز و ناچار ہم
تم چشمۂ آب روان اور تشنہ دیدار ہم

تم سرو بستان یقین ہم قمری اندوہگین
تم باغبان باغ دین تم غیرت گل خار ہم

تم بادشاہ انبیا ہم ہین فقیر بے نوا
تم ہو سخی ہم ہین گدا تم ہو غنی نادار ہم

تیرا سخاوت کام ہی احسان مروت عام ہے
طاہا و یاسین نام ہی پڑھتے ہین جو ہر بار ہم

ہی خود خدا دو جہان قرآن مین تیرا مدح خوان
رکھین نہ پھر کیون ہر زبان اس نعت کا تکرار ہم

پیاری ہو تم اللہ کو ہادی ہو تم گمراہ کے
پھر کیون نہ حضرت جاہ کی رکھینگے تجسی پیار ہم

عقرب ہین انکو اقربا سب آشنا نا آشنا
وقت مدد ہی سیدا ہین بیکس و بے یار ہم

غم مین تری شام و سحر گریان ہین مثل ابر تر
کرتے ہین رو رو پر گہر یہ چشم گوہر بار ہم

ہین نفس و شیطان اہرن دونو مری خر و بدن
پر چار یار اور پنجتن رکھتے ہین اپنے یار ہم

کیجے کرم ہر چند اب لیجے خبر یا مصطفےٰ
دی ہمین جب شفا ہین آجکل بیمار ہم

کہنا تھا جو ہم کہہ چکے دکھ درد سارے سہ چکے
ہین بات سر بھی دہ چکو اب کیا کرین تکرار ہم

دم بھر مین جان کر دین فدا جھک کر کرین سجدہ ادا
دیکھین اگر پردہ اٹھا دہ ابروے خمدار ہم

سرور ملیگی سروری دنیا و دین مین برتری
کر کے نبی کی چاکری کیونکر رہین بیکار ہم

پائینگے جسدم ہدر بار محمد بار ہم
جان فدا اپنی کرینگے انپہ سو سو بار ہم

حشر تک سوتے رہین ہرگز نہون بیدار ہم
خواب مین حاصل کرین گر دولت دیدار ہم

دیدہ گریان سی وقت یاد دندان نبی
موتی برساتی ہین مثل ابر گوہر بار ہم

عین حکمت تھی کہ آئے عالم ایجاد مین
چارہ ساز درد اہل درد وہ بیمار ہم

ایک دم بھر مین اٹھا دینگی شفیع دوجہان
باندھ بیٹھے جتنے ہین گردن پہ اپنے بار ہم

لکھتے ہین آئینہ سینہ پہ تصویر نبی
کھینچتے ہین دلپہ نقش سید ابرار ہم

دل ابھی دیتے ہین گر مانگین وہ محبوب خدا
جان نثاری کیلیے ہر وقت ہین تیار ہم

کیون نہ دینگے ہمکو جو مانگو مرادین مصطفےٰ
ہین وہ سلطان زمان ور بندی خدمتگار ہم

کسلئے غمخانہ دنیا مین ہون اندوہگین
رکھتے ہین جب احمد مختار کو مختار ہم

دلمین ہے فکر نبی ذکر محمد زبان
چھوڑ کر سب کام کرتے ہین فقط یہ کار ہم

خانہ دلمین اگر گنج محبت جمع ہو
پھر رہین کیون تنگدست و مفلس و نادار ہم

غزل

جسم مین جب تک ہے جان لکھین گی نعت احمدی
رکھین گے سرور اسی کی دمبدم تکرار ہم

فارسی

تا کے از ہجر رسول اللہ واویلا کنم
تا کے اندر اشتیاق مصطفےٰ غوغا کنم

سوز دل در اضطراب غم چرا افشا کنم
خویش را در دیدہ مردم چرا رسوا کنم

ہمچو برق از سینہ سوزان شوم آتش فشان
ہمچو ابر از دیدہ گریان روان دریا کنم

جان دہم در قیمت یکتار گیسوے نبی
من ببازار محبت اینچنین سودا کنم

روح من بر پایہ عرش برین یابد عروج
از زبان چون ذکر سبحان الذی اسریٰ کنم

نیشکر سازم گہ از ذوق حدیثش خامہ را
گاہ در وصف لبش در کام جان حلوا کنم

مدح خوان احمدی ہستم چرا اندر جہان
چون نظامی مدحت اسکندر و دارا کنم

طے کنم راہ مدینہ گر بسر باشد روا
دیدہ فرشش راہ سازم ز سر خود پا کنم

یوسف من رو نماید گر ازین چارہ فراق
از لب حیرت بلند آواز یا بشریٰ کنم

خلق خواہد ہر چہ خواہد از خداوند جہان
شمهٔ خلق محمد گر شود از من نہان

من فقط عشق رسول اللہ استدعا کنم
گرچہ صد دفتر بوصف احمدی انشا کنم

سروری حاصل کنم سرور میان سروران
گر فدا بر سرور عالم دل شیدا کنم

چو از غم سینہ پر داغ رشک گلستان کردم
درود احمدی شام و سحر ورد زبان کردم
چو گشتم بے مکان در لامکان حاصل مکان کردم
بیاد لعل خندان خون دل از دل روان کردم
بنعت مصطفے چون ذکر اوصافش بیان کردم
فلک را بر زمین آوردم اندر ذکر مولودش

محمد را دران باغ محبت باغبان کردم
رفاقت در زمین با زمرهٔ افلاکیان کردم
نشانش یافتم چون خویشتن را بی نشان کردم
بوقت یاد دندانش دیده را گوہر فشان کردم
گہے گویا زبان کردم گہے خامہ روان کردم
بشرح اوج معراجش زمین را آسمان کردم

باوج سربلندی تاج عزت یافتم سرور
چو گردن از سر تعظیم خم بر آستان کردم

جب ہوی پیدا بحکم کبریا لوح و قلم
نور احمد جن دنون وشن باوج قرب تھا
ساری موجود اک وجود احمدی سے ہو گئے
کاتب قدرت نے خود لکھا تھا نقش مصطفے
روز و شب سر نگون رہتے ہین حضرت کی طرف
آجتک کرتے ہین شکرانہ کا وہ سجدہ ادا
ہو چکا جب اولاً نور محمد جلوہ گر
نام احمد سب سے اول جگہ جگہ لکھا گیا
حشر کے دن تک سدا لکھا کرین حضرت کا نام

ہو گئے آگہ نام محمد پر فدا لوح و قلم
عرش و کرسی تھے کجا اور تھے کجا لوح و قلم
جن و انسان مہر و مہ ارض و سما لوح و قلم
دفتر عالم مین جب رکھا تھا لوح و قلم
کیا زمین کیا آسمان کیا عرش کیا لوح و قلم
جب ہوا جاری بنام مصطفے لوح و قلم
بعد ازان اک اسکے جلوہ سے بنا لوح و قلم
ہو گئے خورسند پا کر مدعا لوح و قلم
حق سے رکھتے ہین یہی بس التجا لوح و قلم

سرورا تو مدح کیا لکھے گا اُس ممدوح کی
بندۂ فرمان ہین جسکے دائما لوح و قلم

یا نبی کس سے کرین بن آپ کے فریاد ہم
کس سے مانگین اے شہنشاہ معلےٰ داد ہم

رات دن غم مین اٹھاتی ہین ہزارون سختیان
سنگ ہین یا کوہ یا آہن ہین یا فولاد ہم

خاکسار اپنے پہ کیجے رحم پھر بوتراب
آتش غم سے نہ کرلین آبرو برباد ہم

مجھکو بلوا لو مدینے مین اگر اے رہنما
ہووین بندیخانہ لاہور سے آزاد ہم

کوئی جب عقدہ کشا اپنا نہین تیرے بغیر
کس سے مانگین وقت مشکل یا نبی امداد ہم

شکل قمری ہے مری گردن مین طوق بندگی
زیر سایہ ہین ترے او ہمسر شمشاد ہم

محنت و درد و الم اور سوز غم کے واسطے
آئے کیون افسوس اندر عالم ایجاد ہم

تیشۂ اندیشہ کرتا ہے جگر کو چاک چاک
کوہ غم رکھتے ہین دلبر صورت فرہاد ہم

اپنے حامی ہین جناب احمدی ہر حال مین
پھر رہین غمخانۂ دنیا مین کیون ناشاد ہم

باندھ بیٹھین خانۂ دنیا مین دل کسواسطے
کسلیے ہون ایسے ویرانے مین اب آباد ہم

ہو گئے مشہور ہم دنیا مین مدح نبی
کیون نہ لین اسبات پر سہرا مبارکباد ہم

نام پڑھتے ہین تیرے سارے پیغمبر سلام
اولیا و انبیا کرتے ہین سب جھک کر سلام

جسکے گھر سے خانۂ دنیا و دین آباد ہے
تیرے اہلبیت کو کیونکر نہو گھر گھر سلام

گنبد گردون گردان خم ہے در پہ آپ کے
کرتے ہین مہر منور اور مہ انور سلام

خلق کو کیونکر نہو ورد زبان تیرا درود
بھیجتا ہے تمپہ جب وہ خالق اکبر سلام

تر زبان میری زبان ہر دم ہے با ذکر صلوٰۃ
دیدۂ نادیدہ کہتے ہین بچشم تر سلام

اہل عظمت آکے کرتے ہین عظمت پہ آمدن
والیان ملک کرتے ہین گدا بنکر سلام

سب پہ واجب ہے نبی تعظیم و تکریم آپ کی
فرض ہے امت پہ جو بولا کرے تمپر سلام

صورت قبلہ نما سب اولیا و انبیا
تیرے روضہ کی طرف کرتی ہین تامحشر سلام
ہینگے پابوسی مین جاضر سکیرون شاہان دہر
سروران مین تمھین کرتی ہین ای سرور سلام

سرورا اندر جہان گر سروری مطلوب ہی
چوم لے پای نبی اور سر جھکا کر سلام

تری فرشتون کو بھی غرو شان نہین معلوم
کسی مکین کو تمھارا مکان نہین معلوم
تمھارا وصف قلم کیا لکھے بھلا حضرت
بیان اُن بانسے ہو کیا جو بیان نہین معلوم
مجھے مدنیہ کی اب رہبری کرو حضرت
کہ راہ کا مجھے کوئی نشان نہین معلوم
دکھاؤ گے کہ نہین مجکو روی غیرت ماہ
ملوگے یا نہین اے مہربان نہین معلوم
تمھاری در کو بھلا چھوڑ کر کدھر جاؤن
کہ اس گدا کو کوئی آستان نہین معلوم
سناؤن کسطرح حضرت مین تمکو حال جان
کہ اپنا کوئی مجھے داستان نہین معلوم
نہ دل ہی پہلو مین اپنے تمھاری فرقت مین
کدھر گئی ہی نکل اپنی جان نہین معلوم
قرار و صبر و خور و خواب و عشرت و آرام
گیا ہی جسم سے میرے کہان نہین معلوم
زمین پہ کون بشر ہے بھلا ترا ثانی
فرشتہ یا کہ ہی بر آسمان نہین معلوم
تمھارے غم مین با این زاری نحافت تن
جیے گا کس طرح یہ نیمجان نہین معلوم

ردیف | مرے جو دلمین ہے عشق محمدی سرور
رہے کا خلق سی کیونکر نہان نہین معلوم | ن

غم مرا کھائے گا حضرت بجز تری غمخوار کون
اور مددگاری کریگا وقت مشکل یار کون
ہو مرا حاجت روا ای احمد مختار کون
ہجر مین ہو چارہ ساز بندۂ ناچار کون
کون تیری روی رخشانسے اٹھا دیوی نقاب
بخشے اس سائل کو حضرت دولت دیدار کون
داغ اچھی کون کردی سینہ پر داغ کے
اور نکالی اس دل پر گل سی غم کے خار کون
کسطرح پہونچی تری خدمت مین یہ خدمتگزار
در کری عرض حقیقت بر سر دربار کون

کون درد دل کی دے مجلوبہ دوا اے چارہ ساز
کون صحت بخشے اور اچھا کرے آزار کون

تاج عزت کسکے سر پر ہے بھلا تیرے بغیر
کونسا سید ہے سرور کون اور سردار کون

دین و دنیا پر دیا ہے کسکو حق نے اختیار
اور بنا ہے بہر نظم مملکت مختار کون

واقف راز حقیقت کون ہے یا مصطفے
محرم اسرار کون اور کاشف اسرار کون

بے خبر کی تم نہ گر حضرت خبر گیری کرو
یا محمد پوچھے حال سرور نادار کون

ہین یا محمد ترے ثنا خوان ملک فلک پہ زمین پہ انسان
تمھارے دیدار کے ہین جویان ملک فلک پر زمین پہ انسان

ہے کسکے سینے مین تیری الفت ہر اک کو ہمین تری محبت
تمھین پہ کرتے ہین جان قربان ملک فلک پر زمین پہ انسان

تمھاری صورت کو دیکھنے کو خدا کی صورت کو دیکھنے کو
کھڑے ہین آئینہ بنکے حیران ملک فلک پر زمین پہ انسان

جمال صورت دکھاؤ حضرت نقاب رخ سے اٹھاؤ حضرت
کہ منتظر ہین کھڑے ہزارون ملک فلک پر زمین پہ انسان

تمام خلقت بدین و دنیا تمھین پہ رکھتی ہے بس بھروسا
تری حمایت پہ ہین گے نازان ملک فلک پر زمین پہ انسان

ہر ایک کسکو ہلاک ہستی سکھائی تو نے ہی حق پرستی
تری ہین سب پر بار احسان ملک فلک پر زمین پہ انسان

تو سبکا مالک تو سبکا آقا تو سبکا حاکم تو سبکا داتا
پکڑ کے بیٹھے ہین تیرا دامان ملک فلک پر زمین پہ انسان

تمھین پہ اے بادشاہ امت ہمیشہ سب بھیجتے ہین رحمت
بامر یزدان بحکم قرآن ملک فلک زمین پہ انسان

محمدا تیرے سوز غم سے ترے غم ہجر سے الم ہے
جگر برشتہ ہین سینہ گریان ملک فلک پر زمین پہ انسان

ہے یاد ہر اک کو نام تیرا خیال ہے صبح و شام تیرا
تمھارا رکھتے ہین ذکر ہر آن ملک فلک پر زمین پہ انسان

یہ سب ظہور محمدی ہے کمال نور محمدی ہے
ہوئے جو پیدا سماک دوران ملک فلک پر زمین پہ انسان

فلک پہ حضرت گئے زمین سے عرش برین پہ پہنچے
کہ تھے زیارت کے سارے خواہان ملک فلک پر زمین پہ انسان

خدا نے خلقت کو ایسا بخشا خزانہ دین محمدی کا
کہ ہو گئے دولت سے میر میران ملک فلک پر زمین پہ انسان

بیاد دندان کے سلک گوہر نثار ہے جان و دل سے اسیر
ہمیشہ رہتے ہین گوہر افشان ملک فلک پر زمین پہ انسان

باضطراب جمال ابرو بہ پیچ و تاب خیال گیسو
کبھی ہین حیران کبھی پشیمان ملک فلک پر زمین پہ انسان

غزل فارسی

رہے تو ذاکر مدام سرور اگر بندگر شفیع اکبر
تری رفاقت مین ہو عزلحوالملک فلک نے زمین انسان

دلا سفر بسوی روضہ پیمبر کن
سر نیاز نگون بر مزار سرور کن

چو خاکپای جناب محمدست اکسیر
بگیر ذرہ ازان خاک و خاک را زر کن

دو دیدہ کن بغم شاہ دوسرا گریان
زبان بہ تذکرۂ نعت مصطفی تر کن

بآستان نبی کن سجود حاجت خویش
پی حصول مقاصد صدر برین در کن

بداغ الفت حق ہمچو ماہ روشن شو
ز نور عشق نبی سینہ را منور کن

نہ بفرق عقیدت ز حب احمد تاج
لباس بندگی و انکسار در بر کن

ز بند محنت و زندان رنج و غم آزاد
مرا برای خدا ای شفیع محشر کن

چو اختیار شفاعت بدست تو دادند
درین معاملہ دانی ہر آنچہ بہتر کن

دوا بعاشق بیمار مرحمت برسان
عطا بہ تشنۂ دیدار جام کوثر کن

چو در زمانہ توئی سرور زمین و زمان
نگاہ لطف و ترحم بحال سرور کن

ایضاً

دلا مضمون وصف چہرۂ پیغمبر انشا کن
حجاب از صورت محبوب حسن احمدی وا کن

بیاد قامتش مثل قیامت شور برپا کن
ز دل غوغا بشو و ز ہجر بالانشو و بالا کن

بیان کن مدحت شاہنشہ دنیا و دین لیکن
زبان پاک دل در دہان خویش پیدا کن

ترا در مکہ و شہر مدینہ گر گذر افتد
برای سجدۂ اخلاص خاکش را مصلا کن

عیان از ذرہ تا خورشید بین نور محمد را
جمال صورت احمد بہر صورت تماشا کن

مرا از چارہ سازو درد دلہا درد دل پنہان
بخدمت جملہ احوال دل شیدا ہویدا کن

بدل روشن کن انوار حقیقت یا رسول اللہ
ز ذرہ مہر کن پیدا عیان از قطرہ دریا کن

بدین کمزوری و از غیب بخش ای زور کمزوران	براہ فیض بخشی ناتوانے را توانا کن

دوتا کن پشت سرور سر متاب از سرور عالم
بنہ گردن بصدق و سجدہ بر درگاہ والا کن

پیام حق کے پیغمبر محمد ہین محمد ہین	خدا کی راہ کے رہبر محمد ہین محمد ہین
محمد ظل سبحانی محمد سر یزدانی	خدا کے نور کے مظہر محمد ہین محمد ہین
نہان انکھو مین نور اسکا عیان عالم مین ظہور اسکا	منقش لوح سینہ پر محمد ہین محمد ہین
سعلے تاج ہے جنکا جہانمین راج ہے جنکا	شفیع اعظم محشر محمد ہین محمد ہین
عدم اور بود کے والی ہر اک موجود کو والی	کتاب حق کے سر دفتر محمد ہین محمد ہین
مروت کی وہ معدن ہین عنایت کی وہ مخزن ہین	بہ بحر مکرمت گوہر محمد ہین محمد ہین
زمین پر راج ہے جنکا فلک معراج ہی جنکا	نبوت کے مہ انور محمد ہین محمد ہین
وہ دنیا کے لیے ہادی ولایت کے لیے والی	فقیر و سید و سرور محمد ہین محمد ہین
رسول ابطحی مکی قمر ہشمی سید مدنی	جہان مین سب سے اعلے تر محمد ہین محمد ہین
ہوی دیو و پری جتنے بنے ہین آدمی جتنے	جہان مین سب سے اعلے تر محمد ہین محمد ہین
زمین انکی فلک انکا فلک سی عرش تک انکا	جدھر دیکھو وہین گھر گھر محمد ہین محمد ہین
وہ سرور سرور عالم وہ سید سید اعظم	وہ شاہنشاہ بحر و بر محمد ہین محمد ہین
نکو خلق و نکو خصلت نکو صورت نکو سیرت	سخن قند و زبان شکر محمد ہین محمد ہین
ہوا جس سی جہان روشن مکین اور لامکان روشن	منور نیر اکبر محمد ہین محمد ہین

بوقت گرمی محشر مجھے کیا غم ہے اے سرور
کہ اُسدن ساقی کوثر محمد ہین محمد ہین

اعلی اصحاب نبی سی اصحاب ہمیشہ چار ہین	یعنی بوبکر و عمر عثمان و حیدر چار ہین
چار ہین وہ چارہ ساز دردمندان جہان	دو جہان مین راہ دین حق کے رہبر چار ہین

بند ہے پنجہ مین جنکے ہفت اقلیم زمین — چار سوی دہر مین یہ ہیں لشکر چار ہین
بعد پیغمبر کے بھی آدم ہوے ہین اسقدر — سب سوا اعلے سب سوا افضل سب سے بہتر چار ہین
اہل صدق و اہل عدل و اہل حلم و اہل زور — دلبر با دلدار و اہل دل دلاور چار ہین
سرنگون ہین جنکی دروازے پہ یہ ہفت آسمان — فی الحقیقت سروران دین مین سرور چار ہین
صاحب خلق و مروت ہین یہ ساری خلق مین — بندگان حق مین اعلی بندہ پرور چار ہین
جانشین مصطفے و وارثان احمدی — حاکم دنیا و دین والی کشور چار ہین
جلوہ گر ہر روز سورج کی طرح ہی جنکا نور — اوج پہ چرخ ولایت کی یہ اختر چار ہین
ذات عالی پر ہے جنکے ساری عالم کا مدار — کیسے اچھے مذہب و ملت کے عنصر چار ہین
شرق سے تا غرب جنسے ہوگیا روشن جہان — ماہ انور چار ہین مہر منور چار ہین
ہے کو سونا بنا دین مثل پارس آ زمین — خاک کو کر دین جو زر یہ کیمیا گر چار ہین
ابداری جنسے ظاہر جوہر دین پہ ہوئی — بے بہا بحر کرامت کے یہ گوہر چار ہین
کانپتے ہین جنسے جن و انسان دونون رعب سے — پہلوان میدان عالم کے غضنفر چار ہین

سرور بدبخت و پا کیون نہو پایہ بلند
مثل گردون سر پہ اسکے سایہ گستر چار ہین

ظاہر ہے تیرا جلوہ رخ آفتاب مین — اور داغ بندگی ہے دل ماہتاب مین
لوح جہان پہ آپ کی تعریف ہے رقم — اوصاف تیرے لکھے ہین حق کی کتاب مین
آتش مین تیرا نور ہے اور باد مین ظہور — جوہر ہے تیرا خاک مین اور جلوہ آب مین
لاکھون غلام تیرے ہین ای شاہ دوجہان — بندہ وہان کہان ہے شمار اور حساب مین
سرگرم خدمتو نمین ہے خورشید آپ کے — حاضر ہلال رہتا ہے ہر دم رکاب مین
ظاہر مین دیکھتا نہین گر بندہ آپ کو — یوسف کی طرح دیجیے دیدار خواب مین
جانان نچھوڑو غم مین مری جان کو نیم جان — دلبر نہ رکھو دل کو مرے اضطراب مین

زلفونکے غم مین ایسا پریشان ہون یا نبی
جان بیقرار رہتی ہے دل پیچ و تاب مین

سرور خموش بول نہ کچھ منہ سے بار بار
رہتا ادب نہین ہے سوال و جواب مین

گرچہ گذرے ہین زمانے مین پیمبر سیکڑون
اور ہوے ہین دین اور دنیا کے رہبر سیکڑون

پر محمد کی وہ عالی ذات ہے صل علے
اہل افسر سرنگون ہین جسکے در پہ سیکڑون

دلبری اتنی عطا کی تجکو ہے اے دلربا
جان و دل دیتے ہین جسکے عاشق ہیں کیسے دلبر سیکڑون

نور انور سے ترے اے مطلع نور اِلٰہ
آسمان حسن پر روشن ہین اختر سیکڑون

تونے امت کو دیا اے ساقی اہل صفا
بھر دیے ہین بادۂ عشرت سے ساغر سیکڑون

در پہ دربان ہین ترے اے خانہ دار دو جہان
سیکڑون دارا ہزارون جم سکندر سیکڑون

والہ و مفتون ہین تیرے رخ پہ لاکھون اہل حسن
ہین اسیر پنجۂ گیسوے ابتر سیکڑون

مثل یوسف ہین ہزارون لوگ تیرے زر خرید
شاہ ہین بندے ترے اے بندہ پرور سیکڑون

تشنگان امت احمد کے خاطر حشر کو
جا بجا کر دیگا حق پیدا آب کوثر سیکڑون

واہ وا دریا دلی حضرت رسول اللہ کی
بخشدین دم مین بشکل ابر گوہر سیکڑون

ایسی سرداری محمد کو ہوئی حق سے عطا
ہین قدمبوسی مین حاضر مثل سرور سیکڑون

ردیف | و

یا محمد حال زار دردمندان دیکھ لو
ہو نہ جا کس حالت پہ ہے یہ جسم بیجان دیکھ لو

پانی برساتی ہین کیا یہ چشم گریان دیکھ لو
کسقدر آتش فشان ہے آہ سوزان دیکھ لو

دم کھٹکتا ہے فقط سینہ مین اور لب پہ ہے جان
اب تو اس بیمار کی حالت مری جان دیکھ لو

منہ سے کیا بولون زبان سے کیا کہون درد درون
دیدۂ اعجاز سے حال غم پنہان دیکھ لو

ہو ترا غم پردہ دل مین مرے پردہ نشین
تیری الفت ہے فقط سینے مین پنہان دیکھ لو

شوق سے اسکو لگا دیجے گا پر یا مصطفے

در پہ پھر پہونچا ہوا سرور ثناخوان دیکھ لو

غزل فارسی

آنکہ شد جای طواف اہل عرفان کوے تو
تا قیامت منزل روح الامین مشکوے تو

داغ حسرت داد بر مہتاب تابان روی تو
پنجہ زد بر آفتاب خاوری گیسوے تو

رنگ و بو گل یافت در گلشن ز رنگ و بوی تو
کرد حاصل راستی سرو از قد دلجوے تو

کرد حق نازل بشرح حسن خوبیت والضحیٰ
سورۂ والشمس در تفسیر حسن روے تو

عرش حق می نازد از پا بوسیت بر خوشتن
چون نگردد گردن گردون خم سوے تو

جابجا در ذکر اوصاف تو قرآن ناطق ست
حق گواہی میدہد در حسن خلق و خوے تو

زندہ مقتول نگاہت بار دیگر کے شود
کے کند حرکت دوبارہ کشتہ ابروے تو

رشتہ خود بست با زلف تو در روز ازل
خویشتن را زد گرہ جانم بتار موے تو

ہست دستت دستگیر مردم بے دست و پا
زور بازوے ضعیفان جہان بازوے تو

آئنہ کے رو نماید گر بیاید روبرو
شمع کے گردد مقابل گر بہ بیند روے تو

زندہ گردد یا محمد سرور خستہ جگر
بعد مردن مرقدش گردد اگر در کوے تو

نہیں دیتا بجز غم کوئی کھانا ذائقہ مجکو
نبی کے غم کا اب ہے پڑ گیا ایسا مزا مجکو

محمد کے فقط ملنے کی اب ہے التجا مجکو
محمد گر ملینگے خود خدا ملجائے گا مجکو

نبی کے غم کی بیماری میں مت دیجیو دوا مجکو
بجز خاک شفا حاصل نہیں ہوگی شفا مجکو

شفاء قلب اگر بخشیں جناب مصطفیٰ مجکو
نظر آئینہ سینہ سے آجائے خدا مجکو

شفاعت کرکے گر لینگے محمد بخشوا مجکو
خدا دیگا گنہ کی کیون سزا روز جزا مجکو

بھلا رکھینگے کب تک قید زندان بلا مجکو
محمد ایک دن لینگے مدینے مین بلا مجکو

مدینے مین بلا لو یا نبی بہر خدا مجکو
بلاکر پھر تو موسی سی مت بھیجے جدا مجکو

غم صہبا بغیر ہمیشہ خون رلاتا ہے
تصور آپ کی دانتون کا دیتا ہی ہنسا مجکو

خدا کردیگا حل فوراً مری مشکل کی کل عقدے
مدد مشکل مین گر بخشیگا وہ مشکلکشا مجکو

کبھی یاد رخ انور کبھی سودای گیسو ہے
تصور ہی نبی کا روز و شب صبح و مسا مجکو

زہے قسمت کہ بعد از مرگ خاک گور پر آ کر
اڑا لاہور سے لیجای یثرب مین ہوا مجکو

ادب مین خلق بلبل الفت مین حضرت کا کوئی ثانی
نظر آتا نہین ہی کوئی انسان دوسرا مجکو

محمد میر ہو اس دنیا مین مطلب پورے کردینگے
محمد عاقبت مین دینگی دل کا مدعا مجکو

فقط حضرت کی غم مین نیک و بد کو چھوڑ بیٹھا ہون
برا کسواسطے کہتے ہین لوگ ایسمین بھلا مجکو

پہونچ جاونگا فوراً منزل مقصود تک سرور
رہ حق پر اگر ہون رہنما بخت رسا مجکو

مہ نو کو اگر نور نبی سے نور حاصل ہو
با وجہ حسن بڑھکر اک دم مین مہ کامل ہو

عطا ہو جاے فوراً دولت دنیا و دین اسکو
کوئی نادار گر حضرت کی در پر جا کے سائل ہو

نبی کا عاشق جانباز جان جسم عالم ہے
وہ دلدار جہان ہی جو کوئی حضرت کا بیدل ہو

ہوا ایمین ملا دار الامان احمدی جسکو
وہ نکلے خانۂ دولت سی جو اس گھر مین داخل ہو

خدا نے بھر دیا آب بقا تیغ محمد مین
وہ پائے زندگی جو خنجر الفت سی بسمل ہو

جو ہو وہی عاشق ذات نبی حق اسکا عاشق ہے
خدا مائل اسی پر ہے نبی پر جو کہ مائل ہو

نبی کے روبرو مہ تاب کیا مہتاب تابانکی
یہ صورت ہی کہان سورج کی جو اسکے مقابل ہو

وہ مثل شمع نورانی سراپا نور ہو جائے
کوئی پروانہ پرسوز گر مجلس مین شامل ہو

ملے علم نبی سے علم جسکو وہ نبی عالم
عمل حاصل ہو جسکو اس عمل کا مرد کامل ہو

غریق بحر عشق احمد مختار کر یارب
وہ دریا ہو کہ محشر تک عیان جسکا نہ ساحل ہو

غنیمت جان لی سرور جو دن دو چار باقی ہین
مبادا ایکدم بھی یاد سی حضرت کی غافل ہو

رونق تمھارے گھر سے ہے دار السلام کو
حاصل مقام تجھسے ہے بیت الحرام کو

بندے کو آپ شاہ بنا دیں تو کیا عجب
مولی کریں زمانہ میں ادنی غلام کو

کرسی ہو تجھے آپنے سایہ کو یا نبی
دکھلانہ عرش نے ترے عالیمقام کو

باطل کو تو نے حق سے جدا کر دیا نبی
ظاہر کیا ہے سب پہ حلال و حرام کو

اہل کلام دیتے ہیں سارے باعتقاد
نسبت کلام قدس سے تیرے کلام کو

عظمت تمھاری ذات کو حاصل ہے خلق مین
سب اہل نام مین بڑا رتبہ ہے نام کو

شرمندہ تیرے حسن نے سورج کو کر دیا
رخ نے ترے خجل کیا ماہ تمام کو

بخشش تمھاری خاص ہے خاصونکے واسطے
انعام عام ملتا ہے ہر خاص و عام کو

تجھسے ملا مسیح کو اعجاز عیسوی
تازہ حیات خضر علیہ السلام کو

ہر صبح تیرے رخکا تصور ہے آنکھ مین
زلفونکی یاد دلمین ہے ہر روز شام کو

تیرا غلام سرور عاجز ہے یا رسول
رکھو سدا غلامی مین اپنے غلام کو

ردیف ہ

سدا تازہ ہے گلزار مدینہ
گل گلزار ہے خار مدینہ

رہیگی فضل حق سے تاقیامت
نئی رونق ببازار مدینہ

محیط سر زمین ہے مثل خورشید
بشرق و غرب انوار مدینہ

بملک دین و دنیا حکمران ہے
وہ شاہنشاہ سالار مدینہ

بڑی سرکار ہے سرکار یثرب
بڑا دربار دربار مدینہ

یہ جسم زار گو لاہور مین ہے
مگر ہے روح زوار مدینہ

سران دہر سر ہے سرنگون ہین
بخاک پاے سردار مدینہ

مرا مطلوب ہے محبوب مکہ
مرا دلبر ہے دلدار مدینہ

غریب و کس جگہ جا کر شفا پاے
جو ہو بیمار بیمار مدینہ

مری ہو جائیں روشن کی آنکھیں — اگر حاصل ہو دیدار مدینہ
شرف شاہنشہی رکھتا ہے زیادہ — گدائے کوئے و بازار مدینہ

نہیں غم سرور اگر ہو مددگار
بوقت بے کسی یار مدینہ

وہ حسن اربائے احمد مختار صلی اللہ — جمال جانفزائے سید ابرار صلی اللہ
شریعت کے جناب مصطفی سردار صلی اللہ — طریقت کے محمد قافلہ سالار صلی اللہ
وہ حسن یوسفی و گرمی بازار صلی اللہ — جمال احمدی و خوبی رخسار صلی اللہ
کلام پر مذاق مصطفے جانبخش بیماران — لب نوشین دوائے مردم بیمار صلی اللہ
محمد سرور مالک محمد والیٔ دوران — محمد شاہ عالم قاتل کفار صلی اللہ
وہ روشن چہرہ خیر البشر عرفان کا آئینہ — وہ سینہ سربسر گنجینۂ اسرار صلی اللہ
محمد سرور مالک محمد کاشف مغنی — محمد پردہ دار پردہ استار صلی اللہ
ید قدرت نے جب نام محمد لوح پر لکھا — زبان کلک سے نکلا تھا سو سو بار صلی اللہ
درود احمدی بیشک علاج دردمنداں ہے — مجرب ہے دوا بہر دل بیمار صلی اللہ
خدا دیدار دکھلاتا ہے اپنا جسکے چہرے سے — نبی کا ہے عجب دیدار پر انوار صلی اللہ
اٹھا لیں گر رخ پرنور سے وہ مہربان پردہ — پکار اٹھیں وہیں ساری در و دیوار صلی اللہ
عجب فیض نبی ہے بوستان دہر میں جاری — کہ بول اٹھتا ہے ہر موسم میں گل اور خار صلی اللہ

سران دہر میں سرور نبی سردار ہو جائے
کرے ورد زبان گر سرور نادار صلی اللہ

غزل فارسی

خدا ست شمع بزم تو یا رسول اللہ — گل ست عاشق بوئے تو یا رسول اللہ
دلست مست سبوئے تو یا رسول اللہ — لب ست تشنہ جوئے تو یا رسول اللہ

بروز حشر پی مغفرت بود همه هم
نگاه خلق بسوی تو یا رسول الله

اگر شهنشه روی زمین شود عجب
گدای سائل کوی تو یا رسول الله

بتان کعبه باعجاز سجده ها کردند
بسوی قبله روی تو یا رسول الله

بماند در شب معراج باز پس جبریل
ز جنبش و تگ و پوی تو یا رسول الله

تو خیر خلقی و خلق جهان ادب آموخت
ز خلق و عادت و خوی تو یا رسول الله

تن پست خسته ابروی جان شکسته ز لطف
دست بسته موی تو یا رسول الله

بروز حشر به تشنه دل دهی آبی
روم چو بر سر جوی تو یا رسول الله

درخت خشک بیک لحظه برگ و بار آورد
بفیض آب وضوی تو یا رسول الله

به پیش سرور مفلس به نقد جان ارزانست
دهند گر سر موے تو یا رسول الله

ایضاً

بیفزا در غلامان اقتدارم یا رسول الله
بده در خاکساران افتخارم یا رسول الله

به تیرت این سبب دل بسته دارم یا رسول الله
که زیر پای تو بهتر غبارم یا رسول الله

یکی از بندگان جان نثارم یا رسول الله
دریغ از دادن جان هم ندارم یا رسول الله

بچشم لطف بین بر حال زارم یا رسول الله
نظر فرما بعجز و انکسارم یا رسول الله

بجمع دوستانت دوستدارم یا رسول الله
ز خیل دشمنانت برکنارم یا رسول الله

حساب بیحسابی را چگونه در حساب آرم
شمار وصف تو چون بر شمارم یا رسول الله

خدا پیچیده اندر پیچ گیسویت رگ جانم
بپیوست آن رشته را با تار تارم یا رسول الله

توئی مطلوب من طالب توئی مرغوب من راغب
توئی مخدوم و من خدمتگذارم یا رسول الله

بدیدارت خودم پیش از قیامت دیده روشن کن
بدین مدت بدر امیدوارم یا رسول الله

بشکل ابر نیسان باره گهر دریا ده ندامت
بوقت گریه چشم اشکبارم یا رسول الله

به بوبکر و عمر عثمان و حیدر صدق دل دارم
غلام خادمان چار یارم یارسول الله

چو بلبل هر زمان در لاله زار عالم هستی
بدل داغ تمنای تو دارم یارسول الله

چو تو غمخوار من هستی کفیل کار من هستی
بجز تو التجا پیش که آرم یارسول الله

بغیر از ذات پاکت نیست اندر خویش و بیگانه
نه غمخوارم نه دلدارم نه یارم یارسول الله

گدای آستان حضرت سلطان دورانم
همین بس در زمانه افتخارم یارسول الله

شوم سرور اگر از روی صدق و عجز و مسکینی
بزیر خاکپایت جان سپارم یارسول الله

ایضاً

زبد کرداری خود شرمسارم یارسول الله
فقط امید بر لطف تو دارم یارسول الله

بدرد اشتیاقت بیقرارم یارسول الله
بداغ سوز هجرت دلفگارم یارسول الله

زیاران نیست هرگز جز تو یارم یارسول الله
نه وقت بیکسی کس دستدارم یارسول الله

بدنیا هم توئی حاجت روای جمله حاجاتم
بعقبی ضامن انجام کارم یارسول الله

تو هستی چاره ساز چاره بیچارگان حضرت
ز دل کن دور درد و اضطرارم یارسول الله

کنم حاصل سبکباری من از بار گرانباری
ز دوش من چو برداری تو بارم یارسول الله

بیا بهر خدا امشب که باز ست از فراق تو
ستاره وار چشم انتظارم یارسول الله

بدربارت ز بد خواهان دنیا هم گر بدست آید
حریم روضه ات گرد حصارم یارسول الله

قلم گردد نهال معرفت در عالم دنیا
اگر حرفی ز وصفت بر نگارم یارسول الله

چو گشتم سرور اندر خاکساران قدم دستت
زهی زیبد بفرق تاج وقارم یارسول الله

چو سرور سوی محراب طاعت سرنگون هستم
بپای انکسارت استوارم یارسول الله

حق کے مختار یارسول الله
شاه ابرار یارسول الله

دو جہان مین تری حمایت ہی — مجھکو درکار یارسول اللہ
مثل باغ بہشت خندان ہو — تیرا گلزار یارسول اللہ
دونون عالم مین ایک تو بس ہی — یار غمخوار یارسول اللہ
سروران زمانہ کے سر پہ — تو ہے سردار یارسول اللہ
بندہ خدمت مین عرض کرتا ہی — ہو گے ناچار یارسول اللہ
یار اغیار ہو گئے سارے — مجھ سے بیزار یارسول اللہ
تیرا در چھوڑ کر کدھر جائے — یہ گنہگار یارسول اللہ
کیا کرے عرض حال خدمت مین — بندہ ہر بار یارسول اللہ
ے الفت سے مجھکو کر دیجے — مست و سرشار یارسول اللہ
منتظر ہے تمہارے آنے کی — چشم خونبار یارسول اللہ
ور دولت پہ بندہ حاضر ہے — شکل دیوار یارسول اللہ
انتظاری ہی مین نہ مرجائے — تیرا بیمار یارسول اللہ

تیری رحمت کی رکھتا ہے امید
سرور زار یارسول اللہ

مان لو التجا رسول اللہ — دو مرا مدعا رسول اللہ
دستگیری مری کریگا کون — دین و دنیا مین یارسول اللہ
بندۂ زار ہون نظر کیجے — مجھپہ بہر خدا رسول اللہ
میرا دھو دیجیے سیہ نامہ — بن گے ابر عطا رسول اللہ
جسطرح ہو سکے مرے حق مین — آپ کیجے بھلا رسول اللہ
ے خبر میری ای مرے والی — کون تیرے بنا رسول اللہ
میرے مولا مرے شفیع نبی — میرے مشکلکشا رسول اللہ

ای مرے مہربان خیر اندیش — ای مرے مہ لقا رسول اللہ
رنج وآفت مین سخت ہون ناچار — غم مین ہون مبتلا رسول اللہ
اب تو بہر خدا مدینہ مین — مجھکو لیجے بلا رسول اللہ
ای مرے یار ای مرے غمخوار — اے مرے آشنا رسول اللہ
اچھا نام اور خطاب تیرا ہے — احمد مصطفی رسول اللہ

اپنی قدمون سے اپنے سرور کو
کھینچیے سمت جدا رسول اللہ

ردیف ی

گھر ہی خدا کے فیض کا جای محمدی — دولتسرای حق ہی سرای محمدی
خوشنودی رسول ہی خوشنودی خدا — اللہ کی رضا ہی رضای محمدی
کوئی کسی سی دوستی رکھتا ہو جیسی کیا — فدوی ہی اپنی دلسی فدای محمدی
فوراً بلایا عرش پہ جبریل بھیج کے — حق کو ہوا جو شوق لقای محمدی
سبکو یہی یقین ہی بخشش کی باب مین — حق مان لیگا حشر کو رای محمدی
آئینہ اسکے سینہ کا دنیا مین صاف ہی — حاصل ہی جسکو نور صفای محمدی
معراج عرش کو شب معراج مل گیا — رکھا جب اسنی آنکھو نپہ پای محمدی
حاجت روا خلق ہی محتاج مصطفی — سائل نہین کسی کا گدای محمدی
بندہ ملے خدا سے اگر دلمین اسکی ہو — صدق محمدی و صفای محمدی
سارے فرشتے آدمی سب بلکہ خود خدا — پڑھتے ہین ذوق دلسی ثنای محمدی

چلکر مدینے کر لے زیارت رسول کی
سرور لقای حق ہے لقای محمدی

کرتے ہین مصطفی بھی وہی جو خدا کرے — راضی خدا بھی اسپہ ہی جو مصطفی کرے
کیا کوئی وصف حضرت خیر الورا کرے — مختار سب خدائی کا جسکو خدا کرے

اتنی مراد پوری ہماری خدا کرے
پیوند غیر کا مرے دلسے جدا کرے

کسکا معالجہ کرے کسکی دوا کرے
بیمار عشق جان نہ دیوے تو کیا کرے

قید وطن سے ہمکو خدا گر رہا کرے
پھر بندہ گھر بنا کے مدینہ رہا کرے

کام اتنا میرے مرنے پہ باد صبا کرے
اپنا غبار گرد مدینہ اڑا کرے

قسمت کا جو لکھا ہو وہ بیشک ملا کرے
لیکن خدا نبی سے نہ ہمکو جدا کرے

غیروں کے ساتھ دوستی دنیا مین کیا کرے
جسکو نبی سے حضرت حق آشنا کرے

کام اپنا کون دنیا مین خیر مصطفی کرے
پوری جہان مین کون مری التجا کرے

روضہ نبی کا بندہ کو آئے اگر نظر
سجدہ اودھر کو صورت قبلہ نما کرے

کب تک جلائے سینہ کو یہ شعلہ آہ کا
کب تک ہماری آنکھو سے لوہو بہا کرے

پنجاب سے مدینے مین گر پہونچے ایکبار
بندہ دوگانہ شکر کا فوراً ادا کرے

کس گھر سے خیر پائے یہ محتاج یا نبی
کس در پہ جا کے آپ کا سائل صدا کرے

نور خدا کا جلوہ وہی دیکھتا ہے صاف
آئینہ جسکے سینے کا احمد صفا کرے

عشق رسول مانگئے خداوند پاک سے
جب بندہ ہاتھ اپنے اٹھا کر دعا کرے

زلف نبی سے باندھا ہو دل جسنے دوستو
قید بلا مین اسکو نہ حق مبتلا کرے

ہجر نبی مین کسکی شکایت کرے بیان
اس غم مین کسکا سرور غمگین گلا کرے

غزل

ہے کجا شہر مدینہ اور کجا لاہور ہے
جاپہنچینگے پر ہم اگر اللہ کو منظور ہے

حضرت ختم الرسل کیا ہی خدا کا نور ہے
نور بھی وہ نور ہی جس سے کدورت دور ہے

سب کے لوح دلپہ حرف مصطفی مسطور ہے
ہر زبان پر ذکر ختم الانبیا مذکور ہے

واہ واہ وہ چہرہ نور علی نور نبی کا
دیدہ اہل نظر کو جس سے حاصل نور ہے

کون یہ بخشی جائینگی عاصی وہ سب کا شفیع | ورگہ حق مین شفاعت جو کری منظور ہی
یا نبی اٹھو ملو اس عاشق بیمار سے | اضطراب ہجر مین مدت سی یہ مہجور ہی
ذرہ ناچیز کو گر تم بناؤ آفتاب | مہربانی سی تری ای مہربان کیا دور ہی
مظہر نور تجلی ہی ترا عالی مکان | وقت جلوہ بیت جسکی ہمسری سی طور ہی
حاکمان سرزمین سارے تری محکوم ہین | تیرا بندہ وہ اگر قیصر ہے یا فغفور ہی
تاب کیا ہی تیری رخ کی روبرو ہو آفتاب | سامنی آئے تری کیا چاند کا مقدور ہی
وعدہ یعطیک ربک کر چکا ہی کردگار | یا نبی حق کو رضامندی تری منظور ہی

سرور عالم کا ہی مداح سرور اندنون
پاکے یہ عزت نہایت خوش بہت مسرور ہی

غزل فارسی

سنگ را گوہر نماید کیمیائے مصطفے | خاک را اکسیر سازد خاکپائے مصطفے
ابتدای دین و دنیا ابتدائے مصطفے | انتہائے جملہ عالم انتہائے مصطفے
در مقام دستگیری دست حق دست نبی | پنجۂ حق پنجۂ مشکلکشائے مصطفے
ہست در دار جہان از نبی دار امان | مامن ہر بیکسان و بیسرائے مصطفے
سرفرازی یافت ندر پایہ ہفت آسمان | عرش چون بوسید در معراج پائے مصطفے
عاشق ذات محمد عاشق ربانی ست | آشنای حضرت حق آشنائے مصطفے
بیشمار آمد عطایہائے ختم المرسلین | بے بہا آمد عطای بے بہائے مصطفے
فرش و عرش و کرسی و لوح و قلم و شمس و قمر | گرد حق روشن ز نور جانفزائے مصطفے
مصحف ناطق زبان احمدی صل علے | آیت رحمت کلام دلربائے مصطفے
در مدینہ گر رسد خاک تنم قبل از اجل | جسم و جان و روح روان سازم فدای مصطفے
الفت و لطف و محبت عدل و انصاف و کرم | در زمانہ کرد حق پیدا برائے مصطفے

در دماغ بندۂ مومن خیال احمدی ست | در دل مرد مسلمانست جاے مصطفی

خامۂ سرور نگون در سجدۂ شکرانہ شد
چون بمدحت تر زبان گشت از ثنای مصطفی

جسپہ مہر آپ کی اے سرور عالم ہوگی | غیر سے اُسکی محبت ہی بہت کم ہوگی
نقش پا آپ کا جس روز زمین پر ہوگا | روز و شب گردن گردون بھی ادھر خم ہوگی
دل ابتر کی بگڑ جائیگی حالت حضرت | زلف پیچان تری گر درہم و برہم ہوگی
اپنے بیمار کا خود کیجیے چارہ ورنہ | ان اطباؤں کی دوا اسکے لیے سم ہوگی
تیرے دیدار سے بیدل تری پائینگے مراد | تیری غمخواری سے امت تری بےغم ہوگی
مانی جائیگی قیامت کو شفاعت تیری | حق کو خاطر تری اس روز مقدم ہوگی
دم نکلجانے کو جب آئیگا لب پر حضرت | ہمکو امید ترے لطف کی اُس دم ہوگی
تیرے دیدار کے طالب کو نہین خواہش مال | اسکے کس کام اگر سلطنت جم ہوگی
پردہ دلمین چھپا رکھتا ہون الفت تیری | تھوڑی خلقت مری اس راز سے محرم ہوگی
روبرو حق کے قیامت کو نبی تیرے طفیل | بڑھکے توقیر خلیل عزت آدم ہوگی
تیرے بیمار کو کب ہوگا دوا سے مطلب | تیرے زخمی کو کہان خواہش مرہم ہوگی
ہوگا ہر وقت ترو تازہ نہال غم عشق | جب تلک دیدۂ گریان مین مری نم ہوگی
ختم بخشش کا نہین سلسلہ ہوگا جبتک | روبرو حق کے شفاعت نہ تری کم ہوگی
وقت غم آپ کا غم اپنا رہے گا غمخوار | بیکسی مین تری الفت مری ہمدم ہوگی
دل سے جائیگا نہین شوق ترے ملنے کا | بڑھتی دولت ترے غم کی نہ کبھی کم ہوگی
تم نہ گر بزم مین اے شمع نبوت ہوگے | مجلس عیش بھی اپنی صف ماتم ہوگی
تو اگر جائے گا اے غیرت گل گلشن مین | آنکھ نرگس کی ترے جلوے سے پرنم ہوگی

سروری سرور نادار کو ملجائیگی

تیری بخشش اگر اے سرور اکرم ہوگی

غزل فارسی

مکین کون و مکانست احمد عربی — امین ہر دو جہانست احمد عربی

بہ تن چو روح روانست احمد عربی — بجسم صورت جانست احمد عربی

شہ ولایت دنیا و دین درین دنیا — بفخر عزت و شانست احمد عربی

بوقت عاجزی و بیکسی و رنج و بلا — شفیع جملہ کسانست احمد عربی

بفیض بخشش و الطاف گوہر افشانی — روان چو بحر روانست احمد عربی

امیر و عام و سلطان و حاکم و عادل — بملک و در زمانست احمد عربی

بنور معرفت و اتحاد چون خورشید — باوج شرع عیانست احمد عربی

چو شمع میدہد از پردہ دلم جلوہ — درون سینہ نہانست احمد عربی

بدل تصور آن سرور جہان دارم
روان بنوک زبانست احمد عربی

وہ چمکا ملت اسلام کا تارا محمد سے — کہ پہونچا شرق سے تا غرب چمکارا محمد سے

کوئی بھی اور رکھتا ہے یہ رتبہ ذات باری میں — بھلا زیادہ خدا کو کون ہے پیارا محمد سے

مسیحا بھی شفاخانہ مین حضرت کے اگر آتا — دوای درد دل لیتا وہ بیچارہ محمد سے

گیا گذرا ہوا جو پھر گیا حضرت کے فرمان سے — خدا نے اسکو مارا جو گیا مارا محمد سے

در دولت پہ اگر صرف دربانی کیا کرتے — اگر ملتے کہین اسکندر و دارا محمد سے

مدینہ مین اگر پہونچا ہے مجکو ہے قسمت — عیان کردون مین اپنا مدعا سارا محمد سے

نبوت کی گواہی دیچکا ہے حکم سے حق کے — کلام اللہ مین ہر ایک سیپارہ محمد سے

کفیل کار ہو گر بخیہ غم سے چھوڑا لینگے — فقط امید رکھتا ہے یہ ناکارہ محمد سے

کبھی غمگین نہو منجانۂ دنیا مین تو سرور
اگر بیمار غم ڈھونڈھو کوئی چارہ محمد سے

خدا تک جو کوئی پہونچا وہ بس پہونچا محمد سے	یہ پایا جسنے پایا اُسنے ہے پایا محمد سے
وجود عالم امکان بنا سارا محمد سے	خدا نے ساری خلقت کو کیا پیدا محمد سے
پیام ایزدی امت کو جب پہونچا محمد سے	تو پایا حق رسی کا راستہ سیدھا محمد سے
نہ تھا ہرگز نہو گا اور نہ ہے اس دار ہستی مین	کوئی بہتر محمد سے کوئی اچھا محمد سے
محمد سے ملی تعلیم عرفان ساری خلقت کو	سبق سب نے لیا علم حقیقت کا محمد سے
کسی مرد ولی کا یا نبی کا یا فرشتے کا	نہین درگاہ حق مین مرتبہ اعلی محمد سے
محمد نے بقرب ایزدی معراج پایا ہے	نہین حائل رہا باقی کوئی پردا محمد سے
محمد کی بلندی سے بلندی چرخ نے پائی	ستارہ چاند اور سورج کا ہے چمکا محمد سے
چمک آئے ستارے چاند سورج ہو گیا روشن	ظہور نور ربانی ہوا ایسا محمد سے
محبت غیر کی کیونکر سمائے میرے سینے مین	فقط رکھتا ہے الفت یہ دل شیدا محمد سے
محمد ابر نیسان بنکے برسا ساری خلقت پر	ہوا جاری خدا کے فیض کا دریا محمد سے
ہدایت ہو گئی راہ خدا کی سب خدائی کو	زمانے کو نکوئی کا ملا حصہ محمد سے
ہوئی تحریر جب دم سرنوشت عالم دنیا	قلم نے ابتدا ایجاد کا لکھا محمد سے
محمد سے صفات ایزدی کی جلوہ دکھلایا	وجود ذات کا چہرہ نظر آیا محمد سے
نظر آتا نہ تھا جو نور وہ آنکھوں مین اٹھایا	کبھی ہمنے نہ دیکھا تھا جسے دیکھا محمد سے

گنہگاروں کو خود بخشیگا یا بخشائیگا سرور
فقط امید ہے ہمکو خدا سے یا محمد سے

سورج خجل ہے حسن پیمبر کے سامنے	مہ منفعل ہے اس رخ انور کے سامنے
پائین جگہ جو روضۂ اطہر کے سامنے	گھر اپنا ہم بنا لین اسی گھر کے سامنے

بیشک خدا کا گھر ہو اسی گھر کے سامنے
جنت کا در کھلا ہو اسی در کے سامنے

حضرت سے انکی ایک محبت خرید لون
یہ نقد جان نکالکے اور دہر کے سامنے

عالی مکان ہو سب سے مکان محمدی
دروازہ سب کے پست ہین اس در کے سامنے

گھر ہو اگر مدینے مین اپنا تو ہم رہین
جیتے نبی کے سامنے اور مر کے سامنے

ختم النبی کے روبرو ہین سارے انبیا
ہون ذرے جیسے نیر اکبر کے سامنے

خم گردن فلک ہے محمد کے روبرو
ہے عرش سرنگون اسی سرور کے سامنے

خم گردن فلک ہے محمد کے روبرو
آئینہ اپنے سینے کا ہم دھر کے سامنے

بھر بھر کے جام پائینگے جب روز جائینگے
امت کے پیاسے ساقی کوثر کے سامنے

عاصی ہے روسیاہ ہو کیا منھ دکھائے گا
سرور بچارہ حضرت سرور کے سامنے

رہبر ہر دو جہان ذات رسول عربی
ہادی کون و مکان ذات رسول عربی

سید اہل عطا محرم اسرار خدا
سرور دور زمان ذات رسول عربی

کرتی ہین چارہ گری سبکی بالطاف ولی
سنکے فریاد و فغان ذات رسول عربی

حشر کے روز جو سب ہونگے گرفتار تعب
کام آئیگی وہان ذات رسول عربی

عالم علم خدا واقف راز مولی
مخبر صدق بیان ذات رسول عربی

سبکے آقا ہین یہی بندونکے مولی ہین یہی
ہیگی ہر جسم مین جان ذات رسول عربی

بر سر چرخ برین یا کہ کہین زیر زمین
ثانی رکھتی ہے کہان ذات رسول عربی

سرورا کون ترا حشر کو ہمدم ہوگا
تجکو بخشائیگی ہان ذات رسول عربی

یار حق ہو جو کوئی یار رسول اللہ ہی
خلق کا دلدار دلدار رسول اللہ ہی

سب سے اعلی ایک دربار رسول اللہ ہی
بادشاہ دہر سرکار رسول اللہ ہی

طالبان حق اسی کو کہتے ہین مطلوب خدا
جو کوئی دل سے طلبگار رسول اللہ ہے

حسن دلجوئی ہے مظہر حسن آلہ
مطلع انوار دیدار رسول اللہ ہے

حشر تک خندان رہیگا لالہ زار احمدی
تا قیامت تازہ گلزار رسول اللہ ہے

عرش و کرسی و زمین و آسمان لوح و قلم
سچ اگر پوچھو تو اظہار رسول اللہ ہے

قطرہ قطرہ ہی اسی کے بحر سے پیدا ہوا
ذرہ ذرہ لمعۂ انوار رسول اللہ ہے

ساری خلقت جن و انسان دام و دد وحش و طیور
دل کی خواہش سے طلبگار رسول اللہ ہے

بندگان حق مین ہر دہ بندہ اہل قبول
جو کہ بندہ بندۂ زار رسول اللہ ہے

رو برو کیونکر نہ جھکجائے فلک مثل ہلال
تیغ دین ابروے خمدار رسول اللہ ہے

غزل

سروری پاکر ہوا ہے سرور ملک سخن
جب سے سرور کفش بردار رسول اللہ ہے

فارسی

رحمۃ للعالمینے یا محمد مصطفےٰ
مقتدا اے مومنینی یا محمد مصطفےٰ

قائمی بر تخت عز و جاہ چون شاہنشہان
سرور مسند نشینی یا محمد مصطفےٰ

بہر خیل گمرہان زمرۂ گم گشتگان
رہبر راہ یقینی یا محمد مصطفےٰ

سر گروہ انبیا و تاجدار اولیا
شاہ ختم المرسلینی یا محمد مصطفےٰ

مالک ملک جہان صاحب کون و مکان
صاحب تاج و نگینی یا محمد مصطفےٰ

جلوہ گر ہستی با وجہ حسن مثل آفتاب
ہمچو مہر روشن جبینی یا محمد مصطفےٰ

افسر فرق سران سرور شاہنشہان
وارث دنیا و دینی یا محمد مصطفےٰ

مطلع نور محبت مورد لطف اِلٰہ
مہبط روح الامینی یا محمد مصطفےٰ

در فصاحت افصحی و در بلاغت ابلغے
در حلاوت انگبینی یا محمد مصطفےٰ

گشتۂ مختار بر گنجینہ ہای معرفت
بر امانتہا امینی یا محمد مصطفےٰ

سروری یابد میان جملہ ہمچشمان خویش

گر سوے سرور یہ بینی یا محمد مصطفے

بخشدی امت خدا نے مصطفے کیواسطے
سب کو راضی کردیا اسکی رضا کیواسطے

پاؤن گھر بیٹھے مرادین تمسے اپنی یا نبی
باز گر باب اجابت ہو دعا کے واسطے

غیر کا محتاج بندی کو نہ کیجے یا جناب
خود مری لیجے خبر حضرت خدا کے واسطے

فخر حاصل ہو گیا اے افتخار دو جہان
تیری پابوسی مین عرش کبریا کے واسطے

دین اور دنیا مین کافی ہے ذریعہ آپ کا
یا محمد اولیا و انبیا کے واسطے

بیکسون کے آپ کس ہو اے شفیع عاصیان
جاے امید آپ ہو اہل خطا کے واسطے

تم ہو اے خیر البشر خیر جہان خیر الانام
خیر اس مفلس کو دو خیر النسا کے واسطے

حرز جان ہیجان ہے نام نامی آپ کا
پر اثر تعویذ ہے دفع بلا کے واسطے

حق نے تمکو عالم ایجاد مین پیدا کیا
لطف و احسان کے لیے جود و سخا کیواسطے

دو دوا اپنے شفاخانہ سے اے رشک مسیح
میری بیماری مہلک لا دوا کے واسطے

سرخرو ہر دو مین رکھیے شاہ مردان کے لیے
مجھکو دو عزت شہید کربلا کے واسطے

عالم ہستی مین ہستی بندۂ نابود کی
ہے تری خدمت مین عرض التجا کے واسطے

سرور بے دست و پا کی لو خبر اے دستگیر
غوث اعظم دستگیر اولیا کے واسطے

یا نبی پہلے وہ تیری خاک پا پیدا کرے
خاک سے جو کیمیا گر کیمیا پیدا کرے

دیکھے بے پردہ وہ تیرے نور کو یا مصطفے
اپنے جو آئینہ دلمین صفا پیدا کرے

منزل مقصود تک پہونچے بصدق و راستی
راہ حق مین جو کہ تمسا رہنما پیدا کرے

جسپہ تو خوش ہے نبی اسپر خدا ہے مہربان
حق ہے راضی اس سے جو تیری رضا پیدا کرے

کون ہو وے خاتم پیغمبران تیرے بغیر
قرب حق مین کون ایسا مرتبا پیدا کرے

بندۂ مضطر کہ ہے بے اختیاری مین اسیر
یا رسول حق بجز امداد کیا پیدا کرے

ہمکو وہ پائیگا ای محبوب حق سردار دین — جو کہ دلمین ولا حب خدا پیدا کرے
چھوڑ کر لاہور کو پہونچون مدینہ یا نبی — پر اگر تو میرے دلمین حوصلہ پیدا کرے

لکھ سکیگا مدح پاک مصطفی امید ہے
پہلے ای سرور اگر فکر رسا پیدا کرے

ہوئی ہی جسقدر خلقت خدا کی — بڑی ہی شان سب سی مصطفی کی
ہوا وہ کیمیا گر جسکو حضرت — ملی اکسیر تیرے خاک پا کی
اڑا لیجا ہی یثرب مین مری خاک — مدد ہو مجھپہ گر باد صبا کی
بنا پر اوج دین مانند خورشید — سراپا نور تیرا جسم خاکی
محمد دیکھو اس بیدل کی حالت — سنو فریاد اپنے مبتلا کی
نبی سائل کو دو جو مانگتا ہے — کرو پوری مراد اپنے گدا کی
تمہین زہرا کے فرزندوں کی سوگند — قسم تم کو علی المرتضی کی
کہ راہ حق کی مجھکو دو دکھاؤ — عطا منزل کرو خوف و رجا کی
مجھے خورسند رکھو ابتدا مین — اٹھا دو فکر دل کے انتہا کی

کرو ایسا صفا سرور کا سینہ
نہو اسکا کوئی دنیا مین شاکی

نبی کا ثانی خدا کا بندہ فلک کی اوپر زمین کے نیچے — نتھا نہ ہی اور نہوگا اصلا فلک کی اوپر زمین کے نیچے
ظہور نور نبی ہی ہر جا فلک کی اوپر زمین کے نیچے — اسی کا آتا نظر ہی جلوا فلک کی اوپر زمین کے نیچے
خدا نی بخشا ہی تاج شاہی اسیکو از ماہ تا بماہی — زمانہ مانی ہی حکم جسکا فلک کی اوپر زمین کے نیچے
ادھر زمین اسکی زیر فرمان ادھر ہی محکوم چرخ گردان — وہ ہی زمانہ کا کارفرما فلک کی اوپر زمین کے نیچے
یہ حسن سیرت جمال صورت یہ نور معنی کمال صورت — کہین کسی نی سنا نہ دیکھا فلک کی اوپر زمین کے نیچے
ہوا تھا معراج کسکو پہلی ملا تھا یہ تاج کسکو پہلی — یہ پایہ پہلی تھا کسنی پایا فلک کی اوپر زمین کے نیچے

کہیں ہے سورج کہیں قمر ہے کہیں ہے جن او کہیں بشر ہے
یہ جلوہ ہے نور احمدی کا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

جہانمیں مل نہ پاں جہانمیں مکین میں جن زمین کا مکین
ہیں سارے نعت نبی میں گویا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

نبی جو ہیں سکو خدا کے پیارے فرشتے اور جن و انس سارے
سبھی ہو رکھتی ہیں سب تولا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

فلک ہے جبتک زمین ہے جبتک قیام عرش بریں ہے جبتک
رہیگا حشر تک دین کا چرچا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

احد نے احمد کو جب بلایا مکانسے تا لامکان دکھایا
رہا نہ حائل تھا کوئی پردہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے

فلک نے حد تھیں جھکایا زمین نے سجدہ میں بار بارا
اثر حکومت کا جسکے پہونچا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

نبی کی تصویر لوح دلپر جھکا کے سر دیکھ لے تو سرور
کہاں تو ڈھونڈھیگا زیر و بالا فلک کے اور زمین کے نیچے

ہم بھی گر دیکھیں کہیں صورت رسول اللہ کی
لکھ لیں دل کی لوح پر صورت رسول اللہ کی

ایسا حامی جسکے سر پہ ہو اور ایسا شفیع
کیوں نہو پھر جنتی امت رسول اللہ کی

تھا عزیز مصر بھی جنکا غلام زرخرید
ایسی حرمت ایسی تھی عزت رسول اللہ کی

خلق میں کب پائی جا سکتے ہیں خلق احمدی
اہل صورت میں کہاں سیرت رسول اللہ کی

خامۂ مداح ہووے شکل طوبے سربلند
لکھی جائے اس سے گر عظمت رسول اللہ کی

نیستی و ہستی و دنیا و دین ارض و سما
راحت گر پوچھو تو ہے دولت رسول اللہ کی

بے نصیبوں کو بھی حاصل ہو گیا اس سے نصیب
ہو گئی تقسیم جب نعمت رسول اللہ کی

میم کا پردہ سا کچھ احمد میں باقی رہ گیا
تھی احد سے اسقدر قربت رسول اللہ کی

تابع حکم نبی ہے بندۂ فرمان حق
عین بیعت حق کی ہے بیعت رسول اللہ کی

سرنگوں جسنے سر ارض و سما ہے کرلیا
واہ وا وہ زور اور ہمت رسول اللہ کی

یا الٰہی سرور بیجان کی ہے بس یہ دعا
دلمیں ہو اسکے فقط الفت رسول اللہ کی

جتنی امت ہے رسول اللہ کی ؎
سر بسر مقبول ہے اللہ کی ؎

جو غلامان نبی کی قدر ہی — عزت ایسی کب ہی شاہنشاہ کی
اسکے دروازے کے ہین جتنے فقیر — چاہ کب رکھتے ہین مال و جاہ کی
لا سے اسنے کر دیا اثبات حق — شرح سمجھی جس نے الا اللہ کی
نور احمد نے دکھایا ہے ظہور — کیا بدلکر شکل مہر و ماہ کی
کاہ کو چاہین تو کردین اب کوہ — کوہ کو صورت بنا دین کاہ کی
کیون نہ وہ گمراہ آئین راہ پر — جسکو وہ کر دین ہدایت راہ کی
ہے محب حق وہی جسکو فقط — ہو محبت اس حبیب اللہ کی
یوسف مصر محبت ہے وہی — چاہ جو رکھتا ہو اسکے چاہ کی

مان لو سرور کی حضرت التجا
عرض ہے یہ فی سبیل اللہ کی

حلیۂ مبارک

مجتبےٰ خیر الوریٰ نور الہدیٰ صلِ علے — احمد مرسل محمد مصطفےٰ صلِ علے
سرور و سید رسول ہاشمی امی لقب — ناسخ الادیان و ختم الانبیا صلِ علے
قامع بنیان کفر و صاحب سیف و قلم — شاہ عالیجاہ با تاج ولوا صلِ علے
خیر خواہ خلق با خلق نکو خیر الانام — خیر دنیا خیر دین خیر الوریٰ صلِ علے
نور حق تھا نور وہ نور علے نور نبی — جلوہ گر جس سے ہوا ارض و سما صلِ علے
معدن خوبی وہ جسم سرور دین واہ وا — وہ سراپا حسن حسن دلربا صلِ علے
کیا وہ سر تھا تاج سرداری کلاہ سروری — سروران ملک دین جسپر فدا صلِ علے
غیرت ظلمات وہ حضرت کے گیسوے سیاہ — پایا جنسے خضر نے آب بقا صلِ علے
کالی زلفین سورہ واللیل کی شان نزول — لیلۃ القدر اس سے شرمندہ صفا صلِ علے

پیچ سے جسکے کھلی تھی سیکڑون پیچون کے پیچ
واہ کیا پیچان تھی وہ زلف دوتا اصل سے علے

مرتبہ پیغمبر کے پایا اسکی زلفون نے مقام
کیا بڑا رتبہ انھین حق سے ملا اصل سے علے

تھی کھلی پیشانی کیا حضرت کی نور ایزدی
آسمان حسن پر شمس الضحے صل سے علے

ایسا چہرہ چہرۂ خورشید جس سے منفعل
چاند جسکے نور سے پر داغ تھا اصل سے علے

مطلع صبح تجلی روئے پر نور نبیؐ
صورت خود منظہر نور خدا اصل سے علے

گندمی رنگت وہ رنگت آپکی سرخ و سفید
صورت محبوب با حسن لقا اصل سے علے

ناک وہ سیدھی رخ پر نور پر کھینچی ہوئی
بر سر قرآن الف لکھا ہوا اصل سے علے

چشم حق ہین جای چشم خلق عین معرفت
چشمۂ فیض اتم کان حیا اصل سے علے

کحل مازاغ البصر انکھو مین وہ چھایا ہوا
مردمک روشن بنور ماطغے اصل سے علے

ابروے خمدار پر خم خنجر مسلول حق
حق سے باطل کردیا جسنے جدا اصل سے علے

سطر مین دو باریک ابرو کی وہ پیوستہ بہم
دو جگہ لکھا ہوا اصل سے علے اصل سے علے

کان تھے دو کان فیض و کان فضل حق
کان رکھتے جسطرف سنتے صدا اصل سے علے

دو لب جانبخش آب زندگی جنکے حضور
مردہ اٹھ بیٹھے وہین کہتا ہوا اصل سے علے

دانت وہ روشن ستارونکی لڑی باندھے ہوے
موتیون کا گنج خوبی سے بھرا اصل سے علے

وہ زبان حق ترجمان خواہ حق گو حق بیان
دین حق جس سے عطا ہمکو ہوا اصل سے علے

ذوق بخش جان و دل شیرین کلامی آپکی
میٹھی باتین اور سخن پر ذائقہ اصل سے علے

ذکر حق مین دمبدم مشغول حضرت کی زبان
گویا قال اللہ مین صبح و مسا اصل سے علے

ریش وہ حضرت کی نورانی رخ پر نور پر
کی زیارت جسنے نور آبڑھ گیا اصل سے علے

گردن ایسی وہ کہ گردنکش زمانے کے تمام
گردنین اپنی وہان دیتے جھکا اصل سے علے

دستگیر عاجزان حضرت کہ دست حق پرست
دستگیری کام تھا جنکا سدا اصل سے علے

فیض دنیا فیض دین جاری تھا جنکے ہاتھ سے
پنجۂ خور کی طرح پنجہ کھلا اصل سے علے

ایسی بخشش دونون عالم یکدم مین بخشدین
دین اور دنیا کرین یکجا عطا صل علے

دست نازک کی وہ لمبی پتلی انگلیان
پنجہ مرجان سا وہ پنجہ صفا صل علے

ناخن دست نبی روشن ستارے نور کے
اور ہتھیلی صورت مہ خوش لقا صل علے

وصف مین جنکے کلیم اللہ گویا تھے مدام
اور ید بیضا کو تھا حاصل ضیا صل علے

ساعد سیمین وہ روشن اور وہ بازو گول گول
شمع کے مانند روشن دائما صل علے

ایسے بازو بازوے پرزور پیغمبر کے تھے
زور کمزورون کو حاصل جس سے تھا صل علے

دوش تھی وہ دوش ہمدوشی سے جسکے سربسر
پست تھا ہر وقت عرش کبریا صل علے

پشت پیغمبر وہ پشتیبان کہ جسکی پشت سے
پشت ہے امت کو تا روز جزا صل علے

پشت پر مہر نبوت کی گئی بہر ثبوت
آئے جب دنیا مین ختم الانبیا صل علے

سینہ وہ سینہ کہ آئینہ تھا حق کے فیض کا
حق ہی حق آتا نظر جس سے صفا صل علے

سینہ صافی پہ وہ خط صفا باریک تر
اور وہ خوشخط ناف تک پھیلا ہوا صل علے

خط آزادی تھا دوزخ سے وہ امت کے لیے
جو کہ لائے تھے نبی حق سے لکھا صل علے

بال بال اس خط کا ذاکر تھا بذکر ذوالجلال
ذکر تھا تسبیح یا تہلیل یا صل علے

پیٹ وہ فاقہ کشی مین سربسر عادت پذیر
وہ کمر باندھے ہوے بہر غزا صل علے

سختی اور محنت کشی اور بردباری واہ وا
پیٹ پر فاقہ مین پتھر باندھنا صل علے

راہت ترموزون وہ قد حضرت خیر البشر
اور وہ رہنا اسکا بے سایہ سدا صل علے

وہ قدم جو وہ طبق جنکے رہین زیر قدم
پاؤن جو دنیا کو مارین پشت پا صل علے

سرورا دونون جہانمین سروری چاہے اگر
ورد کر صل علی صل علے صل علے

حشر تک خندان ہے گلزار بہار احمدی
پاک ہے داغ خزان سے لالہ زار احمدی

سر ملا سکتا ہے وہ جبین کہان جسکے لیے
طوق ہو گردن کا زلف پیچدار احمدی

اہل بنیش خاکساران نبی ہین جسقدر
سرمہ کرلیتے ہین آنکھو مین غبار احمدی

بلبل باغ نبی کا گل سے رتبہ ہی بلند
چاند پر رکھتا شرف ہی داغدار احمدی

طالب ذات محمد ہر جگہ مطلوب ہے
جابجا مخدوم ہے خدمتگزار احمدی

ہے عدو اللہ بیشک دشمن ذاتِ نبی
یار حق ہے فی الحقیقت دوستدار احمدی

اہل دل کرتے ہین دل انکو قربان رسول
اہل جان ہین جسم و جانسے جان نثار احمدی

کسکی ہی توقیر دنیا مین محمد کے بغیر
دین مین حاصل ہی کسکو اقتدار احمدی

مدح مین نازل ہوا ہی جسکے قران عظیم
اس سے بڑھکر اور کیا ہوا افتخار احمدی

سوز دلسے روشنی دیتا ہی بجلی کیطرح
عاشق روے محمد بیقرار احمدی

دیکھیے ہوے گا کب روضہ پہ جاکر خاکبوس
طالب دیدار سرور خاکسار احمدی

بیشک خدا کا سایہ ہی سایہ محمدی
عرش برین کا پایہ ہی پایہ محمدی

صورت نبی کی ہیچ شرافت مین ماہ ہی
خورشید اوج حسن ہے چہرہ محمدی

کیونکر نہ بخشے جائینگے عاصی روز حشر
حق سے ملا ہی جنکو وسیلہ محمدی

شمس و قمر بھی محو ہوے اسکے نور مین
چمکا جب اوج دین پہ ستارہ محمدی

افضل نبی کا ذکر ہی ہر ایک ذکر سے
اعلی ہر ایک کلمہ سے کلمہ محمدی

سینہ پہ میرے لکھی ہی تصویر مصطفی
منقوش لوح دل پہ ہی نقشہ محمدی

اعلی ہر ایک دین سے محمد کا دین ہی
بیشک طریق حق ہی طریقہ محمدی

یہ شان احمدی بھلا کسکو نصیب ہے
حاصل کہان کسیکو ہی رتبہ محمدی

مطلوب روز حشر ہو سرور اگر نجات
مانگ اپنے حق سے ایک ذریعہ محمدی

تجھپہ اے ختم الرسل کار رسالت ختم ہے
اے نبی دو جہان تجھپہ نبوت ختم ہے

تو امین حق ہے اور تجھپر امانت ختم ہے | دین و دنیا تجھ سے قایم اور دیانت ختم ہے
یا امیر المومنین تجھپر امامت ختم ہے | رہنمائی منحصر ہے اور حمایت ختم ہے
ختم ہے مردونمین تجھپر مردمی ہے مرد حق | پہلوان دین ہے تو تجھپر شجاعت ختم ہے
ختم ہے مشکلکشائی تجھپہ اے مشکلکشا | مہربانی بس اتم الفت حمایت ختم ہے
انبیا و اولیا تیری ہین سب حلقہ بگوش | اے عزیز خلق تجھپر فخر و عزت ختم ہے
سرور پیغمبران لاریب ہے تو یا نبی | تجھپہ بیشک معجزہ بس ہے کرامت ختم ہے
بس ہے تجھپر مرحمت اے رحمۃ للعالمین | اے شفیع المذنبین تجھپر شفاعت ختم ہے
اے حبیب خلق محبوب خدا مطلوب دین | ختم ہے تجھپر محبت اور مروت ختم ہے
مل گیا علم لدنی تجھکو حق کے علم سے | فضل ہے بس تجھپہ اے فاضل فضیلت ختم ہے

خاتمہ بالخیر ہو تیرا بھی سرور کر دعا
اب جو نعت سروری بازیب و زینت ختم ہے

مخمس از مصنف کتاب

یا رسول اللہ خوش کردو دل ناشاد کو | رام کردو نفس سرکش کافر جلاد کو
نرم پتھر کو اور موم اس فولاد کو | یا محمد مصطفے سن لو مری فریاد کو
اے شہ مشکلکشا پہونچو مری امداد کو

چاند اور سورج کا تیری نور سے چمکا ہے نور | جلوہ تیری نور کا روشن ہوا نزدیک و دور
تیرے خاطر مین نبی جن و بشر غلمان و حور | تیری ہستی سے فقط ہستی نے پایا ہے ظہور
کر دیا آباد تو نے عالم ایجاد کو

دیکھتا لیلی کو مجنون کس لیے یا مصطفے | گر ترا آتا نظر اسکو جمال دلربا
کیون عزیز مصر سے رکھتی زلیخا التجا | جان شیرین کیون وہ شیرین کو لیے کھو بیٹھتا

تیری صورت گر نظر آتی کہین فرہاد کو

حق نے لکھی ہی تری تصویر کیا حق کی قسم
دل کے آئینہ سی جو دیتی ہی جلوہ دمبدم
تیرا نقشہ کر سکین تصویر گر کیونکر رقم
پھینکدین ہاتھوسی اپنے یک قلم اپنا قلم
آپ گر صورت دکھا دین مانی و بہزاد کو

چہرۂ ہستی کو ترے حسن سے زینت ملی
عرش و کرسی کو تری وسعت سے ہی وسعت ملی
مہر و مہ کو روشنی افلاک کو رفعت ملی
آگ کو تجھسی بلندی خاک کو عزت ملی
آبداری آب کو تیزی و تندی باد کو

ہجر مین ہو دیکھیے آخر کو کیا انجام دل
غم مین کیسے ہو قیام جان و استحکام دل
ہو وے بے دیدار حاصل کسطرح آرام دل
رونے سے کیونکر بھلا بنجاے اپنا کام دل
بانی یہ ہو محکمی کس طور اس بنیاد کو

عزت اور حرمت مین حضرت تجھسے اعلی کون ہی
پایۂ عز و شرف سے تجھسے اونچا کون ہے
تجھسے افضل تجھسے بہتر تجھسے اچھا کون ہے
تیرے ہمرتبہ فرشتو نمین فرشتہ کون ہی
مرتبہ ایسا ہے حاصل کون آدم زاد کو

واسطہ بیشک ولی رکھتا ہی وہ اللہ سے
جسکو ہی حاصل خدا کی چاہ تیری چاہ سے
درگہ حق مین پہونچتا ہے تری درگاہ سے
بھولتا ہرگز نہین دنیا مین حق کی راہ سے
یاد جو رکھتا ہے حضرت دلمین تیری یاد کو

تیرے بندی ہین فقط سب بندگان اہل دین
بادشاہان زمانہ ہین غلام کمترین
سرنگون رہتے ہین سرداران با تاج و نگین
آپ کے محکوم ہین سب حاکمان سرزمین
مانتے ہین مرشدان دین ترے ارشاد کو

ہون ترا مداح اے پیغمبر آخر زمان
جب تلک جاری قلم اپنا ہی اور گویا زبان
نام نامی آپ کا ورد زبان ہی ہر زمان
اسپہ سب خلق جہان خرد و کلان پیر و جوان

آفرین کہتے ہین مجھکو اور مری استاد کو

مست کردو ایسی دیوانی کو اپنے جام سے
باندھ لو حضرت اسی گیسوی عنبر فام سے
تا رہے حاصل فراغت اسکو ہر اک کام سے
چھوڑ دو مت جسکو رہے دام اسکا اپنے دام سے
قیدی اب اپنا بنالو سرور آزاد کو

مخمس بر غزل مصنف

نبوت کا محمد بادشہ والی ولایت کا
قیامت کا وسیلہ مصطفے حیلہ سعادت کا
محمد خلق کا فرمانروا حاکم حکومت کا
طریقت کا نبی ہے رہنما ہادی شریعت کا
حقیقت مین وہی واقف ہوا اسرار حقیقت کا

نبی کے خلق سے خلق وادب نے پالیا رتبہ
نبی کی ذات سے اسلام نے حاصل کیا رتبہ
نبی کی خوبی صورت سے خوبی کو ملا رتبہ
نبی کے مرتبے سے دو جہان مین بڑھ گیا رتبہ
کرامت کا شرافت کا نجابت کا سعادت کا

ہوا فیض خدا جاری نبی کی ذات سامی سے
ملی عزت عزیزونکو محمد کی غلامی سے
اٹھایا فائدہ سب خلق نے خلق گرامی سے
نشان ظاہر ہوا دنیا مین انکے نام نامی سے
محبت کا مروت کا سخاوت کا مودت کا

بتسلیم زمانہ مصطفے نے راج پایا ہے
وہ بالا مرتبہ پایا ہے اور معراج پایا ہے
شہان کشور روی زمین سے باج پایا ہے
عزیز و سرور عالم نے حق سے تاج پایا ہے
خلافت کا امامت کا نبوت کا رسالت کا

نبی کے دین سے دلکا مدعا پایا ہے امت نے
نبی کے لطف سے حق کا پتا پایا ہے امت نے
نبی کی حق نمائی سے خدا پایا ہے امت نے
نبی کے راستے سے راستہ پایا ہے امت نے
ہدایت کا صداقت کا عبادت کا ریاضت کا

محمد پر نظر ہے مردم اہل بصیرت کو
محمد پر فقط امید ہے ارباب غفلت کو

تسلی اک محمد ہی سے اصحاب مصیبت کو ۔ محمد پر بھروسا ہے گنہگاران امت کو

عنایت کا رعایت کا حمایت کا شفاعت کا

محمد سے نشان حق کا ملا سارے زمانے کو ۔ نظر آیا خدا کا راستہ سارے زمانے کو
حقیقت کا پتا حاصل ہوا سارے زمانے کو ۔ محمد سے خزانہ مل گیا سارے زمانے کو

اعانت کا صیانت کا امانت کا دیانت کا

نبی کے فیض سے کون و مکان کو فیض پہونچا ہے ۔ نبی کے فضل سے دور زمان کو فیض پہونچا ہے
نبی کے علم سے پیر و جوان کو فیض پہونچا ہے ۔ نبی کی خوش کلامی سے جہان کو فیض پہونچا ہے

لطافت کا ملاحت کا فصاحت کا بلاغت کا

ہوا آغاز سب کا حضرت ختم الرسالت سے ۔ بندھا ہے واسطہ سب کا شہنشاہ نبوت سے
ملا فضل و ہنر ہر ایک کو اسکی فضیلت سے ۔ سبق پایا دبستان جہاں میں سب نے حضرت سے

مہابت کا صلابت کا نقابت کا قناعت کا

محمد کا رہیگا دین تا دور زمان باقی ۔ یہ دین باقی ہے جبتک ہے زمین و آسمان باقی
نہیں چھوڑا یقین میں اسنے کچھ وہم و گمان باقی ۔ نبی نے کشور دین میں نہیں رکھا نشان باقی

خیانت کا خشونت کا خباثت کا حماقت کا

نظر آتا ہے نور مصطفے رخسار ہستی میں ۔ اسی گل کا ہے جلوہ جلوہ گر گلزار ہستی میں
نبی کی گرم بازاری ہے اس بازار ہستی میں ۔ وجود احمدی سے ہے وجود اس دار ہستی میں

کرامت کا سلامت کا متانت کا صیانت کا

نبی کے دوستداروں نے خدا سے رتبہ پایا ہے ۔ نبی کے غمگساروں نے خدا سے رتبہ پایا ہے
نبی کے جان نثاروں نے خدا سے رتبہ پایا ہے ۔ نبی کے چار یاروں نے خدا سے رتبہ پایا ہے

صداقت کا عدالت کا سخاوت کا شجاعت کا

نبی کے پاس گر ہو تو کسی اچھے قرینے سے ۔ قدم اپنا کبھی باہر نہ رکھوں پھر مدینے سے

اٹھا دون جسقدر ہی نقش غیر انہی نگینے سے — سراپا در گردون داغ سرور انہی سینے سے
خصومت کا عداوت کا شقاوت کا مذمت کا

مخمس بر غزل ابوالمعانی

ای بفرق غربت تابندہ تاج سروری — ای بپای پایہ ات زیبندہ تخت برتری
ای زحسن چہرہ ات رخشندہ نور مشتری — ای بذات تو مزین مسند پیغمبری
ای خجل گشتہ زرویت آفتاب خاوری

ہست ذات تو خبرگیر جہان اندر جہان — خیر خواہ دشمنان و غمگسار دوستان
بار دلہا رغریبان تکیہ گاہ بیکسان — این جہان و آنجہان فارغ نہ از امتان
ہیچ پیغمبر نکردہ چو تو امت پروری

ہیچ آدم وارث خلد برین گردیدہ — ہمچو موسی مظہر نور یقین گردیدہ
ہمچو یوسف مالک ملک زمین گردیدہ — چون سلیمان صاحب تاج و نگین گردیدہ
حلقہ زد حکمت بملک مہر چون انگشتری

خلق عالم سربسر پروانہ شمع رخت — در جہان اہل نظر پروانہ شمع رخت
سید الشمس و قمر پروانہ شمع رخت — سرور اجن و بشر پروانہ شمع رخت
سوختہ در جلوۂ انوار تو حور و پری

رہنمای اہل دنیا ہادی دین متین — طالب و مطلوب حق محبوب رب العالمین
پیشوای اہل عرفان مقتدای متقین — سید الکونین ختم الانبیاء والمرسلین
مطلع نور ہدایت ماہ اوج رہبری

سرمہ اندر دیدۂ اہل بصیرت خاک تو — از غم از دست ہر دم عاشق غمناک تو
ہر کسی اندر جہان زد پنجہ در فتراک تو — گر نبودی یا نبی اللہ ذات پاک تو
ہیچ پیغمبر ندیدی دولت پیغمبری

یا نبی بر آسمان دین مه انور توئی — بی بها در بحر الطاف و کرم گوهر توئی
بیگمان بر اوج نیکو اختری اختر توئی — در گروه سروران ملک دین گوهر توئی

بر قد زیبای تو زیبد کلاه سروری

یا محمد کن کرم بر عاشقان زار خویش — کن منور دیده های مردم از دیدار خویش
روشنی ده ماه را از روی پر انوار خویش — یا نبی الله بر افگن پرده از رخسار خویش

تا شود روشن ز رویت آفتاب خاوری

ذات تست اندر جهان شمع شبستان کرم — جسم تو جسم مروت جان تو جان کرم
مثل تو بر نا نشد سروی به بستان کرم — جوهری چون تو نشد تابنده از کان کرم

تو عجب در یتیمی و عجائب گوهری

جلوهٔ نور تو شد رخشان ز انوار اله — نو گل حسن تو شد خندان ز گلزار اله
عین دیدار تو اندر دیده دیدار اله — ذات پاکت آمده سری ز اسرار اله

عقل هر کس کی رسد آنجا بفهم سرسری

سرورم پر جرم و پر عیب و خطا زار و خجل — از گناه خود بدنیا دائما زار و خجل
ای نبی مپسند این مداح را زار و خجل — بو المعالی بر درت آمد شها زار و خجل

بنده را بهر خدا از محنت و غم کن بری

مخمس بر غزل جامی رح

بخت یاری گو که عزم خانهٔ مولا کنم — چون غبار راه در راهش سر شیدا کنم
پر گهر آب دو دیده دامن صحرا کنم — کی بود یا رب که رو در یثرب و بطحا کنم

گه بمکه منزل و گه در مدینه جا کنم

بر در آن خانه گریانم ز بخت خویش ره — چار سو گردش بگردم مثل دور مهر و مه
دائما بر آستان خانه سایم ناصیه — بر کنار زمزم از دل بر کشم صد زمزمه

از دو چشم خونفشان آتشخانه را دریا کنم

یا حبیب الله بسوی خود بخوان این بنده را — یا مجیب الله اجابت کن برای حق دعا
یا نبی الله بشنو التجای این گدا — یا رسول الله بسوی خویش ما را ره نما

تا ز فرق سر قدم سازم ز دیده پا کنم

ای تو گر باشم بفردوس برین باشم خجل — گر روم در باغ بی روی تو گردم مضمحل
می‌نماید بی رخت در چشم من گل مثل گل — آرزوی جنت الماوا برون کردم ز دل

جستم این بس که بر خاک درت ماوا کنم

دل بداغ اشتیاقت چون چراغ افروز شد — وقت شب شد تیره دیوانه اندر روز شد
گاه در تاب و تپش شد گاه اندر سوز شد — صد هزاران دی درین سودا مرا امروز شد

نیست صبرم بعد ازین کامروز را فردا کنم

گر بیایی سوی من قربان سر راهت شوم — واله و مفتون حسن غیرت ماهت شوم
بیدل و بیجان ز عشق روی دلخواهت شوم — خواهم از سودای تو پابوس درگاهت شوم

یا بپایت سر نهم یا سر درین سودا کنم

پیش خود خوانی اگر خیر البشر یک لحظه — زنده گردد سرور خسته جگر یک لحظه
تا بساید بر سر پای تو سر یک لحظه — مردم از شوق تو معذورم مگر یک لحظه

جا میان سر نامه شوق دگر انشا کنم

مخمس

وقت پر کسکو کرین ای شاہ امت یاد ہم — بند غم سی ہوئین کسکی لطف سے آزاد ہم
اس دل ناشاد کو کیونکر کرین اب شاد ہم — یا نبی کس سے کرین بی آپ کے فریاد ہم

کس سے مانگین ای شہنشاہ معلے داد ہم

ہمجان ہی تیرے درد غم مین جان نیم جان — ناتوانی سی ہوا ہے تن سراپا ناتوان

جسم ہی کمزور اور بے مغز ساری استخوان
غم مین فرقت کی اُٹھاتی ہین ہزارون سختیان
سنگ ہین یا کوہ دیا آہن ہین یا فولاد ہم

صدق تو صدیق اکبر دو مجھ صدق و صواب
اور عمر کے واسطے دو کھول دل کے پیچ و تاب
دور کر دو مجھسے عثمان کی لیے رنج و عذاب
خاکسار اپنے پہ کیجے رحم بہر بو تراب
آتش غم مین نہ کرلین آبرو برباد ہم

دور ہین قرب محبت مین مکان بہر خدا
رکھو حاضر اپنی پابوسی مین ہمکو دائما
بندۂ نادار کو خدمت سی مت کیجے جدا
مجھکو بلوا لو مدینے مین اگر اے رہنما
ہو وین بندیخانۂ لاہور سے آزاد ہم

کس سی ملتا ہی ہمین دنیا مین دین تیرے بغیر
کس سی حاصل ہی ہمین صدق و یقین تیری بغیر
کون کرتا ہی صفا دل کا نگین تیرے بغیر
کوئی جب عقدہ کشا اپنا نہین تیرے بغیر
کس سے مانگین وقت مشکل یا نبی امداد ہم

گلشن عالم مین تم پیدا ہوئے مثل سہی
تمسے ہی سرسبز در شاداب باغ جنتی
شکل بلبل مجھکو تیری عشق مین ہی بیکلی
مثل قمری ہی مری گردن مین طوق بندگی
زیر سایہ ہین ترے ای ہمسر شمشاد ہم

اضطراب اب مبدم ہی اپنے دم کی واسطے
ہم ہوے پیدا فقط رنج و الم کی واسطے
ہے وجود اپنا جو دنیا مین عدم کیواسطے
محنت و درد و الم اور سوز غم کی واسطے
آئے کیون افسوس اندر خانۂ ایجاد ہم

مبتلا ہی درد دل اپنی ہی جان دردناک
غم کی بیماری دل بیدل کو کرتی ہی ہلاک
آتش ہجر انسے جلتی ہی ہمیشہ اپنی خاک
تیشۂ اندیشہ کرتا ہی جگر کو چاک چاک
کوہ غم رکھتے ہین دلبر صورت فرہاد ہم

ہے ہمین امید فضل سرمدی ہر حال مین
اور ہو شامل حال لطف سرمدی ہر حال مین

ہونگے جب مشکل کشا اپنے نبی ہر حال میں — اسلیے حامی ہیں جناب احمدی ہر حال میں

پھر رہیں غمخانۂ دنیا میں کیوں ناشاد ہم

سینے پر رکھیں ہم اپنے غم کی سل کسواسطے — آتش غم سے جلائیں اب گل دل کسواسطے

دلکو رکھیں اس جہان میں مضمحل کسواسطے — باندھ بیٹھیں خانۂ دنیا میں دل کسواسطے

کسلیے ہوں ایسے ویرانے میں اب آباد ہم

مان لی ہو مجھسے جب بیکس کی حق نے عاجزی — کی ہدایت رہنما بنکر براہ بندگی

ہے ہمیں ورد زبان ہر وقت حمد ایزدی — ہو گئے مشہور ہم دنیا میں مداح نبی

کیوں نہ لیں اس بات پر سرور مبارکباد ہم

مخمس بر غزل نعتی

نسیم صبح دعایم بمصطفی برسان — ز بندہ بندگی و عجز و التجا برسان

ازین فقیر بآن بادشہ دعا برسان — صبا بحضرت احمد سلام ما برسان

نیاز ذرہ بخورشید مصطفی برسان

تو اہل دولت و جاہی و ما فقیرانیم — غنی و مالک ملکی و ما غریبانیم

تو اہل وصف ثنائی و ما ثنا خوانیم — تو بادشاہ کریمی و ما گدایانیم

ز خوان فیض نصیبے بہر گدا برسان

ببخش از لب نوشین و اے جان نگار — حیات تازہ عطا کن بہ بندۂ بیمار

ز خدمت تو منم گرچہ دور اے دلدار — غبار خاک قدم را بدست باد سپار

درون دیدۂ مشتاق طوطیا برسان

چو قمری ست بشوق تو گردن تسلیم — ستادہ صورت سروم بخدمت تعظیم

ز دور دہر مرا در دلست داغ عظیم — چو بلبلم بخزان گنہ نزار و سقیم

تو از بہار شفاعت گل شفا برسان

ازان کرم کہ تو کردی بخلق دور زمن
ازان بہار کہ خندان زتست در گلشن
ازان نسیم کہ رونق تو دادہ بہ چمن
ازان لبت کہ بعیسی دمی رسید سخن

بے حیات بعشاق جان فدا برسان

کند بہجر تو سرور فغان فغان ہمہ حال
فدای روی تو ہر وقت ہر زمان ہمہ حال
دہی تو چارہ دلہای بے دلان ہمہ حال
برسد از تو بمقصد شکستگان ہمہ حال

دل شکستہ نعتے بمدعا برسان

مسدس

نور محمدی ہے جو سب کے حضور ہے
منظور جسکی روشنی نزدیک و دور ہے
اک لمعہ جسکے نور کا لمعان طور ہے
اک جلوہ جسکے جلوہ نسیو غلمان و حور ہے

روشن نبی کا مطلع خوبی پہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

اس نور کی تجلی سے شمس و قمر بنے
حورین نہین فرشتے بنے اور بشر بنے
قطرے بنے اسی سے اسی سے گہر بنے
جتنے ہین بحر و بر بنے اور خشک و تر بنے

روشن نبی کا مطلع خوبی پہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

اس نور سے ہر ایک کا نام و نشان بنا
اس نور سے زمانہ بنا اور جہان بنا
اس نور سے زمین بنی اور آسمان بنا
اس نور سے مکان بنا اور لامکان بنا

روشن نبی کا مطلع خوبی پہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

یا تنک ہوا سکی روشنی ایسی ہو آب و تاب
بیتاب جس سے ہوتے ہین مہتاب و آفتاب
شام و سحر کا جسمین نہین ہوتا انقلاب
مست کی لوگ جس سے برابر ہین بہرہ یاب

روشن نبی کا مطلع خوبی یہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

روئے حسین یہ نور ہو جس نور سے مدام
گلشن شگفتہ جس سے ہو بلبل ہو شاد کام
خندان ہو جس سے چہرۂ گلزار صبح و شام
یہ باغ جسکے فیض سے سر سبز ہے مدام

روشن نبی کا مطلع خوبی یہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

صورت نبی کی مطلع انوار کردگار
رخسار کیسی کھاتی ہین گل جس سے دل مین خار
چہرہ وہ چہرہ جس سے ہے آئینہ شرمسار
ہر باغ مین ہو جس سے نمایان نئی بہار

روشن نبی کا مطلع خوبی یہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

یہ نور ہے وہ نور کہ ہو جلوہ گر جدھر
سینہ صفا ہو روبرو آجائے حق نظر
فی الفور شام غم سے نمودار ہو سحر
جلوہ خدا کا ہووے عیان جس سے خلق پر

روشن نبی کا مطلع خوبی یہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

اس نور سے زمانہ نے پائی ہے روشنی
حق نے یہ روشنی یہ بڑھائی ہے روشنی
تیرہ دلون کو اب نظر آئی ہے روشنی
اندھون کو صاف جسنے دکھائی ہے روشنی

روشن نبی کا مطلع خوبی یہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

دیکھے اگر وہ صورت محبوب چاندنی
ہے کس حساب مین وہان محبوب چاندنی
جا کر عرق مین اپنے دہین ڈوب چاندنی
شرمندہ چاند جس سے ہے محجوب چاندنی

روشن نبی کا مطلع خوبی یہ نور ہے

جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

دنیا و دین کا صاف کھلا جس سے فیض ہے
جاری خدائی اپنا کیا جس سے فیض ہے
ہر صاحب یقین کو ملا جس سے فیض ہے
سورج کی طرح جاری ہوا جس سے فیض ہے
روشن نبی کا مطلع خوبی یہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

اس نور سے ہی حکم شریعت روان ہوا
اس نور سے ہی راہ طریقت عیان ہوا
اس نور سے ہی راز حقیقت بیان ہوا
اس نور سے نمود مکین و مکان ہوا
روشن نبی کا مطلع خوبی یہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

پرتو فگن یہ نور ہے دنیا مین کو بکو
جلوہ ہی اسکا اہل بصیرت کے روبرو
پوشیدہ چشم خلق سے رہتا نہین کبھو
سرور بچشم غور اگر دیکھے چار سو
روشن نبی کا مطلع خوبی یہ نور ہے
جس نور کے ظہور سے سارا ظہور ہے

مخمس

کاشکے ہم بھی کبھی شکل پیمبر دیکھتے
جلوہ گر نور خدا حضرت کے رخ پر دیکھتے
ماہ انور اوج خوبی پر منور دیکھتے
اپنے سینے کو بچشم غور ہم گر دیکھتے
دل کے آئینہ سے عکس روی دلبر دیکھتے

ملتے بیداری مین گر تم اے نبی محترم
خواب سے ہرگز نہوتے آشنا دنیا مین ہم
ملتے بیہوشی مین گر پھر رہتی ہم ہشیار کم
نیند سے ہرگز نہ آنکھین کھولتے دمنارہم
آپ کا روے مبارک خواب مین گر دیکھتے

جرم اگر پاتا ترے خمخانۂ الفت سے جام
رہتا خدمت مین ہمیشہ بندہ نبکر صبح و شام

فر دولت دیکھکر بنجاتا افریدون غلام
بہرہ ور بانی ترے در پر رہا کرتے مدام
گر ترا دربار دارا و سکندر دیکھتے

آئنہ حیرت مین آجاتا ترا رخ دیکھکر
داغ کھاتا جلوۂ رخسار سے نور قمر
خور خجل ہوتا اگر کرتا کہین تجھپر نظر
آنکھین جھکجاتین ستارونکی تبسم مین اگر
جلوۂ حضرت ترے دانتونکا گوہر دیکھتے

تم اگر اپنی طرف حضرت ہمین لیتے بلا
اور دکھاتے راستہ دربار گوہر بار کا
مانگتے ہرگز نہ اپنا مدعا تیرے سوا
غیر کے گھر پر کبھی جاتے نہ ہم یا مصطفےٰ
دیکھتے گر دار دنیا مین ترا در دیکھتے

جسم نورانی وہ کیسا جسم تھا مانند جان
جسکے جلوے سے ہوئی ظاہر زمین و آسمان
زیر سایہ جسکے تھی وحش و طیور و انس و جان
عرش سے اونچا تھا بیشک قد شاہ مرسلان
دیدۂ مردم پھر اسکا سایہ کیونکر دیکھتے

تم اگر چارہ گری کرتے مری بہر خدا
ایکدم مین اچھا ہو جاتا مریض لا دوا
تو اگر آتا تو بیشک سر سے ٹلجاتی بلا
جسم بے جان مین پھر آجاتا یہ دم نکلا ہوا
آخری دم مین اگر ہم تجھکو دم بھر دیکھتے

تیری صورت پہ دل و جان سے فدا ہوتے نہ ہم
والہ و مفتون حسن دلربا ہوتے نہ ہم
دیکھکر زلف مسلسل مبتلا ہوتے نہ ہم
تجھپہ عاشق یا جناب مصطفیٰ ہوتے نہ ہم
تیرے ہمصورت اگر دنیا مین دلبر دیکھتے

تو اگر آتا نظر اے مطلع نور صفا
چاند سورج کی طرف بیشک کوئی کم دیکھتا
رکھتے تیرے حسن کو مد نظر صبح و مسا
لوح دل پر کھینچ لیتے صاف نقشہ آپ کا
تیری صورت یا محمد گر مصور دیکھتے

کب گرفتار غم و رنج و ضرر رکھتے مجھے
حالت فرقت مین کب زیر و زبر رکھتے مجھے

اپنی خدمت میں فقط شام و سحر رکھتے مجھے — ازرہ لطف و کرم زیر نظر رکھتے مجھے

بندہ کی حالت اگر وہ بندہ پرور دیکھتے

رکھتے تھے مدت سے ہم شوق لقائے مصطفےٰ — جیتے جی لیکن نہیں حاصل ہوا یہ مدعا

بعد مردن ہی سوئے یثرب کہیں وہ حسرتا — خاک لے جاتی اڑا کر اپنی گر باد صبا

سرور عالم کا روضہ ہم بھی سرور دیکھتے

مخمس سید مرشد علی گیلانی بغدادی میدنی پوری تخلص عاصی برغزل مصنف

ہم ہیں مداح جناب شاہِ دوران آجکل — تیز رکھتے ہیں قلم ہر وقت وہ ران آج کل

صفحۂ قرطاس ہے اپنا زر افشان آجکل — صدق دلسے ہیں نبی کے ہم ثناخوان آجکل

مشتہر اہل سخن میں ہیں سخندان آجکل

دیجیے درمان مسیحائے زمان کیجے نہ دیر — درد و غم سے دیجیے مجھکو امان کیجے نہ دیر

شائق دیدار ہے یہ ناتوان کیجے نہ دیر — آو گر آنا ہے اب اے جان جان کیجے نہ دیر

ورنہ جائیگی نکل یہ جان بے جان آجکل

دن کو بے چینی ہے تیرے غم کے مارے یا نبی — شب کو بیداری میں گنتا ہوں ستارے یا نبی

ہوں پریشان حال فرقت میں تمہاری یا نبی — پیچ کھلجائیں دل ابتر کے سارے یا نبی

گر مجھے دکھلا دو وہ گیسوئے پیچان آجکل

غم کی ہر دم ہے دل بیتاب پر شدت نئی — ہر گھڑی نازل ہے جان زار پر آفت نئی

دن بدن ہوتا ہے اندیشہ نیا حسرت نئی — گردشیں ہر روز دکھلاتا ہے یا حضرت نئی

تیرے سرگشتہ کو یہ گردون گردان آجکل

زندگی دشوار ہے جانان تمہارے ہجر میں — ہے دل حسرت زدہ نالان تمہارے ہجر میں

اپنی جان زار ہے بیجان تمہارے ہجر میں — دیدۂ نادیدہ ہیں گریان تمہارے ہجر میں

داغ دل ہیں سر بسر فرقت میں خندان آجکل

یا محمد مرتضیٰ کے واسطے کیجے مدد
اور شہید کربلا کی واسطے کیجے مدد
حضرت خیر النسا کے واسطے کیجے مدد
وقت مشکل ہو خدا کے واسطے کیجے مدد
ہو خبر بندے کی اے سلطان دوران آجکل

اپنے عاشق کی خبر اب لیجیے ہو جسطرح
مشکل اسکی آپ آسان کیجیے ہو جسطرح
چاک چاک اسکا ہی سینہ سیجیے ہو جسطرح
دیر مت کیجے زیارت دیجیے ہو جسطرح
سخت ہون ناچار زیر بار ہجران آجکل

حالت ابتر ہی مری ای چارہ ساز بندگان
مستعد ہی جسم سے اپنے نکلجانے کو جان
کردیا مجکو ترے غم نے ضعیف و ناتوان
دستگیری کا ہی وقت اے دستگیر بیکسان
ہے دم امداد ای محبوب یزدان آجکل

اپنے گنجینے سے حضرت خیر دلواؤ مجھے
رہنما بنکر خدا کی راہ دکھلاؤ مجھے
منزل مقصود تک اسوقت پہونچاؤ مجھے
کیجیے میری شفاعت حق سی بخشاؤ مجھے
اپنے ہون اعمال سے ترسان ولرزان آجکل

گوہر افشان دیدہ گریان ہین مثل ابر تر
اور شگفتہ ہے بہار درد و غم شام و سحر
جسکی سیرابی سے رہتی ہین ہرے زخم جگر
اسقدر پھولے ہین داغ غم دل پُر داغ پر
بنگیا ہے سینہ یہ گل گلستان آج کل

ای شفیع عاصیان حاجت روا ای بندگان
مانتے ہو آپ حضرت التجای بندگان
ہادی اہل جہان مشکلکشای بندگان
راہ پر لاؤ اسے ای رہنمای بندگان
بھولا پھرتا ہی یہ سرور تیرا نادان آجکل

ایضاً مخمس

ہوا نہ ہمسر نبی کا پیدا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
نہ دیکھا چشم جہان نے ایسا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
بنا ہی انکا نہ کوئی ہمتا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
نبی کا ثانی خدا کا بندہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے

نہ تھا نہ ہی اور نہو گا اصلا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

جدھر کو آنکھیں اٹھا کر دیکھا فلک کے اوپر زمین کے نیچے ۔ نبی کا آیا نظر تجلی فلک کے اوپر زمین کے نیچے
ستارہ حضرت کے دین کا چمکا فلک کے اوپر زمین کے نیچے ۔ ظہور نور نبی ہی ہر جا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

اسی کا آتا نظر ہے جلوہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے

حقیقت میں اس جہان میں اسی کو حق نے کیا بڑا ہی ۔ دیا اسیکو ہی ملک و دولت اسیکو بخشی جہان پناہی
اسکی دنیا میں ہی حکومت اسیکی دین میں ہی بادشاہی ۔ خدا نے بخشا ہی تاج شاہی اسیکو از ماہ تا بماہی

زمانہ تابع ہے حکم اسکا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

ادھر فرشتے ہیں اسپہ قربان ادھر نثار اسپہ حور و غلمان ۔ ادھر تصدق تمام حیوان ادھر فدا ہیں تمام انسان
ادھر ہیں کفار سارے حیران ادھر اطاعت میں اہل ایمان ۔ ادھر زمین اسکے زیر فرمان ادھر ہے محکوم چرخ گردان

وہ ہی زمانہ کا کار فرما فلک کے اوپر زمین کے نیچے

وہ رعب شکل و جلال صورت وہ قال تقریر حال صورت ۔ وہ بدر چہرہ ہلال صورت وہ بیمثالی مثال صورت
وہ سبکی ساتھ اتصال صورت وہ سب ترشن خیال صورت ۔ وہ حسن صورت جمال صورت وہ حسن معنی کمال صورت

کہیں کسی نے نشان دیکھا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

خدا نے ملک جہاں میں اول دیا تھا یہ راج کسکو پہلے ۔ زمانہ دیتا تھا خراج کا ہمیشہ یہ باج کسکو پہلے
سند سمجھتے تھے محسن اپنا فقیر و محتاج کسکو پہلے ۔ ہوا تھا معراج کسکو پہلے ملا تھا یہ تاج کسکو پہلے

یہ پایا تھا پہلے کسنے پایا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

کہیں ہی باپ اور کہیں پسر ہی کہیں ہی میٹھا کہیں تیز ہی ۔ کہیں ہی دریا کہیں گہر ہی کہیں ہی زیر کہیں زبر ہی
کہیں ہی شعلہ کہیں شرر ہی کہیں ہی شام اور کہیں سحر ہی ۔ کہیں ہی سورج کہیں قمر ہی کہیں ہی جن اور کہیں بشر ہی

یہ جلوہ ہی نور احمدی کا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

زمین پہ اہل زمان ہیں جتنے فرشتے آسمان ہیں جتنے ۔ زمانہ میں انس و جان ہیں جتنے عیاں ہیں جتنے نہاں ہیں جتنے
ضعیف جتنے جوان ہیں جتنے تمام اہل زمان ہیں جتنے ۔ جہاں میں اہل جہان ہیں جتنے مکین کون و مکان ہیں جتنے

ہیں سارے نعت نبی میں گویا فلک کے اوپر زمیں کے نیچے

خدا نے یہ چاند اور ستارے نبی کی خاطر ہیں سب سنوارے
زمیں پہ جتنے ہیں ماہ پارے ہیں سب اسی کے لئے اتارے
ہیں دین کے سب اسکے غم کے مارے خدا کے بندے ہیں جو بچارے
نبی جو ہیں گے خدا کے پیارے فرشتے اور جن و انس سارے

نبی سے رکھتے ہیں سب تولا فلک کے اوپر زمیں کے نیچے

ہے نقش جبتک نگیں ہے جبتک مکاں ہے جبتک مکیں ہے جبتک
ظہور نور یقیں ہے جبتک رواج شرع مبیں ہے جبتک
عیاں محمد کا دیں ہے جبتک جہاں ہے جبتک جبیں ہے جبتک
زماں ہے جبتک زمیں ہے جبتک قیام عرش بریں ہے جبتک

رہیگا حضرت کے دین کا چرچا فلک کے اوپر زمیں کے نیچے

نبی نے جس سے وہ قرب پایا کہ حق نے مہماں اسے بنایا
وہ سایہ سورج میں جا سمایا ولی نے دونوں سے رخ چھپایا
دلی محبت نے جوش کھایا جو دل میں تھا وہ زباں پہ آیا
خدا نے احمد کو جب بلایا مکاں سے تا لامکاں دکھایا

رہا نہ حائل تھا کوئی پردہ فلک کے اوپر زمیں کے نیچے

جو دیکھا سورج نے اسکا سایہ تو مارے غیرت کے منہ چھپایا
قمر نے جب چہرہ دیکھ پایا تو غم کا سینے پہ داغ کھایا
نبی کا جسوقت رعب چھایا جہاں کو تمکین اسکے آیا
فلک نے خدمتمیں سر جھکایا زمیں نے سجدے میں بار پایا

اثر حکومت کا غلبہ پہونچا فلک کے اوپر زمیں کے نیچے

عبث ہے اسکی تلاش گھر گھر کہ تیرے گھر میں ہے شمع انور
ہے تیری زیر بغل وہ دلبر لکھا ہے نقشہ ترے بر
بشوق دیدہ رخ پیمبر تو عاصی کس واسطے ہے مضطر
نبی کی تصویر لوح دل پر جھکا کے سر دیکھ لے تو سرور

کہاں تو ڈھونڈھیگا زیر و بالا فلک کے اوپر زمیں کے نیچے

ایضاً مخمس

سینے مانند صبا گلشن کو دیکھا شاخ شاخ
مثل قمری نالۂ غم دل سے کھینچا شاخ شاخ
ہو کے طوطی آشیاں ہمنے بنایا شاخ شاخ
بنکے بلبل ہمنے باغ دہر ڈھونڈھا شاخ شاخ

پایا سب پر نام پیغمبر کا لکھا شاخ شاخ

جنت الفردوس کوہ احمدی ہے سر بسر
لالہ سرمست جو ہے احمدی ہے سر بسر

روئے گل پر حسن وہی احمدی ہے سربسر
فیضیاب رنگ و بوے احمدی ہے سربسر

پھول ہے گلزار عالم مین جو پھولا شاخ شاخ

کردیا ہے سرگروہ انبیا حق نے جسے
اور کیا ہے اولیا کا پیشوا حق نے جسے
اور بنایا خلق کا فرمانروا حق نے جسے
باغبان باغ عالم کردیا حق نے جسے

بلبل اسکا بوستان دین مین بولا شاخ شاخ

آسمان تک بڑھگیا نخل مراد اہل دین
کردیا حق نے ہرا نخل مراد اہل دین
کیسا پھولا اور پھلا نخل مراد اہل دین
پر ثمر ہو کر جھکا نخل مراد اہل دین

باغ امید جہان لایا ہے میوا شاخ شاخ

جابجا اُس باغ مین ہین بلبلین نعرہ زنان
اور کوکو کرتی پھرتی ہین ہزارون قمریان
بڑھگیا ہے جنت الاعلیٰ سے جسکا عز و شان
زیر سایہ آگیا جسکے زمین و آسمان

ایسا بستان محمد بڑھکے پھیلا شاخ شاخ

بوستان احمدی شام و سحر سرسبز ہے
خوشنما ہر ایک گل ہر برگ تر سرسبز ہے
گلشن پیغمبری دیکھو جدھر سرسبز ہے
دین احمدؐ کا شجر ایسا شجر سرسبز ہے

جسکی ہے پربار مثل شاخ طوبیٰ شاخ شاخ

کیون نہ حضرت کی بلندی سے ڈرے چرخ بلند
کیون نہ سر خاک ندامت پہ دھرے چرخ بلند
کیون کھڑا ہووے نہ حضرت سے پرے چرخ بلند
ہمسری اُس سرو سے کیونکر کرے چرخ بلند

پھیلکر جسکی گئی تا عرش والا شاخ شاخ

چاند سورج پر ہوا نور محمدؐ جلوہ گر
ہوگیا صبح و مسا نور محمدؐ جلوہ گر
سب نے دیکھا برملا نور محمدؐ جلوہ گر
نور حق کے ساتھ تھا نور محمدؐ جلوہ گر

جو شجر پر طور کے موسیٰ نے دیکھا شاخ شاخ

دن بدن بڑھتا ہے حضرت کی نبوت کا درخت
سبز ہے ہر وقت پیغمبر کی ملت کا درخت

خشک ہو کیونکر خزان سی اسکی حرمت کا درخت
کیون کری خوف تبرزن اسکی امت کا درخت
باغبان لم یزل حافظ ہی جسکا شاخ شاخ

پرتوہ سب مین نظر آیا نبی کے نور کا
حق نے جسدم جلوہ دکھلایا نبی کے نور کا
جابجا چھایا ہے کیا سایہ نبی کے نور کا
پتے پتے پر پتا پایا نبی کے نور کا
دیکھا روشن دیدہ دل سے وہ جلوا شاخ شاخ

دور کیا ہے مثل گل عاصی اگر ہو سرخرو
پائے شکل بوستان ابر کرم سے آبرو
بخشین اسکو باغبان باغ امت رنگ و بو
کیا عجب باغ جہان مین گر رہے سرسبز تو
اچھا یہ مضمون ہی سرور تو نے باندھا شاخ شاخ

ایضاً مخمس

اگلی بار اس باغ مین گر بار پائے عندلیب
صدمہ فرقت کا بھلا کیونکر اٹھائے عندلیب
بس اسی مین آشیان اپنا بنائے عندلیب
تیرے روضہ مین اگر گلشن ہو جائے عندلیب
جیتے جی پھر چھوڑ کر اسکو نہ آئے عندلیب

قول حق سنتا ہی جو سنتا ہی تیری بات کو
جسکو ثابت ہوا ہو نچا ہی وہ اثبات کو
تجھکو جو سمجھا ہی وہ سمجھا ہے تحقیقات کو
حق کو پایا جسنے پایا ہے تمھاری ذات کو
گل کو دیکھا جسنے دیکھا ہے لقاے عندلیب

یا محمد اپنا والی یا ولی تجھ بن ہے کون
دین و دنیا بخشنے والا نبی تجھ بن ہے کون
رہنما ہی راہ ملک سرمدی تجھ بن ہے کون
امت بیکس کا حامی یا نبی تجھ بن ہے کون
کون ہی گل کے سوا مشکلکشای عندلیب

باعث توقیر خاص و عام جب تم ہو جناب
سرو باغ عزت و اکرام جب تم ہو جناب
شمع بزم عشرت و آرام جب تم ہو جناب
باغبان گلشن اسلام جب تم ہو جناب
کیون نہو پھر روضۂ جنت مین جای عندلیب

سرو بستان نبوت تیری ذوق و شوق مین
لالۂ حمرای جنت تیری ذوق و شوق مین
سنبل گلزار وحدت تیری ذوق و شوق مین
اے گل باغ حقیقت تیری ذوق و شوق مین
عرش تک جاتی ہو گلشن سے صدای عندلیب

گرد فرد غرور شان احمدی دیکھے اگر
غیرت جنت مکان احمدی دیکھے اگر
اقتدار آستان احمدی دیکھے اگر
رنگ و بوے بوستان احمدی دیکھے اگر
آنکھون سے آنسو کے بدلے خون بہائے عندلیب

جیتے جی اپنے رکھے وہ دل مین گلشن کی ہوا
گر کرے ترک ہر یک سے محبت بغیر از مصطفےٰ
دور کر دے اپنی خاطر سے تصور باغ کا
سرور دین کے اگر ہو مدح مین نغمہ سرا
گلستان مین تاج سر ہو گل کا پای عندلیب

جسم تیرا یا نبی ہے جسم گل جان چمن
پھول تم پھلتے ہین سب تجھسے درختان چمن
تیری سرسبزی سے ہو سرسبز میدان چمن
تجھسے رکھتے ہین تولا سارے مرغان چمن
اپنی حالت پھر کہو کسکو سنائے عندلیب

سرنگون ہے تیرے قد کے روبرو سرو سہی
گل کو ہے ہر رنگ مین منظور خدمت آپکی
جھک کے کرتا ہے سدا شمشاد تیری بندگی
نعرہ زن ہین قمریان غم مین تمھاری یا نبی
عرش تک جاتا ہے شور نالہ ہای عندلیب

کب تلک یہ عاشق مضطر ستم دلبر سہے
کسقدر درد جدائی دمبدم دلبر سہے
اضطراب و آفت و درد و الم دلبر سہے
یہ دل گلخوردہ کبتک خار غم دلبر سہے
ہجر گل مین کب تلک صدمہ اٹھائے عندلیب

شمع روشن ہو کہان ای باغبان بن باغ کے
نعرہ زن ہو قمری مضطر کہان بن باغ کے
طوطی بیجان کہان کھولے زبان بن باغ کے
گسجگہ بلبل کا ہووے آشیان بن باغ کے
بے ترے گھر کے کہان ہووے سرائے عندلیب

ہر زمین و آسمان کسکا محمدؐ کے بغیر — عرش پر ہے آستان کسکا محمد کے بغیر
لامکان پر ہی مکان کسکا محمدؐ کے بغیر — تازہ تر ہی بوستان کسکا محمد کے بغیر
ہی وہی آرامگاہ جان برای عندلیب

عاصیا گر ہو رجوع قلب تیرا سوے گل — آب و گل مین تیری ہو جائی موثر بوے گل
صحبت گل سی تجھی حاصل ہی بیشک خوی گل — سرخرو کر دینگی ای سرور برنگ بوے گل
باغبان دین جو حسن لینگی توای عندلیب

ایضاً مخمس

چرخ برین سے درجہ ہی اعلی محمدی — شمس و قمر سے اونچا ہی رتبہ محمدی
لاریب حق کا جلوہ ہے جلوہ محمدی — بیشک خدا کا سایہ ہے سایہ محمدی
عرش برین کا پایہ ہی پایہ محمدی

کیا خوب شکل حبیب الہ ہے — حسن ایسا جسکے جلوی پہ سب کی نگاہ ہے
سیرت ہی ایسی جسکی زمانی کو چاہ ہے — صورت نبی کی برج شرافت کا ماہ ہے
خورشید اوج حسن ہی چہرہ محمدی

حضرت کے پاس آئینگے عاصی بروز حشر — حال اپنا سب سنائینگے عاصی بروز حشر
بیشک نجات پائینگے عاصی بروز حشر — کیونکر نہ بخشے جائینگے عاصی بروز حشر
حق سے ملا ہی انکو وسیلہ محمدی

جلوہ وہ نور دیتا ہی نزدیک و دور مین — انسان مین اور فرشتو نمین غلمان و حور مین
چمکے ستارہ کسکا نبی کے حضور مین — شمس و قمر بھی محو ہوی جسکے نور مین
نکلا جو اوج دین پہ ستارہ محمدی

وہ کیا پیارا ذکر ہے ہر ایک ذکر سے — کیسا وہ اچھا ذکر ہی ہر ایک ذکر سے
مطبوع کیسا ذکر ہے ہر ایک ذکر سے — افضل نبی کا ذکر ہے ہر ایک ذکر سے

اعلیٰ ہر ایک کلمہ سے کلمہ محمدؐی

آنکھون مین میرے چھائی ہے تنویر مصطفیٰؐ — ہر دم زبان مین رہتی ہے تقریر مصطفیٰؐ
خط جگر مین کھینچی ہے تحریر مصطفیٰؐ — سینے پہ میرے لکھی ہے تصویر مصطفیٰؐ
منقوش لوح دل پہ ہے نقشہ محمدؐی

محکم نبی کا کیسا یہ دین متین ہے — محکوم جسکے حکم مین سب سرزمین ہے
ملت نبی کی مظہر نور یقین ہے — اعلیٰ ہر ایک دین سے محمدؐ کا دین ہے
بیشک طریق حق ہے طریقہ محمدؐی

یہ قرب سرمدی بھلا کسکے نصیب ہے — یہ وصل ایزدی بھلا کسکے نصیب ہے
یہ نور باطنی بھلا کسکے نصیب ہے — یہ شان احمدی بھلا کسکے نصیب ہے
پایا ہے کسنے دنیا مین رتبہ محمدؐی

عاصی گنہ سے چاہے اگر سربسر نجات — لے اُس شفیع خلق سے سلے بخیر نجات
ہے منحصر نبی کی فقط ذات پر نجات — مطلوب روز حشر ہے سرور اگر نجات
مانگ اپنے حق سے ایک ذریعہ محمدؐی

ایضاً مخمس

آتش جان مشتعل ہے مہر درخشان کی طرح — جلوہ گر داغ جگر ہے ماہ تابان کی طرح
ہے چراغ سینہ روشن شمع سوزان کی طرح — ہجر مین گریان ہین آنکھین ابر گریان کی طرح
زخم دل خندان ہین غم مین فستق خندان کی طرح

ناتوان محنت زدہ کی تم خبر فرقت مین لو — چھوڑ دو مت مردم اپنے عاشقان زار کو
بندگان تشنہ لب کو شربت دیدار دو — یا نبی تم ابر رحمت ہو تر و تازہ کرو
جان گلوزدہ کو است گلستان کی طرح

ہین ولی لاکھون ترے خادم پیمبر سیکڑون — بندگی مین سرنگون رہتے ہین قیصر سیکڑون

سرورِ عالم کے ہین مداح سرورِ سیکڑون
منتظر خدمت کو بیٹھے ہین سکندر سیکڑون

سیکڑون دارا کھڑے ہین در پہ دربانکی طرح

عاشق صادق تمھارا یا رسول اللہ ہون
فکر و اندیشہ مین رہتا ہون ہمیشہ سرنگون

تیری الفت پر تو اگلن اندرون ہی اور برون
ہے روان تیری محبت جسم مین مانند خون

غم ہی پوشیدہ ترا دل مین مرِ جان کی طرح

ہی بلا کیسی محبت گیسوے ابدار کی
جس سے دل بیدل ہی اپنا اور ڈر کا جاتا ہی جی

ہون پریشان حال دام درد و غم مین یا نبی
تیری الفت کی گرہ ایسی ہی دلپر بندھ گئی

پیچ کھاتا ہون ہمیشہ زلف پیچان کی طرح

ہے کتاب عشق کا منظر جیسے ورق
سب تسلی ہو گئی جاتا رہا دل کا قلق

ملگئی علم حقیقی سے ہمین تعلیم حق
مصحف الفت کا پایا جیسے دلنے ہے سبق

دیکھتا ہون آپکے چہرہ کو قرآن کی طرح

چارہ سازی جسکی کی ہو آپنے بنکر طبیب
جسکو بخشا تمنے ہی خلق و ادب ہو کر ادیب

تونے خدمت مین بلا بھیجا ہی جسکو یا حبیب
تیری الفت کی زمین بوسی ہوئی جسکو نصیب

رات دن سجدہ مین ہی گردون گردان کیطرح

کھو دیا ہی اپنا اس مہجور نے دین ہجر مین
ترک کر بیٹھا ہی سب دنیا کی آئین ہجر مین

تلخ رہتا ہی کبھی اور گاہ شیرین ہجر مین
گاہ خوشدل وصل مین اور گاہ غمگین ہجر مین

ایک حالت پر نہین دل دور دوران کیطرح

وقر و عزت نے تری عزت سے پایا ہی ظہور
حق کی صورت نے تری صورت سے پایا ہی ظہور

نیک سیرت نے تری سیرت سے پایا ہے ظہور
حق کی صورت نے تری صورت سے پایا ہی ظہور

سر بسر اپنی بدلکر شکل انسان کی طرح

جو زبان ذاکر ہے دنیا مین ترے اذکار سے
روشنی جس دل کو حاصل ہی ترے دیدار سے

پر ہے جو سینہ ترے گنجینۂ اسرار سے
نور جن آنکھون کو ملتا ہی تری انوار سے
گوہر افشان ہین وہ ابر گوہر افشان کطرح

جتنے ہینگے اولیا و انبیا و متقی
سب ملائک حور و غلمان آدم و جن و پری
تمسے بڑھکر کونسا ہی بندہ پرور اور سخی
خلق ایسی کسکے ساری خلق مین ہین یا نبی
اور کسکو یاد ہی یہ لطف و احسان کی طرح

گو بھی چھوڑ عاصی خدا کیو اسطی اپنا مکان
دور سوی روضۂ شاہنشہ پیغمبران
باندھنے اپنی کمر اس کام پر اے ناتوان
کب کی جا پہونچی مدینے سرور بیجانکی جان
تن فقط لاہور مین ہی جسم بیجان کی طرح

ایضاً مخمس

دم مین دم آجای گر ہون مصطفےٰ دم بھر شفیع
چھوٹون غمسے گر مجھے چھوڑ و آئین وہ بنکر شفیع
راہ پر آؤن اگر ہو جائین وہ رہبر شفیع
بخشا جاؤن گر مرے بنجائین پیغمبر شفیع
سروری پاؤن اگر ہون حضرت سرور شفیع

واہ کیا سرکار عالی ہے رسول اللہ کی
روبرو جس شہ کے گردن خم ہی مہر و ماہ کی
کچھ نہین عزت جہان دنیا کی مال و جاہ کی
کیون نہو کافی حمایت ہمکو ایسے شاہ کی
جسنے بخشائی ہے امت سر بسر بنکر شفیع

دام غمسے سب کو چھوڑ وائینگے وہ خیر الانام
تشنہ کامونکو نبی کوثر سے بھر دینگے جام
مصطفےٰ سے لینگے انعام شفاعت خاص و عام
حشر کے دن مغفرت پا جائینگے عاصی تمام
ہونگے جب انکے لیے وہ شافع اکبر شفیع

تا بداران جہانمین انسے نامی کون ہے
انسے بڑھکر دین و دنیا مین گرامی کون ہے
ساقی کوثر بوقت تشنہ کامی کون ہے
انبیا و دنیا مین نبی سے زیادہ حامی کون ہے
کون ہوگا انسے روز حشر مین بہتر شفیع

کھائینگے ہر ایک کا غم غمگسار بیکسان
دوستی سب سے کرینگے دوستدار بندگان
لینگے موقع پر خبر سب کی وہ یار امتان
وقت پر کام آئینگے وہ کامگار دوجہان
نزع مین ہو وینگے ہمدم اور دم محشر شفیع

سارے دنیا پر برستے ہین وہ بنکر ابر فیض
عاصیون پر ہین ہمیشہ سایہ گستر ابر فیض
موتیونکی جھولیان دیتے ہین بھر بھر ابر فیض
خاکسارون پر نہ برسینگے وہ کیونکر ابر فیض
تشنہ لب چھوڑینگے کیونکر ساقی کوثر شفیع

پکڑینگے حضرت کے ہم جسدم قدم روز جزا
بخشدیگی ذات باری یک قلم روز جزا
فی الحقیقت کچھ نہوگا ہمکو غم روز جزا
حق سے دلوائینگے جو مانگینگے ہم روز جزا
از رہ لطف و کرم میرے کرم گستر شفیع

غور سے سنتا ہے حق حضرت کی امت کی دعا
دین اور دنیا کے کردیتا ہے حاصل مدعا
ہے ذریعہ اسقدر بھاری رسول اللہ کا
مان لیتا ہے خدا فی الفور ایسی التجا
جسمین کرتا ہے نبی کو بندہ مضطر شفیع

کسکا ہو عاصی کو غم یا مصطفےٰ تیرے بغیر
دلمین ہو کسکا الم یا مصطفےٰ تیرے بغیر
کسکو ڈھونڈھین جاکے ہم یا مصطفےٰ تیرے بغیر
کسکے جا پکڑین قدم یا مصطفےٰ تیرے بغیر
کسکو سمجھے اپنا اب یہ سرور بے پر شفیع

مخمس بر غزل عشق

ای ہادی گم گشتگان ای رہرو راہ ہدیٰ
ای شاہ شاہان زمان فرماندہ ارض و سما
ای سید اہل جہان محبوب و مطلوب خدا
ای سرور پیغمبران مقبول ذات کبریا
سرخیل جملہ مرسلان سر دفتر کل انبیا

عاصی جو تھی امت کی سب بخشی گئے تیری سبب
تو مہربان ہو جای جب پھر کیا ہی بخشش مین عجب
ای صاحب علم و ادب ای دافع رنج و تعب
فخر عجم میر عرب عالی نسب والا حسب

امی لقب محبوب رب شمس الضحے بدر الدجے

تو رحمۃ للعالمین تو حامی دین متین — تو ہادی صدق و یقین تو رہنمای راہ دین
سلطان با تاج و نگین شاہنشہ روی زمین — سب انبیا اور مرسلان ہین تیرے گھر کی خوشہ چین

جا کر ترا روح الامین مرکب براق باد پا

تو شاہ عالی مرتبت مالک بملک مملکت — حاکم تخت معدلت سلطان تباج معرفت
والی سراپا رحمت حامی کفیل مغفرت — خورشید برج مکرمت مہر سپہر منفعت

اہل ادب نیکو صفت حضرت محمد مصطفے

خوبی مین لاثانی ہی تو مرد و میمن مرد نیکخو — خورشید شکل اور ماہرو شیرین ہی تیری گفتگو
شہرت ہی جسکی چارسو شہرہ ہی گھر گھر کو بکو — والنجم ترا خال ہرد و الشمس رخسار نکو

واللیل زلف مشکبو صورت ہی سورت والضحے

ہم سمجھے سمجھایا ترا دیکھا ہے دکھلایا ترا — بالا ہے پہونچایا ترا مانا ہے فرمایا ترا
سیکھا ہے سکھلایا ترا خوش ہو گین گایا ترا — چتر فلک سایہ ترا عرش برین پایہ ترا

خالق نے ٹھہرایا ترا سب سی فزون تر مرتبا

تو احمد مختار ہے تو سید ابرار ہے — عالی تری سرکار ہے اونچا ترا دربار ہے
جمشید خدمتگار ہو دارا وظیفہ خوار ہے — یوسف غلام زار ہی موسی عصابردار ہے

عیسے ترا بیمار ہے گھر ہی ترا دارالشفا

اے مظہر نور یقین محبوب رب اللعالمین — عرش برین فرش زمین ساری مکان ساری مکین
نقش و نگین دنیا و دین تیرے غلام کمترین — تو باعث ہر آن و این تو خاتم کل مرسلین

ثانی ترا ممکن نہین جیسے شریک اللہ کا

تو لوح و کرسی حرف شک فی الفور کر دیتا ہی حک — ہر آنکہ دم ہر یک پلک امت کو ہی تیری کمک
تا روز مین ہی تیری چمک موتی مین ہی تیری نمک — شمس و قمر ساتون فلک جن و بشر حور و ملک

عرش بریں سے فرش تک تو سبکا ہے حاجت روا

ہوں سخت پابند الم محبوس درد و رنج و غم
گردن ہے اندیشے مین خم چلنے مین ہین بھاری قدم
نازل فلک سے دمبدم ہمپر ستم پر ہے ستم
سب تاب و طاقت اپنی گم تن سے ہوئی ہے یک قلم
ب ناک مین آیا ہے دم دل ہے بلا مین مبتلا

اے سید فرخندہ خو تیری سخاوت چار سو
جاری ہے با طرز نکو ہے دستگیر امت کا تو
اس سرور نادار کو عالم مین رکھیو سرخرو
ہے عشق کی یہ آرزو دنیا سے گئے با آبرو
اور خاتمہ بالخیر ہو مدفن مدینہ ہو مرا

مخمس

مطلع انوار ہے طلعت رسول اللہ کی
حسن اور خوبی مین ہے شہرت رسول اللہ کی
شکل گر آئے نظر حضرت رسول اللہ کی
ہم بھی گر دیکھیں کہیں صورت رسول اللہ کی
لکھ لین دل کی لوح پر صورت رسول اللہ کی

وہ شفیع دو جہان ہے ساری خلقت کا شفیع
اچھا مشفق مہربان اچھا بہت اچھا شفیع
دوست پورا آشنا پورا ہے اور پورا شفیع
ایسا حامی جسکے سر پر ہوئے اور ایسا شفیع
کیون نہو پھر جنتی امت رسول اللہ کی

فی الحقیقت دلمین تھا آدم کے جسکا شوق دید
نوح بھی رکھتے تھے جسکے دید کی ہر دم امید
جسکے ملنے کا خلیل اللہ کو تھا شوق مزید
تھا عزیز مصر بھی جسکا غلام زر خرید
ایسی حرمت ایسی تھی عزت رسول اللہ کی

کسنے جز احمد بھلا پایا ہے خلق احمدی
بخشا خالق نے کسے ایسا ہے خلق احمدی
الغرض ہر ایک سے اچھا ہے خلق احمدی
خلق مین کب پایا جا سکتا ہے خلق احمدی
اہل صورت مین کہان سیرت رسول اللہ کی

عرش اعظم سے ہوا ایوان پیغمبر بلند
دار دنیا مین یہ ہے ہر ایک گھر سے گھر بلند

رتبہ وصاف نبی کا پھر نہو کیونکر بلند — خامہ مداح ہو مانند طوبے سربلند
لکھی گر اُسنے ہو کچھ عظمت رسول اللہ کی

عالم ایجاد مین ہے جسقدر خلق خدا — آدم و جن و پری و نیک و بد شاہ و گدا
ماہ و خورشید و ملائک فرش و عرش کبریا — نیستی و ہستی و دنیا و دین ارض و سما
سچ اگر پوچھو تو ہے دولت رسول اللہ کی

پاتے ہین دنیا مین سب شاہ و گدا اس سے نصیب — لے گئی جو آئی سائل جتنا تھا اُس سے نصیب
بندہ گم کردہ قسمت کو ملا اس سے نصیب — بے نصیبونکو بھی حاصل ہو گیا اُس سے نصیب
ہو گئی تقسیم جب نعمت رسول اللہ کی

پرلا درجہ واحدیت کا محمد کو ملا — وہ خدا سے اور خدا اس سے نہ تھا ہرگز جدا
الغرض اُس نور کا سورج سے ذاتی وصل تھا — میم کا پردہ سا کچھ احمد مین باقی رہگیا
تھی احد سے اسقدر قربت رسول اللہ کی

جیسے احسان نبی ہے اُسیے ہے احسان حق — وصل ہے بیشک بایمان نبی ایمان حق
غور سے دیکھو اگر شان نبی ہے شان حق — تابع حکم نبی ہے بندہ فرمان حق
عین بیعت حق کی ہے بیعت رسول اللہ کی

اپنا تابع جسنے سب شاہ و گدا کو کرلیا — زیر قبضہ ابتدا و انتہا کو کرلیا
اپنا بندہ جسنے سب خلق خدا کو کرلیا — سرنگون جسنے سر ارض و سما کو کرلیا
واہ وا یہ زور اور ہمت رسول اللہ کی

جان و دل سے ہون فقط عاشق رسول اللہ کا — رکھتا ہون ہر ایک مطلب سے محمد مدعا
کردیا خط کش ہے لوح دل سے نقشہ غیر کا — یا الٰہی سرور بے جان کی ہے یہ التجا
دلمین ہو اسکے فقط الفت رسول اللہ کی

مخمس

تو عجب مشکلکشا ہے یا محمد مصطفیٰ
تو بڑا حاجت روا ہے یا محمد مصطفیٰ
تجھ سے حاصل مدعا ہے یا محمد مصطفیٰ
گھر ترا دار الشفا ہے یا محمد مصطفیٰ
درد دل کی تو دوا ہے یا محمد مصطفیٰ

تجھسے جو رکھتا ہے نسبت حق سے وہ منسوب ہے
جسکو ہے جذب محبت تجھسے وہ مجذوب ہے
تجھ کو جو مرغوب ہے حق کو وہی مرغوب ہے
تو ہوا مطلوب حق ہر ایک کا محبوب ہے
تو ہی محبوب خدا ہے یا محمد مصطفیٰ

عشق کا بیمار بے دیدار بچنے کا نہین
تم نہ آؤ گے تو مرجائیگا عاشق بالیقین
چارہ گر چارہ گری کیجے دوا دیجے کہین
اب تو آنکھین بھی ترے بیمار کی پتھرا گئین
ناک مین دم آگیا ہے یا محمد مصطفیٰ

کسقدر رنگین تمہارے حسن کی گلزار ہے
جسکی آب و تاب سے پھولونکو دلمین خار ہے
چہرۂ پر نور بیشک مطلع انوار ہے
ماہ نو ابرو ہے اور بدر الدجی رخسار ہے
اور جبین شمس الضحیٰ ہے یا محمد مصطفیٰ

اوج دین پر تجھ سے روشن نیر اسلام ہے
فیض بخشی ہے تری عادت سخاوت کام ہے
نامداران جہانمین تیرا روشن نام ہے
عام خاص و عام پر حضرت ترا انعام ہے
فیض جاری جابجا ہے یا محمد مصطفیٰ

یان تلک ہے تیری فرقت مین گرانباری مجھے
لینے دیتا دم نہین اب نالہ و زاری مجھے
زندگی حضرت نظر آتی ہے اب بھاری مجھے
مار دیگی ایکدن فرقت کی بیماری مجھے
سخت یہ کیسی بلا ہے یا محمد مصطفیٰ

ہو چکے ہین جسقدر دین متین کے مقتدا
عابدین و زاہدین و انبیا و اصفیا
راہ حق کے پیشوا گذرے ہین جتنے اولیا
الغرض جتنے ہین مقبولان ذات کبریا
تو ہی سب کا پیشوا ہے یا محمد مصطفیٰ

بندون کو تو لے پہونچا ہی بقرب ایزدی — بت پرستون کو سکھا دیتا ہی حق کی بندگی
دور کر دیتا ہی تو گردنکشونکی سرکشی — رہنمائی سب کو کرتا ہے براہ خسروی
کیا تو اچھا رہنما ہے یا محمد مصطفےٰ

یا نبی پیش نظر منظور تیری ذات ہی — بیمثل اے بے مثل مشہور تیری ذات ہی
چاند کے چہرے سے روشن نور تیری ذات ہی — پردۂ وحدت مین جب مستور تیری ذات ہی
کب خدا تجھسے جدا ہی یا محمد مصطفےٰ

تجھسے یا حضرت ہی عرش کبریائی ابتدا — مہر و مہ لوح و قلم ارض و سما کی ابتدا
تو فقط تھا پہلے دن ہر ابتدا کی ابتدا — الغرض تجھسے ہوئی خلق خدا کی ابتدا
تو ہی سب کی انتہا ہی یا محمد مصطفےٰ

صاف کر دو میرے سینے کو خدا کیواسطے — کر دو روشن اس نگینے کو خدا کیواسطے
بخشو عزت اس کمینے کو خدا کیواسطے — لے چلو حضرت مدینے کو خدا کے واسطے
اتنی میری التجا ہے یا محمد مصطفےٰ

کیون نہو مشکور تجھسے تیری امت یا نبی — روز افزون ہی تری ابر عنایت یا نبی
بخشتی ہی بے عزتون کو تو عزت یا نبی — انتہا رکھتی نہین تیری مروت یا نبی
تیری بخشش بے بہا ہی یا محمد مصطفےٰ

خاک کے ذرے کو کر دیتے ہو تم مہر منیر — دستگیری وقت غم کرتے ہو تم یا دستگیر
ہینگے زیر بار منت تیرے سب خرد و کبیر — اسکو چھوڑ والو کہ زندان تعلق مین اسیر
سرور بے دست و پا ہی یا محمد مصطفےٰ

مخمس در مدح چہار اصحاب کبار رضی اللہ تعالے عنہم

جان نثاران محمد مصطفےٰ ہین چار یار — جانشینان شہ خیر الوریٰ ہین چار یار
چار سوئے دہر مین فرمانروا ہین چار یار — دونون عالم مین شہ کشور کشا ہین چار یار

خانہ دار خانہ ہر دوسرا ہین چار یار

ہر زمان چارہ گر بیچارگان یہ چار ہین
ہر گھڑی عقدہ کشای عاجزان یہ چار ہین
وقت مشکل فیض بخش بندگان یہ چار ہین
اور توان بخش دل ہر ناتوان یہ چار ہین

دردمندان محبت کی دوا ہین چار یار

اوج دین پر جلوہ نور شریعت جنسی ہے
حق کے بندہ و نیز کھلی حق کی حقیقت جنسی ہے
چار سو جاری فقط راہ طریقت جنسی ہے
الغرض دونون جہانکی زیب و زینت جنسی ہے

رہ نمایان رہ صدق و صفا ہین چار یار

کام سب پوری ہمارے آجکل ہوجائینگے
جتنے ہین مقصود حاصل بر محل ہوجائینگے
اور ساری اپنے مطالب بے خلل ہوجائینگے
کیون نہ سب دو تین دمین عقدے حل ہوجائینگے

ایک مشکل ہے مری مشکلکشا ہین چار یار

جنکا بوبکر و عمر عثمان و حیدر نام ہے
روشنی سے جنکے روشن نیر اسلام ہے
صدق و عدل و حلم شیوہ ہے شجاعت کام ہے
مہربانی خاص ہے جنکی سخاوت عام ہے

فیض بخش بندگان بینوا ہین چار یار

آستان پر جنکے ساتون آسمان ہین سرنگون
سجدۂ تعظیم مین پیر و جوان ہین سرنگون
از رہ تسلیم سب گردنکشان ہین سرنگون
جنکے خاک عجز پر اہل جہان ہین سرنگون

کعبۂ مقصود مردان خدا ہین چار یار

ہین یہی چارون بہادر افسران دین
عزت دین فخر دین اعزاز دنیا شان دین
پہلوان پرزور رستم دل شہنشاہان دین
کانپتے ہین جنسے مارے ڈر کے بدخواہان دین

ایسے غازی شیر میدان غزا ہین چار یار

دین پیغمبر کو حاصل آبرو جنسے ہوئی
ملت احمد کی شہرت کو بکو جنسے ہوئی
کیفیت عرفان کی ظاہر موبمو جنسے ہوئی
سرزمین پر روشنی ہر چار سو جنسے ہوئی

مظہر انوار ذات کبریا ہین چار یار

ہین یہ چارون جانشینان شہ خیر الانام جنکے پیرو ملت احمد کے ہین سب خاص و عام
ختم ہے بعد از نبی چار دنیہ عز و احترام اولیا اللہ کے ہینگے یہی چارون مدام

پیشوا جتنے ہین سب کی پیشوا ہین چار یار

عین حق پر ہین جو اصحاب رسول اللہ ہین اور بباطن ایک مثل نور مہر و ماہ ہین
رکھتے آپسمین محبت فی سبیل اللہ ہین پنجتن ہر چار اطراف زمین پر شاہ ہین

کار فرمائے زمانہ جابجا ہین چار یار

چار ارکان ولایت ہین یہ چارون پیشوا راست وجیب پیش و پس مانند خور جلوہ نما
چار عنصر عالم دنیا کے ہین یہ مقتدا قصر دین کی ہین یہی چارون ستون صل علی

چار دیوار محبت کی بنا ہین چار یار

جب مدد پر مستعد ہوتی ہین چارون یکقلم ایکدم مین دور کر دیتے ہین برسونکا الم
فکر و اندیشہ دل غمگین سی ہو جاتا ہے کم وقت تنہائی و رنج و بیکسی و درد و غم

دستگیر سرور بے دست و پا ہین چار یار

مخمس

کب نظر آتا ہے دیدار پیمبر دیکھیے شکل دکھلاتا ہے کب وہ ماہ انور دیکھیے
ملتے ہین کسوقت وہ والی محشر دیکھیے جلوہ گر ہوتی ہے کب شمع منور دیکھیے

کب نکلتا ہے وہ گل پردہ سے باہر دیکھیے

دیکھین کسدن لطف وہ خیر الوری فرماتے ہین کب قبول ان بیکسونکی التجا فرماتے ہین
چارہ کب ان بیکسان زار کا فرماتے ہین لا دوا کی دیکھین کب حضرت دوا فرماتے ہین

اچھا کب ہوتا ہے یہ بیمار مضطر دیکھیے

کوئی شمع بزم حقانی نظر آتا نہین رہنمائے راہ یزدانی نظر آتا نہین

دوست دنیا مین کوئی جانی نظر آتا نہین
اپنے یوسف کا کوئی ثانی نظر آتا نہین

دوستو کسکی طرف آنکھین اُٹھا کر دیکھیے

یاد جب آتی ہی وہ زلف معنبر پیچدار
فرقت رخسار سے ہی زار اپنی جان زار
حالت ابتر اپنی ہو جاتی ہی اور دل بیقرار
یاد دندان مین تری ای ابر فیض کردگار

میری آنکھین کتنے برساتی ہین گوہر دیکھیے

پاس اُس جانان کی گر جانا نہین ہمکو نصیب
بیٹھنا اور پاس بٹھلانا نہین ہمکو نصیب
ہی غنیمت جبکہ پاس آنا نہین ہمکو نصیب
ہی غنیمت جبکہ پاس آنا نہین ہمکو نصیب

دُور سے ہی جلوۂ دیدار دلبر دیکھیے

روبرو جائین تو نکلے اپنی خاطر کا غبار
لوح دل پر لکھ لین تصویر شہ عالی تبار
دیکھ لین دل بھر کے دیدار محمد بار بار
اپنے دل کی آئینہ مین لیجیے نقشہ اُتار

گر جمال احمدی آنکھین اُٹھا کر دیکھیے

پارۂ دل اپنا بیکل صورت سیماب ہے
ہی خیال آرام دل اور راحت جان خواب ہی
رنج و غم کا دمبدم مفتوح دلپر باب ہی
دیدہ گریان سینہ بریان ہی جگر بیتاب ہی

کیا گذرتی ہی تری فرقت مین مجبر دیکھیے

ہو چکی ہی کسقدر طاقت میری اعضا سی کم
کسقدر ہون زیر بار محنت و درد و الم
کتنا برساتی ہی خون یہ چشم پر خون دمبدم
کسقدر پیتا ہون خون اور کسقدر کھاتا ہون غم

میری حالت آجکل ای بندہ پرور دیکھیے

دلسے اُٹھ جائے اگر اپنے تصور غیر کا
قلب پر ہو پرتو افگن نور ذات کبریا
دیدۂ باطن سے ہو نور یقین جلوہ نما
اپنے سینے کا اگر آئینہ ہو جائے صفا

بند کر آنکھون کو دیدار منور دیکھیے

دیکھین کب دیدار دکھلاتی ہین وہ کان حیا
مہر کب ذرہ یہ فرماتی ہین اپنے مہ لقا

کب دل غمگین کا غم کھاتے ہین وہ نا آشنا — جان ہی جاتی ہے یا آتے ہین اپنے دلربا

عشق کا انجام کیا ہوتا ہے سرور دیکھیے

خاتمہ کتاب مطبوعہ سابق معہ قطعہ تاریخ از طرف حضرت مصنف مرحوم

بتلطفات و تفضلات لم یزلی دیوان نعت سروری نعتیہ و مدحیہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خاتمہ پر آیا مصنف نے دلی مدعا پایا پہلے بھی یہ دیوان دو بار لاہور مین چھاپا گیا اور چند احباب کی عالی ہمتی اور چندہ سے دونون مرتبہ کی چھپی ہوئی جلدین شائقین اہل تمکین و متعشقین عاشقین ختم المرسلین کی خدمتمین مفت بے قیمت پیشکش ہوئین اگرچہ ابکی بار بھی ایسا ہی ارادہ پیش تھا مگر بدین خیال کہ دوستونکو بار بار تکلیف پہونچانا اور چندہ مانگنا بہتر نہین بلکہ اس سے بہتر یہ بات ہے کہ یہ کتاب سراپا ثواب جناب معلی القاب معدن لطف کان کرم منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای دام اقبالہ کے مطبع مین بھیجدیجائے کہ اس نامی گرامی مطبع مین کہ جسکا ثانی اب کشور ہندوستان مین نہین ہے ہمیشہ چھپ چھپ کر شائع ہوتی رہے چنانچہ اس باب مین منشی صاحب ممدوح کی خدمتمین التماس کی گئی اور انھون نے بکمال عنایت منظور فرما کر اجازت دی کہ جسطرح اور کتابین تمھاری لاہور مین تحریر ہو کر کاپیان مطبع مین بعد تصحیح آتی ہین یہ کتاب بھی لاہور مین لکھی جاے اور لکھنؤ مین چھپے الحمد للہ کہ آج کتاب کتاب کی تحریر ختم ہوئی مراد بر آئی آغاز نے انجام کی صورت دکھائی اب یہ دعا ہے کہ اس نالائق کا کلام حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام کے طفیل سے مطبوع طبع و منظور نظر خاص و عام ہو اور بندہ گمنام انسے نام پائے آمین ۔ آخر پر اس خاتمہ کو ایک مختصر قطعہ تاریخ پر ختم کرتا ہون اور وہ یہ ہے۔

تاریخ

کیسی اچھی چھپی ہے صل علے — نعت پیغمبر زمین و زمان
مشتری بنگیا دل و جان سے — جسنے دیکھا یہ بے بہا دیوان
جھلکے انوار دیدۂ فی الفور — بڑھ گیا نور چشم ہر انسان
عاشقان جناب پیغمبر — اسکے دیدار کے ہوے خواہان
لکھی تاریخ طبع سرور نے — ہے بدل نعت سرور دوران

۱۲۹۵ھ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ دیوان انوار نشان انتخاب ولاجواب متضمن نعت حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسکی ہر غزل ردیف وار سرو چراغان آسمانی کے مانند انوار تجلی محامد ختم المرسلین سے بھری ہی نام اس دیوان کا نعت سروری ہی تصنیف نغز گوے صدق پر داز مرد میدان سخن گستری جناب مولوی مفتی غلام سرور صاحب لاہوری مرحوم اسی زبان اور کی تصنیفات سے خزینۃ الاصفیا وغیرہ اکثر کتابین دینیات واخلاق وتواریخ وتذکار اولیا اللہ کی اس مطبع نامی مین چھپین اور مقبول عالم ہوئین اس دیوان کا اور دیوانوں سے یہ فرق ہی کہ اسمین صفات واقعیہ محمود ہین اور اور دیوانون مین صفات مفروضہ محبوبان خیالی مقصود ہین یہ کہان کہ سچے محبوب حق کی شان مین سچی سچی صفات مین غزلین کہی ہون اُسمین دنیا کی صرف واہ واہ ہے اور اسمین ثواب دارین بلا اشتباہ ہی اور نظر انصاف سے دیکھیے تو نظریات کو کچھ دخل نہین بدیہیات کے طور پر صاف صاف یہ بات ظاہر ہوسکتی ہی کہ ذرائع حصول آمال دنیوی اور وسائل نجات اخروی آدمی کے واسطے ایسی ہی تصنیفات بابرکات پر موقوف ومنحصر ہین اسکے عکس مین طرح طرح کے نقصانات اور انواع انواع قسم کے ضرر ہین حضرت سرور مغفور وجنت نصیب نے واقعی اس اپنے دیوان فیض بنیان مین بہت بڑی نازکخیالی اور غایت درجہ متانت کو کام فرمایا ہے حسن بندش خوبی الفاظ پاکیزگی مضامین عمدگی مطالب کا خوب ہی رنگ دکھایا ہے اس دیوان کی مقبولیت مین کسی طرح کا شک نہین کسی مصرع یا کسی شعر مین کسی جگہ تشکیک مشکک نہین - آخر دیوان مین مصنف علیہ الرحمۃ والغفران نے جو تضمینات اور مخمسات اور ترجیعات داخل فرمائے ہین وہ اپنا رنگ جدا دکھا رہے ہین دیکھنے والون کے دل لبھا رہے ہین مگر واہ رے منشی نول کشور صاحب خداوند عالم -

آپ کو حلہ ہاے جنت سے ممتاز فرمائے ان ممدوح خلایق کے اوصاف حمیدہ
اور اخلاق جلیلہ بھی لاتعد ولا تحصے ہین ان ایسا اقبالمند خوش نصیب نامور قدر دان
علم و ہنر عالیجاہ والا پایگاہ شہیر روزگار مدیح صغار وکبار مشہور امصار و دیار
چشم بینانے دیکھا نہین گوش شنوانے سُنا نہین ورا ے اشاعت کتب ذی پایان
جس بزرگوار نے کوئی تصنیف یا تالیف جدید خدمت عالی درجت مین بھجوائی آپ نے
فوراً بصرف زرکثیر اُسکی اشاعت فرمائی بلکہ مصنف کو بھی زرنقد بطور صلہ عنایت
فرمایا ہر طرح دارین مین انبار رتبہ بڑھایا نام نامی آپ کا ہیجدہ ہزار عالم مین مشہور
ہو رہا ہے - غرض دیوان مذکورہ بالا کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے یہان جو کچھ تعریف
لکھے وہ مختصر ہے - المختصر یہ دیوان فیض توامان مطبع منشی نولکشور واقع کانپور
مین بسرپرستی وعلو ہمت امیر باذل سخی دریادل خوش بخت جوان طالع ذی المجد
والمحاسن معلے القاب عالیجناب منشی پراگ نراین صاحب راے بہادر مالک مطبع
دام اقبالہ باہتمام کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ بماہ فروری سنہ ۱۹۱۱ع
زیور طبع سے آراستہ وپیراستہ ہوا

تاریخات طبع

تاریخ طبع از سخنور عدیم المثال مورخ کامل منشی بھگوندیال صاحب عاقل جنٹ اے

چھپا گیا یہ واللہ دیوان سرور ۔۔۔ ریاض ثنائے پیمبر کا گل ہے
عبث فکر سال مسیحی ہے عاقل ۔۔۔ لکھو تم کہ۔ یہ نعت ختم الرسل ہے

سنہ ۱۹۱۱ع

ایضاً

از فخر سخنوران رشک سحبان مولنا محمد حامد علیخان حامد شاہ آبادی محافظ عملہ تصحیح

سخن سنج سرور نے باصد نیاز ۔۔۔ یہ نعتِ پیمبر لکھی ہے عجیب
لکھا کلک حامد نے مصراعِ طبع ۔۔۔ یہ نظم مقدس چھپی ہے عجیب

سنہ ۱۳۲۹ ہجری

اعلان